

# قصرتی صانعان

مع چٹھی ہیسیرا نجھا



مرتب

پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

مصنف

مسیال محمد بخش عیوب اللہ



قصہ

# شیخ صنعان

مع چٹھی ہیرا پنجا

مصنف

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

## مقصود پبلشرز

جیلانی سنٹر احاطہ شاہدریاں اردو بازار، لاہور

فون: 092-42-37115805، موبائل: 0333-4320521

151288431

DATA ENTERED

297-682  
 ص 905 م  
 159519  
 1

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	.....	قصہ شیخ صنعان
مصنف	.....	میاں محمد بخشؒ
مرتب	.....	پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری
اشاعت	.....	2016ء
کمپوزنگ	.....	محمد سدھیر سائیں
قیمت	.....	400/- روپے

انتساب

میرے شاگرد نہیں واصف لطیف\*  
 خاندان اوہناں دا نجیب و شریف  
 کر دے نہیں میرا بڑا احترام  
 سمجھدے نہیں اوہ قافیہ تے روئف

دے

نال

---

\* استاد شعبہ پنجابی، جی سی یونیورسٹی، لاہور

آپنی  
اس  
کرد

## قصہ شیخ صنعان پر اجمالی نظر

تحفہ میراں کی تکمیل کے بعد حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے قصہ شیخ صنعان لکھنا شروع کیا۔ یہ قصہ دراصل تحفہ میراں ہی کا ایک حصہ ہے اور حضرت غوث الثقلین غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ ایک قصہ کی شکل میں قطب الاقطاب غیاث الکوین، امام الفریقین عالم ربانی محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح و توصیف بیان کی گئی ہے، خاص طور پر آپ کی ایک صفت یا کرامت ”قدمی هذا علی رقبۃ کُل ولی اللہ“ کو تمثیلی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ:

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز منبر پر کھڑے وعظ فرما رہے تھے۔

قدمی هذا علی رقبۃ کُل ولی اللہ (1)

(میرا قدم ہر ایک ولی اللہ کی گردن پر ہے)

یہ ارشاد سن کر حضرت شیخ علی بن الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کر منبر کے قریب گئے اور آپ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔ بعد ازاں سب حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں اور آپ کا قدم مبارک اپنی گردنوں پر رکھا جو شیوخ اور اولیاء کرام اس مجلس میں حاضر نہیں تھے جب انہوں نے آپ کا یہ ارشاد سنا تو وہاں پر ہی اپنی گردنیں خم کر دیں مگر ایک معروف ولی اللہ شیخ صنعان نے گردن نہ جھکائی کیونکہ انہیں

اپنے زہد، عبادت اور تقویٰ پر بہت فخر و غرور تھا۔ انہوں نے پچاس برس خانہ کعبہ میں شب و روز عبادت کی تھی اور خود صاحب کرامت بزرگ اور سو 100 سے زائد کتب کے مصنف تھے:

سال پنجاہ اوس کعبے اندر زہد عبادت کیتی  
نفل نمازوں ہووے نہ فارغ ہر دم رکھے نیتی  
عالمِ عامل فاضل کامل نامی لہندے چڑھدے  
ظاہر باطن دے اوس اگے کھلے سارے پردے  
سو تصنیف اوہناں دی آہی ہر اک بحر معانی  
اوہ محدث آتے مفسر با تفسیر قرآنی

صنعاں کہیا میں بھی ربا ہاں محبوب پیارا

کیہ حاجت بے قدم اوہدیدا سر پر کراں سہارا (2)

ایک دفعہ شیخ صنعان اپنے دو خاص شاگردوں شیخ فرید الدین عطار اور شیخ محمود تریوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حج کرنے کی نیت سے مکہ معظمہ کی جانب سفر کر رہے تھے کہ راہ میں ترسیاویں (مجوسیوں) کا ایک شہر پڑا جہاں شیخ صنعان نے ایک مجوسی لڑکی دیکھی جو حسن و جمال میں بے مثال تھی:

متھا سی خورشید چمکدا قوس قزح بھروٹے  
چن دے ٹکڑے دو زخسارے برق پوے اکھ پٹے  
مہرا ویکھ دہن دا زہرا زہرا زہر ہو جاوے  
ملک فلک دے تک نہ سکدے کھوہ غبغب مت پاوے



لب لالی تک لو لو لا لعل لکے شرک کے  
 لالہ ٹوپی لالہ لالہ سٹے لہ لہ چہرہ تک کے  
 جوڑا ابرو وانگ کماناں طاق آہے وچ خوبی  
 دانے دیکھ ہوں دیوانے اُس پر تم محبوبی  
 مرگ نیناں دے مار کٹاراں مرگ گھتن جیوں جنگی  
 سو سو خون کرن وچ پکاں پکاں تیر خدنگی  
 چاندی پیر تلی تک چاندی چاہندی چھلکی چاندی  
 پکڑے پیر اوہدے کر تکرے جھانجر ہو سوہاندی (3)

شیخ صنعان اُس لڑکی کو دیکھتے ہی دل و جان سے فریفتہ ہو گئے اور اپنی  
 عبادت ریاضت اور ولایت سب کچھ بھٹلا بیٹھے اور ہر دم اُس لڑکی کے نام کی مالا چپنے  
 لگے اُن کے مریدوں نے بہت سمجھایا مگر انہوں نے کسی کی ایک نہ سنی۔ اُس دوشیزہ  
 کے غم میں آنسو بہانے اور آہیں بھرنے لگے۔

ایک دن دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اُس محبوبہ کے دروازے پر جا بیٹھے اور  
 بیمار پڑ گئے لڑکی کے والدین کو خبر ہوئی تو انہوں نے اپنی عزت کا واسطہ دے کر شیخ  
 صنعان کو اس عشق سے باز رہنے کی التجا کی۔ مگر وہ کسی طور نہ مانے تو انہوں نے شادی  
 کے لیے ان کے سامنے چند شرائط رکھیں۔

سب سے پہلے وہ اپنا مذہب چھوڑ کر مجوسی ہو جائے، دوسرے جنگل میں  
 بندوق کے بغیر سور کا شکار کرے اور اُسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر گھرالائے تب اُس کی  
 شادی ہو سکتی ہے۔

ترسائیوں کا خیال تھا کہ وہ ایک پرہیزگار ولی اللہ ہے ایسی کڑی شرائط نہیں  
 مانے گا لیکن شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر عشق کا بھوت سوار تھا وہ سب کچھ کرنے کو تیار

ہو گئے وہ اسلام ترک کر کے مجوسی بن گئے پھر جنگل میں سور کا شکار کر کے اُسے کندھوں پر اٹھا کر گھر لے آئے۔

پھر ترسائے کاج رچائے مُشرکِ مصر سدائے  
شادی دے شدیانے و بے ساک قبیلے آئے  
بید کڈھائی بہمن نائی ڈھکے ڈھولی نائی  
کاج سُہا مہراج بنایا داج وِتا پر نائی  
نہایا دھویا لاڑا ہویا ہُن مشکل پر ڈھویا  
لے شراب کباب حراموں لانواں لین کھلویا  
تھ دو بے ہتھ وہٹی پھڑیا بُہتی نال محبت

(4) محبوبوں مغلوب شیطانی بے ادبی دی لہت

شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنے مرشد کی ایسی حالت دیکھی تو اُن سے رہا نہ گیا۔ اسی وقت حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنے مرشد کی حالت بیان کر کے معافی کے طلبگار ہوئے۔ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کو معاف کر دیا اسی وقت شیخ صنعان کے جسم پر لرزہ طاری ہوا اور انہیں ہوش آ گیا وہ اپنی موجودہ حالت پر بے حد پریشان اور غلطی پر سخت پشیمان ہوئے فوراً شراب کباب اور محبوبہ کو چھوڑ کر بغداد شریف کی طرف بھاگے۔ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگی اور بخشش کے اُمیدوار ہوئے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں معاف فرما دیا پھر نہلا ڈھلا کر خاص پوشاک عطا فرمائی۔ شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کے قدم مبارک اپنی گردن پر رکھے اور سرفرازی حاصل کی:

غضب الہی غضب تساڈا جگ پر ساڈا قصہ  
 کرو معاف بے ادبی حضرت بخشو لطفوں حصہ  
 عاجز ہو در تیرے جھڑیا جھڑیا تائب ہو کے  
 منہ کالا کر در تیرے تے بدھے ہتھ کھلو کے  
 سائیاں تڈھ ول سائیاں لائیاں کریں نہ گھسائیاں  
 نام نانے دے پاوچ نہیں دے ماہیاں جال پھسائیاں  
 ڈٹھے جاں اوہ خونی نالے نالے آہیں نالے  
 ہنجو باراں دین نہ باراں نین وگن پر نالے  
 کیہا رہے کیہا منہ کالا میں ول آون والا  
 غسل کرا پوشاک لواؤ میلا کرو اُجالا  
 بندی ویکھ نہ بن دی ساتھوں دیواں نہیں خلاصی

(5) کھولو مُشکاں ڈوہلو مُشکاں لاہو سیاہی خاصی

شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کی ہیئت تبدیل ہو گئی وہ پھر سے مسلمان ہو گئے۔ متقی،  
 پرہیزگار، عبادت گزار بن گئے لیکن دوسری روایت یہ ہے کہ وہ لڑکی ترسایوں کی نہیں  
 کلاوں کی تھی جس پر شیخ صنعان عاشق ہو گئے تھے۔ حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے  
 کمال فنکاری سے دوسری روایت کو بھی بطریق احسن نظمایا ہے اور اُس لڑکی کا سراپا  
 یوں بیان کرتے ہیں:

ہر ہر غمزہ وہ سر کٹے ایسے نین کٹاراں  
 بھاہ بھاہ چہرہ تک دلاں وچ لنگا بلن ہزاراں

چندر بدن سہیلی دیہی نازک شاخ چنبیلی

بدر منیر چمکدا چہرہ بے نظیر اکیلی (6)

جب شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ نے اُس سے اظہار عشق کیا اور شادی کا پیغام دیا تو اُس نے جواب دیا کہ تم بوڑھے ہو اور میں جوان ہوں تمہارا اور میرا ملاپ ناممکن ہے اگر تم مجھے حاصل کرنا چاہتے ہو تو قرآن پاک جلاؤ اسلام چھوڑو ہمارے بٹوں کو سجدہ کرو اور شراب پیو۔

شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گڈڑی جلا دی، اسلام چھوڑ دیا زنار پہن لیا اور شراب پینے لگے۔ پھر محبوبہ کی خاطر دس برس تک جنگل میں سوراچراتے رہے اُس کی ہیبت کڈائی دیکھ کر دونوں مرید شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اور محمود رحمۃ اللہ علیہ بے حد پریشان ہوئے اور اپنے مرشد کی حالت زار پر آنسو بہاتے رہے۔

آخر شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیدنا عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جیلانی کی خدمت میں بغداد پہنچے اور اپنے مرشد شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کی فلاح کے لیے بغداد کے گلی کوچوں اور بیت الخلاؤں کی صفائی کرنے لگے آخر غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کی اس خدمت کے عوض شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ کو معاف کر دیا اسی وقت انہیں ہوش آ گیا اور وہ کلال لڑکی غائب ہو گئی۔

شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگی اور اُن کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا اور پھر سے ولایت پائی:

قرب ولایت بخشی اُسُنوں جیونکر اگے آہی

مردودوں محبوب بنایا وچ جناب الہی

جاں شیخ دی نسبت اندر حضرت ایہہ فرمایا

صنعان نوں پھر اوسے وعیلے جان وچ لرزہ آیا

تائب ہو یا ویکھ عجائب قدرت میراؑ سندی

عشق اُس نوں چھڈ بندی کیتا اوس شرابن بندی

کلمہ پاک زبانوں پڑھیا بخرا لیاؑ ایمانوں

اوہ وسیلہ لے قبیلہ سب ملے صنعان نوں (7)

پنجابی زبان میں شیخ صنعان کا یہ قصہ صرف حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

صاحب نے ہی لکھا ہے اُن سے قبل اور بعد میں بھی کسی پنجابی شاعر نے اس قصہ کو لکھنے کی کوشش نہیں کی مگر اُن سے پہلے یہ قصہ کشمیری زبان میں ضرور موجود تھا۔

سب سے پہلے محمود گامی اور پھر عزیز اللہ حقانی نے قصہ شیخ صنعان کشمیری

زبان میں تصنیف کیا اس کے بارے میں سید محمود آزاد تاریخ کشمیر میں لکھتے ہیں:

”جب کشمیری زبان نے فارسی رسم الخط اپنا لیا تو اس زبان کے

شاعروں اور ادیبوں نے حسن و عشق کی مشہور داستانوں اور

مشاہیر کے کارناموں کو کشمیری نظم میں ڈھال کر زبان و ادب کو

فروع بخشا۔ چنانچہ محمود گامی نے یوسف زلیخا، لیلیٰ مجنوں، شیریں

حسرو، شیخ صنعان اور ہارون الرشید کو کشمیری نظم کا جامہ پہنا کر اپنی

علمی عظمت کا لوہا منوایا۔ عزیز اللہ حقانی نے محمود گامی کے اتباع

میں اپنی طرز پر ہارون الرشید، محمود غزنوی اور شیخ صنعان کے

واقعات کشمیری میں نظم کیے۔ (8)

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قصہ 1274ھ میں تصنیف کیا جس سے

ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے ایک سال (1274ھ) میں دو کتابیں (تحفہ میراں اور

قصہ شیخ صنعان) تحریر فرمائیں۔ حضرت میاں صاحب خود فرماتے ہیں:

تم ہو یا صنعانی قصہ نال اللہ دی یاری  
 ایویں ہر ہر کارج میرا اوہا سدا سنواری  
 باراں سو چوہتر آہے سن تاریخ لکھاواں  
 نام محمد شاعر سدا عاجز شخص نتھاواں (9)  
 اسی طرح تحفہ میراں کے صفحہ نمبر 87 پر لکھتے ہیں:

سن مبارک ہجری آہا باراں سو چوہتر  
 جاں تصنیف محمد کیتا ایہہ مبارک دفتر  
 کامل پیر عربی میرا نام غلام محمد  
 اہل شریعت اہل طریقت وانگ امام محمد

حضرت میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ زندگی اور شاعری میں سادگی کے قائل  
 تھے یہی سبب ہے کہ آپ کے تمام کلام خصوصاً سیف الملوک میں خیال، مضمون الفاظ  
 اور اسلوب میں سادگی کا عنصر غالب ہے کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ ان کی شاعری  
 پنجابی عوام کیلئے ہے جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔ اس لیے وہ شاعری میں مستعمل  
 تشبیہات، تلمیحات، استعارات اور صنائع بدائع سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے چنانچہ  
 انہوں نے حتی الامکان سادگی کو اپنایا اور شعر کو پر لطف بنایا، اس لیے فرمایا:

سادہ شعر پسند عواماں سمجھن نہ تکلیفاں  
 عالم فاضل پڑھدے ناہیں ایہہ ہندی تصنیفاں  
 ہر بیتے وچ صنعت پاواں قدرت رب تھیں مینوں  
 عام نہ سمجھن پڑھن نہ عالم لکھ لکھ دتاں کیہنوں

سادہ شعر صفائی والا ہوندا درد رسیدہ

صنعت تے تکلیفاں اندر اُس تھیں کراں نہ حیلہ (10)

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے پنجابی کے چند شعراء خاص طور پر احمد یار مرالوی (1767ء تا 1845ء) نے اپنے قصہ یوسف زلیخا میں مختلف صنعتوں کا خوب استعمال کیا جہاں سے حضرت میاں صاحب کو خیال آیا کہ کہیں اُن کے قارئین یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ شاعری میں صنعتوں کے استعمال سے نابلد ہیں اور صرف سطحی قسم کے شاعر ہیں۔ یہ سوچ کر انہوں نے پہلی مرتبہ ”قصہ شیخ صنعان“ میں چند صنعتیں استعمال کیں خاص طور پر صنعت تجنیس لفظی، صنعت تجنیس معنوی، صنعت لف و نشر اور صنعت تلمیح سے کلام کو آراستہ پیراستہ کیا۔

صنعتِ تجنیس لفظی سے مراد وہ صنعت ہے جس میں ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں جن کے ہجے ایک جیسے ہوتے ہیں یعنی دیکھنے میں یکساں نظر آتے ہیں لیکن اُن کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً

مہرا ویکھ دہن دا زہرہ ، زہرہ زہر ہو جاوے

ملک فلک دے تک نہ سکہ دے گھوہ غنغبت مت پاوے

لب لالی تک لو لو ، لالہ لعل لکے شرک کے

لالہ ٹوپی لاہ لاہ سٹے لہ لہ چہرہ تک کے

مرگ نیناں دے مار کٹاراں مرگ گتھن جیوں جنگی

سو سو خون کرن وچ پلکاں ، پلکاں تیر خدنگی

چاندی پیرتلی تک چاندی چاہندی چھکی چاندی

پکڑے پیرا وہدے کر تکرے جھانجھر ہو سو ہاندی (11)

پہلے شعر میں زہرا (ستارہ) زہرا (پتا) زہر (زہریلی دوا) دوسرے شعر میں مرگ (ہرن) مرگ (موت) پلکاں (گھڑی لمحہ) پلکاں (ابرو) چاندی (دہات) چاندی (اٹھائی) چاہندی (چاہتی) اس نوع کے ان گنت اشعار سے قصہ شیخ صنعان گلستان کی شاخ کی مانند پھولوں سے لدا ہوا نظر آتا ہے۔ اب یہاں چند ایسے اشعار پیش کئے جاتے ہیں جن میں صنعت تلمیح سے خوبصورت کام لیا گیا ہے یہ تلمیحات جہاں کلام میں شعری حُسن پیدا کرنے کا کام دیتی ہیں وہاں کلام میں ایجاز و اختصار کی خوبی بھی پیدا کرتی ہیں:

تخت ہزارہ چھوڑ پیارا رانجھا ہو آوارہ  
 جا سیالیں جھلے گالیں بنیاں چاک بچارا  
 عشق فرشتے لاہ اسمانوں بابل دے کھوہ ڈالے  
 بابل دا گھر چھوڑ زینجا مصر قضیے جالے  
 سولی شاہ منصور قبولی شمس کھل لہائی  
 ابراہیم سرے پر گڈا شاہی عشق چھڑائی  
 فرہادے آزادے لگا عشق شیریں دا شیریں  
 بن ترکھان اُجاڑاں اندر جائے پہاڑاں چیریں  
 کان بھنبھوری دھوبا زوری پنوں چھوڑ امیری  
 مہینوالے جھلے پالے آپوں راناں چیری  
 کان پری دے سیف ملو کے جری مصیبت بھاری  
 اک صورت دی صورت تک کے مال متاع جندواری  
 پیغمبر دا بیٹا یوسف بردہ ہو دکاناں  
 عشق جلایا کام کنور نوں ملکیں پھرنے نماں (12)



ان اشعار میں رانجھا، تخت ہزارہ، سیال، بابل، زلیخا، شاہ منصور، شاہ شمس، ابراہیم بن ادھم، فرہاد، شیریں، بھنبھور، پنوں، مہینوال، سیف الملوک، یوسف، کام کنور، سب تلمیحات ہیں۔ ان تلمیحات سے حضرت میاں محمد بخشؒ کے وسعتِ مطالعہ کا پتہ چلتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کی قوتِ حافظہ بہت تیز تھی جب ایک تلمیح ذہن میں اُبھرتی تھی تو پھر اُس کے پیچھے بے شمار تلمیحات کی قطار لگ جاتی تھی اور حضرت میاں صاحب اُن کو باری باری شعروں میں استعمال کرتے تھکتے نہیں تھے۔ پھر ایک دم اُن کو خیال آتا تھا کہ اگر میں ان صنعتوں کے استعمال میں زور طبع دکھاتا رہا تو اصل قصہ نامکمل رہ جائیگا پھر وہ قصہ گوئی کی طرف لوٹتے تھے۔ مثلاً:

یار اڈیکن ہار کھلوتے قصہ پار اُتاریں

پچھلی گل کر یاد فر فریاد پکاریں (13)

بالکل ایسی ہی صورت ہم وزن اور ہم قافیہ الفاظ کی ہے حضرت میاں صاحبؒ کی ذہنی اُفتاد کچھ اس انداز کی تھی کہ جب کوئی لفظ اُن کے ذہن میں آتا تھا تو اُس کے ساتھ ہی بے شمار ہم وزن اور ہم قافیہ الفاظ اُن کے دماغ میں خود بخود پیدا ہوتے چلے جاتے تھے۔ ایسی صورت واقعہ صرف اسی شخص کو پیش آتی ہے جس کا ذخیرہ الفاظ بے انتہا وسعتوں سے ہمکنار ہوتا ہے مختلف زبانوں پر عبور اور اُن کے استعمال پر اختیار ہوتا ہے۔ مثلاً:

پیر اسیر کیتا تقدیر۔ تیری غیرت جرت اندر۔ ویکھ احوال وبال

آلودہ۔ جرم گویا جرم کمایا۔ دردی منگ او سے دردی۔ منگ نہ

سنگ۔ چنگا بہہ رہناں بے ڈیھناں سہناں۔ تیغ فرق دی فرق

چلائی۔ دختر تھیں ایہہ دفتر سن کے۔ روڈے بھکھ سکائے

روڈے۔ جا جاڑیں پھر پھر جاڑیں۔ پھر ترسائے کاج رچائے۔

ڈاہڈے اگے ڈاہ دے سر نوں۔ رنج خواری بہتی ساری۔ کوئی  
 پیارا ہر گز چارا۔ مول نہ پئی قبول پیا دل۔ تکیہ میرا تکیا  
 سمھناں۔ گل مُریداں کرسن عیداں۔ عشقے اندر عیشاں ناہیں، شیخی  
 رلی تے خاک گلی۔ فرہادے آزادے لگا۔ سیتا کارن سیتا  
 سلیں۔ سولی شاہ منصور قبولی۔ کرن صلاحاں باجھ ملاحاں۔ ہوئے  
 مُرید مُرید (منکر) تمای۔ وغیرہ ہم

### قصہ ہیرا رانجھا

قصہ شیخ صنعان کے آخر میں قصہ ہیرا رانجھا بھی شامل ہے۔ یہ قصہ بے حد  
 اختصار کے ساتھ صرف دس صفحات پر مشتمل ہے جس کے بیان کیلئے سی حرفی کی صنف  
 استعمال کی گئی ہے۔ دراصل یہ مکمل قصہ نہیں بلکہ ہیرا کی طرف سے رانجھے کے نام ایک  
 چٹھی ہے۔ مگر چٹھی کچھ اس انداز سے لکھی گئی ہے کہ اُس میں قصہ ہیرا رانجھا کے نمایاں  
 واقعات اور حالات بیان کیے گئے ہیں۔ یوں ایک قاری صرف یہی ایک چٹھی پڑھ کر  
 ہی قصہ کے تمام واقعات حالات اور جذبات سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے۔

اس قصہ میں اگرچہ وارث شاہ کی مانند قصہ گوئی کے جملہ تقاضے پورے نہیں  
 کئے گئے اور نہ ہی کردار نگاری، جذبات نگاری، منظر نگاری، جزئیات نگاری، سراپا  
 نگاری، ڈرامائی انداز، اشیاء کی تفصیل، بارات کی تصویر، چوچک کی جاگیر، رانجھن  
 زلفوں کا اسیر، سوہنی جٹی ہیر، جس کا حُسن بدر منیر، عشاق کے پیروں کی زنجیر، رانجھا  
 بھائیوں سے دلگیری کی وضاحت ہے۔ دراصل حضرت میاں محمد بخشؒ کو خیال آیا کہ  
 پنجابی کے تمام بڑے شاعروں نے قصہ ہیرا رانجھا ضرور لکھا ہے اور اُس میں اپنے اپنے  
 زور طبع اور زور قلم کے فن کا مظاہرہ کیا ہے خاص طور پر سید وارث شاہ نے قصے کو بے  
 مثال انداز اور اسلوب میں بیان کیا ہے کہ اُس میں ابدیت پیدا ہو گئی ہے۔ میں اُن

شاعروں سے پیچھے کیوں رہ جاؤں۔ لہذا حضرت میاں صاحب نے اس قصہ میں جدت یوں پیدا کی کہ اُسے قصہ گوئی کی بجائے چٹھی کی صورت عطا کر دی جس کا پہلا بند ملاحظہ ہو:

الف آ نمائے کانیے نی نکت عاجزی دا رکھ خاک اُتے  
 سروں پیروں کر کے چل ول جانی رکھ قدم ناہیں راہ پاک اُتے  
 تقدیر صریر دے نال روشن کریں رمز ضمیر دے چاک اُتے  
 سینہ چاک محمدا جا کھولیں میرا خط سوہنے چالاک اُتے  
 اس چٹھی کا انداز بالکل خطوط نگاری جیسا ہے جس طرح مکتوب نگار خط میں  
 حال احوال بیان کرتا ہے اور جدائی میں قلبی واردات اور داخلی کیفیات کا اظہار کرتا ہے  
 اور جذبات و احساسات کی تصویر کشی کرتا ہے اسی طرح حضرت میاں محمد بخشؒ نے  
 اس چٹھی میں ہیر کی دلی کیفیات اور اُن کے محرکات کو ایسے انداز میں بیان کیا ہے کہ  
 ان کے ساتھ ساتھ خارجی امکانات کے حوالے بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ جیسے

بیٹھی اندرے گلیاں مُڑہکیاں تھیں وداع ہو گئے بھٹکھ نیند میرے  
 اکھیں روندیاں روندیاں گھٹ ہوئے جیہڑے تیز آ ہے اگے دید میرے  
 گیا انگ دارنگ ہے سنگ باجھوں، کدوں جان دی ہوگ رسید میرے  
 لہیں سار محمدا گور دی جی مر گئے جاں ایہہ مرید تیرے  
 اس چٹھی میں بھی حضرت میاں محمد بخشؒ نے تشبیہات، استعارات کے  
 علاوہ بہت سے صنائع بدائع سے بھی کام لیا ہے اور شاعری کے میدان میں گلہائے رنگا  
 کھلائے ہیں۔ فکری، فنی اور تکنیکی اعتبار سے یہ چٹھی نما قصہ پنجابی ادب میں اپنی  
 نویت کا واحد قصہ ہے۔ حضرت میاں محمد بخشؒ کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے بہت  
 سے ایسے قصے لکھے ہیں کہ اُن سے قبل پنجابی میں کسی شاعر نے نہیں لکھے بلکہ اُن کے

بعد بھی اُن قصوں پر قلم اُٹھانے کی کسی شاعر کو ہمت نہ ہوئی مثلاً قصہ سخی خواص  
 خاں۔ قصہ شیخ صنعان۔ تحفہ رسولیہ۔ تحفہ میراں۔ مثنوی نیرنگ عشق وغیرہم ایسے قصص  
 ہیں جن پر سوائے میاں صاحب کے کسی پنجابی شاعر نے کچھ نہیں لکھا۔

ان کے علاوہ جن روایتی قصوں کو آپ نے لکھا ہے ان میں کوئی نہ کوئی نیا پن اور  
 جدت ضرور پیدا کی ہے مثلاً قصہ ہیرا رانجھا۔ قصہ سوہنی مہینوال۔ قصہ مرزا صاحبان۔ قصہ  
 شیریں فرہاد وغیرہ۔ روایتی قصے ہونے کے ساتھ ساتھ جدت طرازی کے بھی حامل ہیں:

ی۔ یار نے نال بہال مینوں ایس جگ توں ہتھ توہائیے جیو  
 کھانا اپنے نال کھلایا سو بچھی طرح دے نال رجائیے جیو  
 ہتھ دھو چلوٹیاں کر بیٹھے سچے رب دی حمد تہائیے جیو  
 ہن بخش پیالڑا آپ مینوں جویں دوستاں تہاں پیالڑے نی  
 پُچھو جاء محمد ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھاڑے نی

مخلص

ڈاکٹر سید اختر جعفری

ایم۔ اے (اردو، انگریزی، فارسی، پنجابی)

پی ایچ۔ ڈی

اپریل 2016ء

حوالہ جات

- 1- مولانا عبدالرحمن جامی نجات الانس میں رقمطراز ہیں:
- روزی شیخ عبدالقادر در رباط خود مجلس می گفت و عامہ مشائخ قریب پنجاه تن حاضر بودند۔ از انجمله شیخ علی ہبیتی و شیخ بقا بن بطور و شیخ ابوسعید قبلوی و شیخ ابوالحبیب سہروردی و شیخ جاگیر قزیب الہان موصلی، شیخ ابوالسعود و غیر ایشان از مشائخ کبار کہ شیخ سخن میگفت۔ ناگاہ در اثنای سخن گفت ”قدمی هذا علی رقبۃ کل ولی اللہ“ شیخ علی ہبیتی بمنبر آمدہ و قدم مبارک شیخ را گرفت و برگردن خود نهاد و بزیہ دامن شیخ در آمدہ سائر مشائخ گردنہا خود پیش داشتند۔ شیخ ابوسعید قبلوی گفتہ کہ چون شیخ عبدالقادر گفت ”قدمی هذا علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بر دل وے تجلی کرد۔ (نجات الانس۔ ص 354)، یہی منقبت فلاندا الجواہر اص (23) بختہ الاسرار (ص 7، 8) نزہتہ الخواطر (ص 35)، سفینتہ الاولیاء (ص 67) میں بھی درج ہے۔
- 2- حضرت میاں محمد بخش۔ قصہ شیخ صنعان، ص 10-11
- 3- ایضاً ص 12-13
- 4- حضرت میاں محمد بخش۔ قصہ شیخ صنعان، ص 21
- 5- حضرت میاں محمد بخش۔ قصہ شیخ صنعان، ص 23، 24
- 6- ایضاً ص 28
- 7- حضرت میاں محمد بخش۔ قصہ شیخ صنعان، ص 39
- 8- سید محمود آزاد۔ تاریخ کشمیر، ص 183
- 9- حضرت میاں محمد بخش۔ قصہ شیخ صنعان، ص 44
- 10- حضرت میاں محمد بخش۔ قصہ شیخ صنعان، ص 8

-11- حضرت میاں محمد بخش۔ قصہ شیخ صنعان، ص 8

-12- ایضاً ص 33

-13- حضرت میاں محمد بخش۔ قصہ شیخ صنعان، ص 38

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِبْتِدَائے نامہ بر نامِ خدا  
می کُنم تا راست گرود کارِ ماء

(خدائے عزوجل کے اسم مبارک سے شروع کیا جا رہا ہے تاکہ  
میرے تمام کام درست ہوں)

اَوَّلُ حَمْدِ خَدَاوَنَدِ وَاوَالِیِّ وَوَالِیِّ جَوَّجَلَّتْ وَا  
بَسْ كَرْدُوں <sup>(1)</sup> سرگرداں <sup>(2)</sup> کیتا دیکھیں <sup>(3)</sup> راتیں وَا  
اُپْرَ اَنْبَرِ <sup>(4)</sup> تَنبُو تَانِی بِنِ تَهْمَاں بِنِ <sup>(5)</sup> لَاهَاں  
بَا آ-ام <sup>(6)</sup> زَمِیْنِ کَھبَلَاوِی مِیخَاں مَارِ پِٹھَاہَاں  
چھیاں دِناں وِچ سَت سَتارے ہر اک پاتا شیراں  
آپو اپنی جائی رکھے دے کے بُرجِ جَلکیراں  
پانی تھیں چا عرش بنایا آدم کیتا خاکوں  
جان ایمان دیتے اُس تائیں اپنے نوروں پاکوں  
اوہ مظہر اتم بلایا اوس ملی مختاری  
اُنہاں وِچوں ختم نبیاں احمد نوں سرداری

1- آسمان، 2- پھرنا، 3- رت دن، 4- آسمان، 5- ستون اور سے،

6- الم نجعل الارض مہداه الجبال اوتادا (قرآن پاک)

بَعْدَ أَزَالِ نَعْتِ إِمَامِ الْمُرْسَلِينَ  
مِ نَوَيْسِمِ بِأَمَحِبَّتِ بَالِيقِينَ

(اس کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مبارکِ محبت اور یقین کے ساتھ لکھی جا رہی ہے)

خاطر اُسدی تخت سہایا اُوچا عرش بریں دا  
مجلس بیٹھن کان وچھایا سچا فرش زمیں دا  
صدر بدر وچ دوہاں جہاناں خواجہ دُنیا دیں دا  
گنج وفا خورشیدِ شرع دا ہے دریا یقین دا  
سر کر دے سلطان ملک دے ہالہ <sup>(1)</sup> اسنوں دیون  
کُرسی عرش دوارا اُسدا قبلے وانگر سیون <sup>(2)</sup>

مہتر بہتر کل نبیاں دا شاہ سوار بُراقاں  
چُتے قدم مبارک اسدے سرورِ عجم عراقاں  
قدم محمدؐ والے رکھے ہر تے سب دینداراں  
راہ اسدے پر جانیں پاکاں ہونون خاک ہزاراں  
مہتر موسیٰؑ طور اُتے چڑھ کہیا سی رب ارنسیؑ  
سچے رب فرمایا اسنوں موسیٰ لا تذرنی <sup>(3)</sup>

۱۵۹۲۸۹



اسنوں چاہڑ براق سدایا کرسی عرشوں اگے  
 قَابَقَوْسِیْن<sup>(4)</sup> اَوَادْنِیْ کہیا سُنیا سارے جگے  
 موسیٰ نوں فَخْلَمُ فرمایا وادی وچ پہلیری  
 ایس براق بہشتوں آندا سمجھو و تھ<sup>(5)</sup> گہنیری




---

1- خراج، 2- تسلیم کرنا، 3- مت ڈر، 4- کمان کے دوسروں سے بھی تم، 4- فرق،

اڑ شبِ معراج گوئیم اندکے  
زانکہ نتواں گفت زو از صدیکے

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج سے تھوڑا سا بیان کیا جا رہا ہے کیونکہ سو  
میں سے ایک بھی بیان نہیں کیا جاسکتا)

جدوں براق فرشتے آندا کارن خاص سواری  
جاں شاہ چڑھن لگے تاں گھوڑے روا یہہ عرض پکاری  
لکھ براق تساڈے حضرت میں تھیں چنگ چنگیرے  
بھلکے میں پر کرو سواری مہر لگا سر میرے  
دست مبارک گردن لایا لگوس ٹھپا سچا  
نال خوشی دے گھوڑے ہو یا چالی گز قد اچّا  
ہو حیران کھلوتے حضرت کیونکر آسن جانی  
روح مبارک میراں جیو دا آملیا اُس جانی  
چاء کندھاڑے آسن اُتے حضرت شاہ پچایا  
میراں اُتے شفقت کر کے پاک نبی فرمایا  
قدم میرے تده گردن رکھے صدقہ اس خدمت دا  
چاسی قدم مبارک تیرے ہر ہر ولی امت دا

پھر جاں چھوڑ مکاناں جہتاں سرورؐ گیا اگیرے  
 سنگی جا نہ سکدا اوتھے دسدے خوف گھنیرے  
 عرش بلند حسابوں باہر حضرت چڑھناں آیا  
 اوتھے جاء کھلوتے کیونکر چڑھساں بار خدایا  
 پھر اس ویلے روح مبارک میراںؐ مردولی دے  
 کاہندے چاہڑ چڑھائے عرشوں چٹے قدم نبیؐ دے  
 فیر نبیؐ نے شفقت کر کے کہیا سُن پیارے  
 قدم میرے تدھ چائے تیرے چاسن کامل سارے  
 اَوَاذْنٰی دِی منزل اندر جاں پُہتا شاہ شاہاں  
 اک جوان مبارک صورت ملیا آن اگاہاں



آں جوانے کہ نبی آں گاہ دید  
قطرہ از بحر و صفش این چکید

(جس جوان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت دیکھا اس

کے اوصاف کے سمندر سے ایک قطرہ یوں ٹپکایا جا رہا ہے۔)

وال اُسدے دی صفت نہ میوے<sup>(۱)</sup> لکھاں دفتر اندر

واہ واہ رات ملی جس اندر اوہ خورشید اوہ چندر

لکھاں یوسف ہون زلیخا جے اس پاسے تکن

مالک دیاں عزیزاں تائیں مصری بھی گھٹ تکن

وچ جہان حُسن دے ناہا ہرگز اسدا ثانی

اُس خورشیدوں اک چمکارا صادق صبح نشانی

اسدی زُلف وچوں اک حُلّہ روح القدس پیارا

شاہد ہے اسرار اوہدے دا ہر دو عالم سارا

حُسن الہی دی اوہ آیت واہ دیدار پیارا

سورج چن سلامی اُسدی روشن ہور ستارا

ناں جاناں اک جہات اہدی دا کون جھلے چمکارا

اسے کارن دتے ناہیں پاک جمال اوہ سارا

غوغا پوے جہاناں اندر جے اوہ پردہ کھولے  
 عاشق دیکھ ہوون دل گھائل جان پیاری کھولے  
 اوہ دلبر اس باغے اندر سیر کرن جاں آیا  
 برقع سی گلرنگ مجازی چہرے پر پایا  
 اُس برقعے ول جو کوئی تکدا عاشق غیرت کھاوے  
 جلدی سیس کٹاوے اُسدا شوقوں تیغ چلاوے  
 نام اسدا جس ورد کمایا حیرت دی سنگ کاتی  
 کٹن ترت زبان نہ بولے اگوں وچ حیاتی  
 جے کوئی خوابے اندر دیکھے ذرہ اس جمالوں  
 دوئے جہان و سارے دل تھیں چھٹے سبھ جنجالوں  
 اہ جمال کمال منور جے کوئی ظاہر تکے  
 جل جاوے پروانے وانگر ہر گز جی نہ سکے  
 ایسے سوہنے سندر مکھ دے عشقے اندر مرناں  
 بہتر سو<sup>۱۰۰</sup> حیاتی نالوں صدق محمد دھریں  
 اسے دردوں مردے عاشق لکھ ہزار کروڑاں  
 میں بھی ایہو موت ہمیشہ رب تھیں منگاں لوڑاں  
 ناں وچھوڑا جھاگن<sup>(2)</sup> ہوندا ناں دیدار جھلیوے  
 نام اوہدے وچ لذت آوے دم دم ذکر کچوے

جے جھلن دی طاقت ہوندی شاہ دیدار ویکھاندا  
ہائے ہائے لائق نہیں اس گل دے ایہہ غم چکرا کھاندا  
اصل نہ لہجے عکس<sup>(3)</sup> انہاندا شیشے اندر پانواں  
ہمت نال مُصقل<sup>(4)</sup> کر کے شیشہ دلوں بناواں  
دل نوں شیشہ کریں محمدؐ دے روپ شہاناں  
ذرے اندر نظری آوے گُرسی عرش اسماناں  
بہت بلند محل شہاندا اوے شہر سہایا  
ہر ہر روپ جگت<sup>(5)</sup> پر جیہڑے سبھ پر اسدا سایا  
ایہہ سبھ سائے غیر محمدؐ چھڈ ہوویں کجھ اتے  
سورج سندی ڈھپ نہ لگدی سائے اندر سٹے  
ایہہ مذکور نہ لکھیا جاوے اچا شرح بیانوں  
پچھلی گل سنبھال محمدؐ جاں شاہ ملے پیا نوں



1- سائے، 2- برداشت کرنا، 3- تصویر، 4- قلعی کرنا، 5- زمانہ

ایں بیان آں عنایت ہاست کاں

شاہ کرد آنگہ بحق آں جواں

(یہ اس عنایت کا بیان ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس  
جوان گرامی نشان پر فرمائی)

سرورِ عالم پاک نبیؐ جدِ حُسن کمال ایہہ ڈٹھا

لگا شاہ نبیاںؐ بتائیں بہت پیارا مٹھا

آتش شوقِ محبتِ والی روحِ میراں دی آہی

شبِ معراجِ ملی دلِ برِ نونِ کیتا کرمِ الہی

حکمِ ہو یا دس کون حبیباً ایس جواں پچھانے

کیتی عرضِ نبیؐ نے ربا سر<sup>(۱)</sup> تیرا توں جانے

کہیا رب نواسہ تیرا سید عبد القادرؒ

محبوباں وچ سرور کیتا اس سرِ نوری چادر

ایہہ سردارِ ولایاں کیتا اس پر خاص عنایت

سُن فرمانِ نبیؐ صاحبِ نونِ ہوئی خوشی نہایت

تینوں ویکھ ہو یاں منِ خوشیاں پیغمبرؐ فرمایا

خلعت<sup>(۲)</sup> خاص پہنایوس تینوں اللہ کرم کمایا

گردن تیری تے میں رکھے اپنے قدم پیارے  
 کل ولیاں دی گردن اُتے ہوں قدم تمہارے  
 ایہہ عنایت میراں جیونوں جد<sup>(3)</sup> اشرف تھیں آہی  
 جیکوئی شک کرے اس اندر جانو اوہ گمراہی





شمہ از زہد آں بشمرده اند

زاں قدم بر ہر و لیش کرده اند

(تھوڑی سی خوشبو آں حضرت کی ریاضت اور عبادت کی گنی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ہر ولی اللہ کے کندھے پر حضور کا قدم مبارک ہے)

سُنویو ہور یقین لیاہو راوی دئے گواہی

باراں سال کھلے اک پاء پر اوہ محبوب الہی

باجھ ضروری تے مجبوری دوجا قدم نہ دھردے

سب نوافل اتے فرائض مشکل پورا کردے

تاں پھر حکم الہی ہو یا دس اسانوں میتا (۱)

دوجا پیر زمیں پر دھرناں ترک تہاں کیوں کیتا

میراں عرض کریندے ربا جس جس پاسے تکاں

ہر ہر جاء پیاری تیری پیر نہیں دھر سکاں

ہن اک پیر کھلون نہ ہوندا نہیں تاں اوہ نہ دھردا

بے ادبی تھیں میں شرمانواں دھراں نہ دوجا ڈردا

سُن ایہہ عرض کھلا در رحمت کہیا اللہ سائیں  
ایہہ آداب قبول تساڈے دوجا قدم ٹکائیں  
کل ولیاں دی گردن اُتے قدم مبارک تیرے  
سلب کریساں حالت اُسدی جے کوئی گردن پھیرے  
اگے حضرت ختم نبیاں اُس راتیں فرمایا  
پھیر جناب الہی وچوں ایہہ منصب شاہ پایا  
بہت کتاباں اندر لکھی ایہہ روایت ولیاں  
شک نہ کرنا کہے محمد کر کر باہاں کھلیاں (2)



ایں بیان حکم ربانیت کو  
 شاہ مارا گفت حق ایں دم بگو  
 ہست از جملہ فزوں اکرام من  
 برسر ہر اولیاء اقدام من

(یہی حکم الہی ہمارے بادشاہ کو ہوا جو بیان کیا جا رہا ہے انہی  
 الطاف و کرم کی وجہ سے تمام اولیاء کی گردنوں پر حضور فرماتے ہیں  
 میرا قدم ہے)

وچ نفحات<sup>(۱)</sup> الانس کتابے لکھیا حضرت جامی  
 جیہڑے عارف کامل ہوئے جانے خلق تمامی  
 قدم مبارک والا مسئلہ بالتفصیل سنایا  
 جس جس ولی روایت کیتی اُسدا نام لکھایا  
 حاضر<sup>(۲)</sup> غائب سب ولیاں نے نال ارادت خاصی  
 سر اکھیں پر قدم ٹکائے جو منکر سو عاصی<sup>(۳)</sup>  
 وچ حیاتی بعد مماتی فیض شہاندا جاری  
 پان ارادت مند حضوروں دم دم مدد یاری

روز جمعہ دے منبر اُتے سید عبدالقادر  
 اک دن خطبہ پڑھدے ہو یا حکم الہی صادر<sup>(4)</sup>  
 اے محبوبؑ پیارے میرے نہیں کسے تھیں ڈرتوں  
 سب ولیاں دی گردن اتے قدم مبارک دھرتوں  
 جے کوئی تیرے قدم مبارک سر گردن نہ چاسی  
 فقر ایمانوں خارج ہو کے دین دنی تھیں جاسی  
 تاں پھر ہذا قدمی<sup>(5)</sup> کلمہ حضرتؑ بول سنایا  
 ہر اک ولی ولایت والے سر نیواں کر چایا  
 نال ادب دے کر تعظیماں سر گردن پر دھریا  
 اک صنعان<sup>(6)</sup> تکبر کیتا قہروں مول نہ ڈریا  
 اوہ سی پیر زمانے سندا<sup>(7)</sup> شیخ اجل اس ویلے  
 کئی ہزار مرید اوہدا سی کامل اکمل چیلے



1- نجات الانس مصنفہ حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی جسمیں 666 اولیاء اللہ کے حالات  
 قلمبند ہیں۔ 2- مراد اولین و آخرین، 3- گناہ گار، 4- جاری، 5- قدمیٰ ہذہ علی رقبۃ  
 کل ولی اللہ، 6- شیخ صنعان صنعا کے رہنے والے، 7- زمانے کا،

در بیان احترام شیخ کے!

ایں زوصف اوست از صدہائیکے

(شیخ صنعان کا انکار کہ میں اپنی گردن پر کیوں ان کا قدم رکھوں اور

اس کی سزا جو حضور کے اوصاف سے ہزاروں میں سے ایک ہے)

سال پنجاہ<sup>50</sup> اُس کعبے اندر زُہد عبادت کیتی

نفل نمازوں ہووے نہ فارغ ہر دم رکھے نیتی

عالم عامل فاضل کامل نامی لہندے چڑھدے

ظاہر باطن دے اس اگے کھلے سارے پردے

حج پنجاہ گزارے اس نے نال ارادت خاصی

قیدی کیتا نفس اُس شیخے دیوے نہیں خلاصی

ایس طرح اُس عمر گذاری روزے وچ نمازاں

سنت کوئی نہ چھڈدا آہا صنعان محرم رازاں

پیشوا طریقت والے پاس اوہدے چل آون

خودی تکبر چھوڑ تمامی آ کر سیس<sup>(1)</sup> نواون!

چیرے<sup>(2)</sup> وال معانی اندر حل کریندا مشکل

اہل کرامت پیر طریقت صاحب عالی منزل

جس کسے نوں ہووے کوئی بیماری یا سُستی  
 عیسیٰؑ جیسے دم اُسدے تھیں پاوے تندرستی  
 ہر اک حاجت مند اُس در تھیں خالی ہتھ نہ جاوے  
 نال ارادت جو کوئی آوے چا مراداں پاوے  
 سو تصنیف اوہناں دی آہی ہر اک بحر معانی  
 اوہ محدث<sup>(3)</sup> اتے مفسر با تفسیر قرآنی  
 زہد ریاضت اندر اسنوں درجہ رب نے دتا  
 پر بن زہر پر م دے ناہیں مرے محمد پتا<sup>(4)</sup>  
 ہر عاشق تے ایہو جیہی بنے مصیبت بھاری  
 منزل اندر پہنچن اوکھا باجھ لنگھے اس باری<sup>(5)</sup>  
 جو کوئی اس کٹھیالی گلدا اگوں راہ نہ بھلدا  
 جس ایہہ جنگل گاہے ناہیں وچ عذاباں رُلدا  
 صنعان کہیا میں بھی رب دا ہاں محبوب پیارا  
 کی حاجت جے قدم اوہدے دا سر پر کراں سہارا



1- سر جھکاتے، 2- بال کی کھال اتارنا، 3- ماہر حدیث، 4- نخوت، تکبر، 5- دریچہ

در بیان آں کلام برق گوں!

کز زبان شاہ آنگہ شد بروں

(حضور غوث الثقلین نے شیخ صنعان کی گستاخانہ کلام سن کر بجلی کی سی تنبیہ کلام ارشاد فرمائی)

لکھ کوہاں تھیں سندے آہے حضرت میراں سائیں

سمجھ دلیل کہیونے چاسی اوہ سرخوگاں<sup>(1)</sup> تائیں

میراں قادر قدرت والا اُسدا بول نہ مڑدا

برق غضب دی ڈال تر وڑے پھیر کسے تھیں جڑدا

کون کوئی صنعان اس اگے توڑے شیخ سدا ندا

سخت سزا لوے جو موڑے بردا<sup>(2)</sup> حکم شہاندا!

باز اگے پرواز کبوتر کرسی کی دلیری

کی خرگوش بچارا کرسی نال ببر دے شیری

لسا ہو کے نال زور آور جو کوئی کردا پنچہ

ہو بے زور گرے کھا دھکا لوں لوں ہووے رنجہ

زال<sup>(3)</sup> عصا پھڑ ٹرنے والا بیٹھا اٹھ نہ سکے

رستم نال کرے چاکشتی جان دیوے اک دھکے

غیرت شیخ نہ معلم کیتی تائب ہو نہ جھڑیا  
 نال مرید لئے دو کامل راہ کعبے دے ٹریا  
 شیخ فرید الدین محمد حسن عطار بلاندے  
 دو جاسی محمود تریوے <sup>(4)</sup> مزلو مزلی <sup>(5)</sup> جاندے  
 رستے اندر چلدے چلدے شہر آیا ترسائی  
 لڑکی اک چو بارے <sup>(6)</sup> بیٹھی شیخ تائیں نظر آئی



1- خنزیر، 2- غلام، 3- بہت کمزور اور بوڑھا آدمی، 4- تینوں، 5- منزل بہ منزل،

6- مکان کی دوسری منزل



در بیاں حُسن آں غارت گرے  
آں بُت زاہد فریب و کافرے

(اس ہوش ربا کا حسن بیان کیا جا رہا ہے جو زاہدوں اور عابدوں کو  
فریب دے کر کافر کرتی تھی)

حُسن جمال کمال اوہدے دی کیہ کچھ گل سُنا نو اں  
تاں حشر تک لاں سیاہی اے نہ وال سہاواں  
متھا سی خورشید چمکدا قوس قزح بھروٹے<sup>(1)</sup>  
چن دے ٹکڑے دو رخسارے برق پوے اکھ پٹے  
مہرا دیکھ دہن دا زہرا زہرا زہر ہو جاوے  
ملک فلک دے تک نہ سکدے کھوہ غمغب مت پاوے  
لب لالی تک لو لو لالہ لعل لکے شرمک کے  
لالہ ٹوپی لاہ لاہ سٹے لہ لہ<sup>(1a)</sup> چہرہ تک کے  
جوڑہ ابرو وانگ کماناں طاق آہے وچ خوبی  
دانے دیکھ ہوون دیوانے اس پر تم محبوبی

مرگ نیناں دے مار کٹاراں مرگ گھتن جیوں جنگی  
 سو سو خون کرن وچ پلکاں <sup>(2)</sup> پلکاں <sup>(3)</sup> تیر خدنگی  
 چاندی پیر تلی تک چاندی چاہندی چھکی چاندی  
 پکڑے پیر اوہدے کر تکرے جھانجر <sup>(4)</sup> ہو سو ہاندی  
 دند چٹے جیوں موتی لڑیاں اکدو جے سنگ لڑیاں  
 چنے گلایاں گلایاں اندر دیکھو کیوں کر جڑیاں  
 قد سفیدے وانگر سدھا رنگ سفید چنبیلی  
 کن زلفاں وچ دسدے جیوں وچ سبزی پھل روپلی  
 پریاں دیکھ ہونون دلبریاں کرن طواف چو فیرے  
 دیوے <sup>(5)</sup> وانگن دیوے لاٹاں روشن کرے ہنیرے  
 واتوں <sup>(6)</sup> بات نہ کیتی جاوے بے معلم کی آکھاں  
 لیکن ایڈ نشانی آہی جیوں سوئی <sup>(7)</sup> دیاں آکھاں  
 ٹھوڈی دیکھ ہوون شرمندے بہی سب خوبانی  
 گلنارے رُخسارے تک کے گل گل ہوون پانی  
 نرگس نوں بیماری لگی جاں ڈٹھیوس ول نیناں <sup>(8)</sup>  
 نیناں <sup>(9)</sup> سیس گندن پھر جیوں کر جادو گر کوئی ڈیناں <sup>(10)</sup>

کنڈل پا کمند زلف دی سورج کیتا بندی (11)

رت سٹری کستوری ہرناں لے خوشبو اس سندی

جے کوئی تار زلف دی ویکھے گل وچ پاوے جنجوں (12)

جنجوں (13) لاڑے چن چن مارے شاہ چھوڑاوے گنجوں (14)

زاہد صوفی شیخ نہ جاون کوچے اس پری دے

جو جاوے اس دین کھڑاوے جلدی کفر خریدے




---

1- ابروئے خمدار، 1a- سرخ، 2- ساعت، 3- ابرو، 4- زیور، پازیب، 5- چراغ، 6- منہ،  
7- سوئی کی آنکھیں، 8- آنکھیں، 9- حجام زادیاں، 10- ڈائن، 11- قیدی، 12- زنار  
ترسایاں، 13- دولہا، 14- خزانہ دے کر

## در بیان فریفتہ شدن شیخ صنعان بر دختر ترسایاں

(شیخ صنعان کا ترسایوں کی لڑکی پر عاشق ہونے کا بیان)

بوہتی نظر بچائی شیخے ڈھال رکھی دل تیراں  
 پر اوہ کیونکر کھسے محمد تیر وگایا میراں  
 بھلے علم قرآن کتاباں چھوڑ گیا اوس ایماں  
 تسبیح توڑ جنجوں گل پایا پھڑیا عشق غنیمماں  
 کہندا دین گیا دل چھپے جند کویں ہن جاوے  
 پند نصیحت دے دے تھکے کار نہ کوئی آوے  
 دیکھ مرید سڑن غم کھانوں پیش نہ کوئی جاوے  
 غالب ہو یا عشق اجہیا نہ پیوے نہ کھاوے  
 شیخوں شیخی ننھی جاں اوہ شاخ نباتی<sup>(۱)</sup> ڈھٹی  
 درد پر م تھیں کوڑی ہوئی عمر حیاتی مٹھی !  
 گٹھا شیخ مٹھا کر جادو نین کٹاراں بھلے  
 غمزے لائی سانگ از غیبوں جگر کلیجہ سلے

ہوش عقل تے دین دنی دی خبر نہ رہیوس کائی  
 رہی نہ تاب<sup>(2)</sup> حسن دی تابوں<sup>(3)</sup> گریا اُسے جائی  
 سو سو آس وصل دی دل وچ جیکر رب ملائے  
 لکھ شکرانہ کردا دل تھیں جے اک جھاتی پائے



1- مصری کی ڈلی، 2- طاقت، 3- چمک دمک

شیخ بحالت رفت چناں کش خبر نبودے از خودز آتش  
عشقش گریاں و سوزاں مثال ہمی بود

(شیخ صنعان اس ترسا کی لڑکی کے عشق میں ایسا مبتلا ہوا کہ کسی طرح کی اس کو خبر نہ رہی اور چراغ کی مانند جلتا اور روتا رہا)

گوری گوری اُس کڑی دی برہیوں اگ جلایا  
ناں سونے<sup>(1)</sup> نے سونے<sup>(2)</sup> وانگر لعل کپور بنایا  
رو رو لہو وگاوے روتے موم ہو یا تن روئیں<sup>(3)</sup>

موتی روون ہیرے ہوون پیا ہنیرا لوئیں<sup>(4)</sup>

بھلے علم قرآن کتاباں چھوڑ دتا اُس ایماں  
تسبیح توڑ جنجوں گل پایا پھڑیا عشق غنیمماں!

آکھے دین گیا دل چھپے جان کیوں ہُن جاوے

غالب ہو یا عشق اجہیا نہ پیوے نہ کھاوے

دیکھ مرید سڑن غم کھاون بنی مصیبت بھاری

پنداں متیں دے دے ہارے کوئی نہ آوے کاری

روز قیامت ہوئے دیہاڑے گزرے مندے رولے

راتیں دیہاں چوبارا دیکھے اکھ نہ جھمکے مولے

رات پوے تاں عشق زیادہ سو سو ہو یا کہوں<sup>(5)</sup>  
 کہوں<sup>(6)</sup> بلن البے آہیں اس دلبر دی چھکوں<sup>(7)</sup>  
 جانوں چت جہانوں چایا خاک سرے پر پاوے  
 تپدا سڑدا ہنجوں برن اکھیں نیند نہ آوے  
 آکھے اج نہیں دن چڑھناں رات نہ جاندی غمدی  
 یا سورج نوں لو نہ رہیا صبح نہیں اج دُھمدی  
 وچ ریاضت عمر گزاری راتیں جاگ لہنگایاں  
 اگے ایسی رات نہ دیکھی مشکل یا رب سایاں  
 اکھیں نیند نہ آب دلیوچ باجھوں لہو جگر دی  
 وانگ شمع دے روندنا سڑدا اوہ پرواہ نہ دھر دی  
 لمیں رات نہ گزرے ربا رتو بھر بھر روواں  
 دیہوں چڑھے تاں اس تھیں اوکھا پلک نہ سوکھا تھیواں  
 بہتی راتیں روز گزارے وچ عبادت تب دی  
 ایہہ سب عمروں لمیں آئی پلک پلک اُس شب دی  
 اج نہیں دن چڑھنا ربا لمیں ایڈ ملامت  
 کالی رات ہنیری دتے رین نہ روز قیامت  
 آہ میری تھیں سورج ٹھریا یا اُس تھیں شرماوے  
 یا ایہہ سایہ زلف سیاہ دا دم دم وہدا جاوے

کالی رات دسے وچ اکھیں وانگ گوری دیاں والاں  
 نہیں تاں درد فراقوں مردا رین فراق نہ جالاں  
 عمر نہیں غم خوری جوگی رج کراں اج زاری  
 صبر نہیں جے بیٹھ چوپیتا جھاگاں ایہہ بیماری  
 طالع ہون اس ویلے جاگن کرن غماں وچ یاری  
 عقل ہووے تاں راہ بتاوے پھیر کراں ہشیاری  
 پیر دے تے دیکھن جانواں دیکھن جوگ نہ اکھاں  
 وس ہووے تے راہ اوہناں دی خاک سرے پر رکھاں  
 یار ہووے تے دے دلیری ایہہ غم کس سنگ پھولاں  
 زور نہیں جے ماراں ڈھائیں ہوش نہیں جے بولاں  
 عقل گویا صبر کھڑایا یار نہیں ہتھ آیا!  
 ایہہ کیہ سول ڈنڈول پر م دا میں پر رب چلایا  
 زاری رات سنی جد یاراں ہو اکٹھے سارے  
 کرن لگے غمخواری سارے متیں دین پیارے  
 مجلسیاں تھیں ہکس مریدے کیتی عرض کھلو کے  
 اٹھ شیخا کر غسل اس ویلے لاه وسواس ایہہ دھوکے  
 شیخ کہیا سو واریں نہاتا لے کے خون جگر دا  
 داغ جگر دا دھون نہ ہویا نہ جیواں نہ مردا



دو بے کہیا تسبیح کتھے بن تسبیح کم ناہیں  
 شیخ کہیا تسبیح سٹ پایا جنجوں بھلا اسائیں  
 دو بے کہیا سن یاشیخا جے کجھ ہوئی خطائی  
 توبہ کر مت بخششی اللہ اس راہوں پرتائی<sup>(8)</sup>  
 کہیوس توبہ کیتی میں تے ننگ نموسوں<sup>(9)</sup> حالوں  
 تاں چھٹاں اس شیخی کولوں نالے قیلوں<sup>(10)</sup> قالوں  
 دو بے کہیا اٹھ نمازوں شغل پھڑو چھڈ کاری  
 کہیوس اس محراب ابرو بن نہیں نماز ہماری  
 دو بے کہیا خلوت اندر سجدہ کر ول رب دے  
 کہیوس جے اوہ صورت دے سجدے اس ول پھدے  
 دو بے کہیا ہو پشیمان چھڈ ایہہ جھگڑے جھیرے  
 کہیوس میں پشیمان اس تھیں لبھدا عشق اگیرے  
 ہور کہے شیطان بھلائیوں بھلی پناہ ہن منگی  
 کہیوس ایہہ شیطان بھلاوے جم جم بھل ایہہ چنگی  
 ہور کہے جس سنیا شیخا آ کھن راہواں بھلا  
 کہیوس کاسہ نام نموسوں بھج<sup>(11)</sup> میرے تھیں ڈہلا!  
 ہور کہے رنجور اس دردوں ہو یوں درد رنجاناں  
 کہیوس جیکر دلبر دے میں کوئی درد نہ جاناں

دو جا کہندا سنگ اساڈے چلو کعبے اندر  
 کہیوس اس بت خانہ اندر بہتر میں قلندر  
 دو جا کہندا کعبہ چل کے عذر جنابوں چاہو  
 کہیوس عذر کراں اس در تے مینوں نہیں ہلاہو  
 دو جے کہیا دوزخ اگ تھیں ڈر مت اوہ نہ ساڈے  
 کہیوس دوزخ نوں اک آہوں ساڈاں وانگ منجاڑے<sup>(12)</sup>  
 ہور کہے رکھ آس بہشتوں رب تھیں منگ پناہاں  
 کہندا حور میری ہے دلبر اس بن ہور نہ چاہاں  
 ہور کہے کر شرم الہوں حق راضی کر حقوں  
 کہندا حق جلایا سینہ کت ول نساں حقوں  
 دو جے کہیا کرو ~~تخل~~ پھیر ایمان لیاہو !  
 کہندا کفر لیا جس اُس تھیں پھر ایمان نہ چاہو  
 جے کجھ سر میرے تے گزرے جانے رب تمامی  
 میں معذور اس حالت اندر بخش دیئے ایہہ خامی  
 متیں دے تھکے سب خادم کوئی نہ آوے کاری  
 چپ ہوئے جد پچے<sup>(13)</sup> نہ داڑو اندر ایس بیماری  
 ماری موج غماں دیاں لہراں نوخ طوفانی وانگوں  
 روہڑ جاسی یا بنے لکسی ایہہ کشتی اس کانگوں

دن دو بجے جاں اوہ ترسائن سورج چڑھی چو بارے  
 شیخ گلی وچ نال سگاں دے گل لگ کوکاں مارے  
 مٹی گھٹے اندر رُلدا تیلی وانگر سکا!  
 ایس سختی وچ صنعان تائیں آن مہینہ ڈھکا  
 بہتا صبر کہیوس بن دلبر زہر فراق پچاوے  
 ہو بیمار ڈٹھا پھر آخر در توں سیس نہ چاوے  
 خاک گلی دی بستر اسدا کرے سراندو در دا  
 ڈردا جاندا نہیں محمد کوکے دردا دردا



۱- نش، ۲- زر خالص، ۳- مضبوط جسم، ۴- آنکھوں کی روشنی، ۵- ایک، ۶- سینہ،  
 ۷- نش، ۸- واپسی، ۹- عزت، ۱۰- بحث، ۱۱- ٹوٹ کر، ۱۲- مونج، ۱۳- ہضم،

در بیان معنی شعر حضرت عارف نامی مولانا

محمد عبدالرحمن جامی قدس اللہ سرہ السامی

بصدق ہر کس کہ زذور عاشقی گام

بمعشوقے بر آمد آخرش نام

(جس کسی نے صدق دل سے عشق کے میدان میں قدم رکھا آخر

وہ معشوق کے نام سے پہچانا گیا)

سچا قول حکیمے کہیا جو سچا عشق کماوے

آہو<sup>(1)</sup> اسدی آہوں<sup>(2)</sup> آتش آہو<sup>(3)</sup> طیر<sup>(4)</sup> جلاوے

دیکھ البے عاشق والے لب لگے معشوقاں

توڑے دوروں لانون توڑے جھلن<sup>(5)</sup> چلن بندوقاں

دیکھ لگی شیخے دی زاری جانی دے دل کاری

حُب دی نشتر چبھ وگایا خون اکھیں تھیں جاری

وانگ زینجا جھلی<sup>(6)</sup> ہوئی سانگ<sup>(7)</sup> پریم دی جھلی<sup>(8)</sup>

جھاکی اندر بیٹھی جھا کے جاگی پیڑ اولی

لڑیا کالا ناگ پر م دا لُوں لُوں بس <sup>(9)</sup> سمائی!  
 بیدل دا بے دلبر جانی بیدن <sup>(10)</sup> بید نہ جانی  
 بہندی اسے جانی رہندی اوہلے مول نہ جاندی  
 لے جواب گئے بھکھ تشنہ خواب خیال نہ جاندی  
 عشقے دی سو ڈائن ڈچھی ہوئی سو دائن ہچھی  
 جانی باجھ جلے جیو جامہ جیوں پانی بن مچھی  
 اک دو جے دل ویکھ نہ رجدے دل وچ کردے حیلہ  
 چور کیتی اس گل دے جھورے چور نہ کرے قبیلہ  
 چوری عشق کمانون جوڑی آن نصیباں جوڑی  
 مت کوئی جرموں محرم ہو کے وت اوہلے کر چھوڑی  
 دردی منکت او سے در دی کیتی ڈردی ہولی  
 جھلن بول جگت جو بولی بولن ناں جیوں بولی



1- واقعی، 2- آہ وزاری، 3- ہرن، 4- پرندگان، 5- برداشت، 6- دیوانی، 7- تلوار،

8- برداشت، 9- زہر، 10- حکیم

در بیان اُفتشائے شدن راز عشق صنعان با دختر ترسایاں

(ترسائیوں کی لڑکی کے ساتھ شیخ صنعان کے عشق کا راز کھلنے کا بیان)

خبر ہوئی پھر باپ کڑی دے پاپ لگا ایہہ مینوں  
 چڑیوس تاپ غماندا اندر بات سناوے کینوں  
 واقف ہو اس سر دا سرڈا دارو<sup>(1)</sup> کجھ نہ سردا  
 اندر وڑا منجی پڑا پڑا ویکھ اُتردا!  
 سنگ نہ سنگ دوہاں دا ڈھیوس دس نہ سکے سنگاں  
 سنگے سنگے مت کوئی توڑے ایہہ لنگاں دیاں ونگاں



باز اندیشید و سر در برکشید  
بود دانا و صلاح کار دید

(پھر اس کے باپ نے سوچا اور سر زانو سے اٹھا کر صلاح و مشورہ  
کیلئے تیار ہوا)

کر صلاحاں کویں نباہاں بھار پیا ایہہ بھارا  
غصہ کیتا قصہ پوسی سنسی عالم سارا  
تیغ فرق دے فرق<sup>(1)</sup> چلائی پیوند پریت نہ ترٹی<sup>(2)</sup>  
زہرہ زہر کھلا جلائے میں توں میت نہ پھٹی  
جاں دی گنڈھ نہ کھولی جاندی محکم ہوندی جاندی  
سو سو تھانویں دیئے کٹاری بھانویں وہی انہاندی  
ٹبر کٹھا ہو لوہاراں کوٹھا<sup>(3)</sup> روڈا پھڑ پھڑ  
کر کر کیاں<sup>(4)</sup> انہاں غنیمتاں ندی رڑھایا کھڑ کھڑ  
گھر گھر آن وڑن جاں ہر ہر قہر پر دئے دکھالی  
جان حلالی گیا جلالی حکمے نال جلالی<sup>(5)</sup>  
چنگاہ رہناں جے ٹہناں سہناں آوے چر توں  
باپ کٹھے میل آپ کرائے پاپ لہے<sup>(6)</sup> جے سرتوں

جائی اوپر رحمت آئی جائی اپنی جائی (7)

نال دلاسه پا دل آسا مائی جی فرمائی

سُن پچی ایہہ خواہش میری سچی دلوں زبانوں

من دا مطلب کہو میں مندا من دا اوہ نہ سانوں

جلدا وس نہ چلدا میرا اتھے کم نہ جل دا

غم جائیاں مرجائیاں جاندا دارو بھلا اجل دا

کہیں تاں اول اُس ول جاواں ول ول کے جس گٹھی

مت ایہہ ول اوّلا نکلے جاوے مرض اپوٹھی (8)

جا مل آواں یا ملانواں کنت ملانواں سنی

دس مینوں وس لاواں جیہڑا وس آوے من منی

لڑکے باپ نہ توڑے ناتا لڑکی جاتا ترٹھا

کھول کہے میں گھول گھمائی اس توں جس نے گٹھا

شوخی میری شیخ تروڑی بیرا (9) شیخ چڑھائیوس

میں ہاروت اسمانی بابل بابل دے کھوہ پائیوس

شاخ خوشی دی شیخ تروڑی پتر ہار نہ بھاون

جانی (10) بابل جانی (11) ملیاں مردے جانی (12) پانوں

جاناں (13) دے ول جاناں بہتر جاناں (14) میں ہرکاجوں

برہیوں ناگ اوہدے بس پھوکی بس تمام علاجوں



دختر تھیں ایہہ دفتر سن کے جلدی تک اٹھ جلدی  
 گل دی پھاہی تھیں جند گل<sup>(15)</sup> دی لوڑ کرے اس گل دی  
 جا ترسا پھر تائیں تائیں کہیا شیخے تائیں  
 چاہیں لڑکی میری چائیں<sup>(16)</sup> خدمت چائیں<sup>(17)</sup> چائیں  
 ناطہ دین اسماں تد جائز اگلا دین گنوانویں!  
 دین میرے دی رسم قبولیں ساڈی رسم کمانویں  
 رسم اساڈی جس دامادی دیندے تاں تاں شادی  
 نت صباحیں جا صحرائیں پھر پھر جنگل وادی  
 کرے نہ کوکاں باجھ بندوکاں خوکاں<sup>(18)</sup> پکڑ لیا تیں  
 سر پر چائیں گھر در تائیں سر پر نت اوہ آئیں  
 کتنی مدت کیتی جاوے ڈھل نہ ڈھل لگاوے  
 توڑی توڑیں توڑی نائیں توڑی کم ایہہ جاوے  
 پھر ساڈی جاں شادی ہووے دامادی جو پاوے  
 ہتھ شراب کباب خوکاں دے ایہہ پیوے اوہ کھاوے  
 ہتھ اندر ہتھ لاڑی گپڑے بہتے لانون پھیرے  
 رل کے دوویں رل کے جاون لیون لاواں<sup>(19)</sup> پھیرے  
 بن نکاح ایہہ بہن سوکھلے پہن سوہاگی جوڑے  
 سب رسوم قبولیں شیخا تاں کوئی جوڑی جوڑے

شیخ جواب دتا اس تائیں جو آکھو سو کرساں  
 بھانویں خدمت وچ بٹھانویں حکم تیرے وچ مرساں  
 عاشق سندا دین نیارا دیں نہ یارا یاراں!  
 مذہب ملت کرن نثاراں ذلت سہن ہزاراں  
 دھوم گھتی منصور جگت وچ تھم تھکے سے "مرداں  
 تہمت جاگ لگی اس متھے جھاگ گیا لکھ مرداں  
 کاٹا سرد جیو دا گاٹا ظالم مار کٹاراں  
 دے بدنامی مارن عامی خاصاں مست خماراں  
 مجنوں دا دل مجنوں<sup>(20)</sup> ہو یا عاقل کہن دیواناں  
 لوک انجانے ساڈے بھانے داناں اوہ یگاناں  
 روڈے<sup>(21)</sup> بھکھ سکائے روڈے<sup>(22)</sup> رووے وانگ پتیمیاں  
 روکے اگے آن کھلو کے پیندا وس غنیمیاں<sup>(23)</sup>  
 مان لیا فرمان اوہناں دا تاں پھر مان<sup>(24)</sup> گویا  
 کس کس دے کم آیا ناہیں جس جس عشق کمایا  
 شیخ ہوراں نوں اُس گمانوں لگا تیر کمانوں  
 عالم عامل مرشد کامل پکڑے کہناں کماں نوں  
 جا اُجاڑیں پھر پھر جاڑیں پکڑے بچے خوکاں!  
 نت دیہاڑے سر پر چا کے آنے اندر بوکاں

کھریاں کا ہندے اُپر کھریاں آنون کر کر کھریاں  
 درد و چھوڑے صبر تر وڑے لکیاں مرضاں بُریاں  
 سب مرید ہوئے دلبریاں ویکھ اوہ حالاں بُریاں  
 اس نوبت<sup>(25)</sup> تھیں سر سے نوبت<sup>(26)</sup> آن غماندیاں گھریاں  
 پے<sup>(27)</sup> پے زہر غماں داپی<sup>(28)</sup> پی پے در<sup>(29)</sup> پے وچ سجدے  
 سجدے<sup>(30)</sup> روتے سجدے<sup>(31)</sup> دیدے<sup>(32)</sup> روروا بے نہ رجدے  
 کرن دعائیں مارن آہیں یا رب ساڈے سائیں  
 لگ پئی ایہہ اگ غضب دی رحمت مینہ وسائیں  
 پر بے شاہ کرائے بندی پر بے<sup>(33)</sup> تھیں کد چھٹدا  
 مور<sup>(34)</sup> سلیمان نوں کد موڑے جس چاہے اُس لٹدا  
 حضرت میراں شاہ امیراں والی زمیں زمن دا  
 بے کچھ کرے ارادہ من دا رب شتابی من دا  
 اسدا بدھا کون چھڑاوے جب تک آپ نہ چھڈے  
 بے کوئی سرگردانی کردا تیغ غضب دی وڈھے  
 اوہ ترسا بے ترس زیادہ شیخ تائیں ترسائے  
 مدت بتی باجھ نہ بٹی رسم نہ بھن پرنائے<sup>(35)</sup>  
 شیخ بلائیں آئیں چائیں نہ تھکی نہ تھکی  
 بہت سزا ملی اس طرفوں آء اوہ مدت منلی

پھر ترسائے کاج رچائے مشرک مصر سدائے  
 شادی دے شدیانے وجے ساک قبیلے آئے  
 بید کڈہائی بہمن نائی ڈکے ڈھولی نائی ! !  
 کاج سوہاء مہراج بنایا داج دتا پرنائی  
 نہایا دھویا لاڑا ہویا ہن مشکل پر ڈھویا!  
 لے شراب کباب حراموں لانواں لین کھلویا  
 ہتھ دو جے ہتھ وہٹی پھڑیا بہتی نال محبت  
 محبوبوں مغلوب شیطانی بے ادبی دی لبھت (36)

ڈاہڈے تھیں سرچائے ناہیں جیوں سرچے سرچائے  
 سڑ جائے جے اگی اگے ڈر کے ہتھ نہ پائے  
 ڈاہڈے اگے ڈاہ دے سرنوں وڈھے بھانویں چھڈے  
 ڈگ اُسے دے در پر توڑے ڈر ڈر کر کے کڈھے  
 ہور مرید نہ بولن ادبوں عشق صلاح نہ منے  
 بنے (37) دے سر بنی مصیبت کون لگاوے بنے (38)

پھر عطار (39) چھنڈی اُس ویلے شیشی عطر گلابوں  
 کر کر زاری منگے یاری پیر سچے دے بابوں (40)

الامداد امداد پکارے میراں دے دربارے  
 پیر میرا وچ نیر ضلالت روہڑدا لا کنارے

تیری غیرت حیرت اندر پایا آساں پتیمیاں  
بخش بے ادبی نہ ہو غضبی بخشش کر کریمیاں  
شیخ تائیں ہن بہت سزائیں ہو یاں میراں سائیں  
مینہ وسائیں رحمت والا زحمت اگ بجھائیں  
داد دیہو فریاد میری دی شاد کرو دل گیراں  
عذر قبولیں گذر اس غضبوں یا میراں سر پیراں  
پیر اسیر<sup>(41)</sup> کیتا تقدیرے جیونکر باز بٹیرے  
ہور کسے دا زور نہ چلدا ڈور پھڑی ہتھ تیرے  
دوڑ رلو ایس دردوں حضرت دور نکالو پیرے  
کم کرو ہن غم اساڈا کم نہیں ہن دھیرے  
صدقے شاہ علیؑ تے صدقے پاک محمدؐ عربی  
پیر میرے سر پیر نکاؤ کرو معاف بے ادبی  
زاری سن عطارے والی رحم ہو یا سرکاری  
بحر کرم دا لہریں آیا موج کرم دی ماری  
وضو کریندے حضرت میراں اتوں نظر گزارن  
کر کے وضو لیا ہتھ پانی ات ول چھٹے مارن  
چھٹا چھٹا لگا شیخے لرزہ پیا پرانیں<sup>(42)</sup>  
جھڑے شراب کباب ہتھاں تھیں آئے ہوش نکانیں

دیکھ احوال وہاں آلودہ کھیتی دیکھ اجاڑے  
 ڈٹھا پاپ نہٹھا اٹھ آپی وڑیا جا اجاڑے  
 شیخ فرید الدین محمد بھجدے بھجدے جانے  
 دم دم شکر بجا لیانوں شاہ بغداد ہوراں دے  
 شیخ فرید الدین ہوراں نے پچھیا نال تکیداں  
 ہن فرماؤ کتول چلیے یا سر تاج مریداں  
 کرے سلاماں وانگ غلاماں شیخ پڑھے شکرانے  
 چل اُس ول مریدا جس نے لایا تیر نشانے



- 
- 1- سر، 2- ٹوٹی، 3- قتل، 4- قیمہ، 5- روڈا جلالی، 6- اترے، 7- پیدا کی ہوئی، 8- الٹ،  
 9- ٹکڑا، 10- میری جان، 11- محبوب، 12- جان، زندگی، 13- محبوب، 14- سمجھنا،  
 15- پگھلنا، 16- لینا، 17- خوشی خوشی، 18- سور، 19- آگ کے گرد چکر، 20- دیوانہ،  
 21- نام عاشق، 22- انتزیاں، 23- دشمن، 24- عزت، 25- مقام، 26- نقارہ،  
 27- ہر وقت، 28- پینا، 29- بار بار، 30- تر ہونا، 31- سوزش، 32- آنکھیں، 33- رعیت،  
 34- چیونٹی، 35- شادی، 36- حاصل ہونا، 37- دولہا، 38- کنارہ، 39- فرید الدین عطار،  
 40- دربار، 41- قید، 42- جان

در بیان رفتن آل شیخ زود  
سر نہادن پیش میراں در سجود

(شیخ صنعان کا جلدی سے حضرت پیران پیر کی خدمت میں حاضر  
ہو کر سرانقیادت جھکا دینے کا بیان)

چاہ میری جس چاہوں <sup>(۱)</sup> کڈھیا راہ اسدا پھڑ چلیے  
پہاہ گلوں جس لاه چھڑایا راہ اوہناں دا ملیے  
سردے پیر بنانواں جانواں اہے آداب نہ سردے  
سردی گرمی نرمی سہہ کے سگ بنیے اس گھر دے  
غائب تھیں چل حاضر ہوواں تائب ہو کے بندا  
من دا عجز ہووے مت مندا بخشے کیتا مندا  
سرپاء دھریاں سرو پا دیوے چاہے سیس کٹاوے  
قدم اوہناں دے رکھاں کاہندے جے اوہ مہریں آوے  
چھٹیا بدھا لٹیا ہویا او سے سٹیا تختوں  
اس در عالی ہوواں سوالی شاہ کرے بد بختوں  
شیخ فرید الدین محمد تک مڑے اوہ پاسا  
پاسا بھنویاں اوتول رنویاں جس تھیں پھریا پاسا

پتے کر کر بہتے سجدے ڈٹھا شہر شہاں دا  
 اشرف سبھناں شہراں وچوں جو بغداد کہاندا  
 منہ کالا کر مشکاں کٹریاں مشکاں ڈوہلن اکھاں  
 دھرتک جاندے دھرتک چمن سر پر رکھن اکھاں  
 در پر جا کر ڈر کر گریا رو رو کوکاں مارے  
 میں بیچارے تیرے مارے بچے خوکاں چارے  
 جرم گویا جرم کمایا ڈاڈھے ول سر چایا  
 بھلا تائیں بھلا کھاہدا بھلا تاں فرمایا  
 غضب الہی غضب تساڈا جگ پر ساڈا قصہ  
 کرو معاف بے ادبی حضرت بخشو لطفوں حصہ  
 باس لئی تاں پاس تساڈے آیا وانگن بھوراں  
 کلی امید میری دی کھلی کھلی تسانوں سوراں  
 عاجز ہو در تیرے جھڑیا جھریا تاب ہو کے  
 منہ کالا کر در تیرے تے بدھے ہتھ کھلو کے  
 سایاں تده ول سایاں لایاں کریں نہ گھسایاں  
 نام نانے دے پاوچ نیں<sup>(2)</sup> دے ماہیاں<sup>(3)</sup> جال پھسایاں  
 ڈٹھے جاں اوہ خونی نالے نالے آہیں نالے  
 ہنجوں باراں دین نہ باراں نین وگن پرناں



ماری موج سمند کرم دے آیا مار اُچھی  
 شفقت دا ہتھ پھیر سرے تے کیتی بہت تسلی  
 کہیا رہے کہیا منہ کالا میں ول آنون والا!  
 غسل کرا پوشاک لواؤ میلا کرو اجالا  
 بندی<sup>(4)</sup> ویکھ نہ بن<sup>(5)</sup> دی ساتھوں دیواں نہیں خلاصی  
 کھوہلو مشکاں<sup>(6)</sup> ڈوہلو مشکاں لاہو سیاہی خاصی  
 قدم نہ چائیوس حال ونجائیوس ہن بخشاواں عاصی  
 پا سزائیں پھیر اتھائیں ڈھٹھا دیاں خلاصی  
 چل محمد ول اوہناں دی گل بھلیری ایہا  
 گھر آئے دا بھرم رکھائے کرم نہ اسدا بہیا  
 پیرا شاہ قلندرؒ سندیاں بندیاں اندر میرا  
 یا محبوب حقانی بخشو دوہیں جہانے ڈیرا



1- کنواں، 2- ندی، 3- مچھلیاں، 4- قیدی، 5- رہا نہیں جاتا، 6- بندھا ہوا،

آمدن بحر کرم در موج خاص  
 بندے خود را بخود دا دن خلاص  
 بر سیاہ رویش آ بے ریختن  
 خود فگند را ز سر / ریختن

(بحر کرم اپنی خاص موج میں آیا اور اپنے قیدی کو اپنی طرف سے  
 رہائی بخشی اور مجرم کے سیاہ منہ کو اپنی مہربانی کے پانی سے دھو کر  
 گرے ہوئے کو اٹھالیا)

(1) حکم شہاناں سن کے گولے دھون سیاہی کو لے

(2) بانہوں پکڑ نہاؤن لگے نال دلا سے کو لے

کرن شفاعت اتے حمایت اور محبوب الہی

در والی دے ہوئے سوا لی عرض اس والی چاہی

بے ادبی تھیں روسی (3) ہو یا راہبروں گمراہی

تائب ہوئے حاضر غائب ربا بخش گناہی

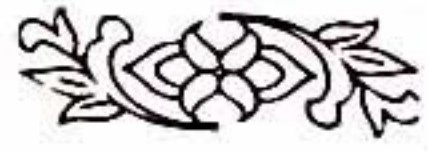
رنج خواری بہتی ساری پا یوس استکباروں (4)

روبہ (5) تھیں پھر شیر بنا یوس توبہ استغفاروں

فرمائش معشوقاں والی عاشق کان غنیمت  
 بول اُتوں جند گھول گھماون دل اوہناں ایہہ قیمت  
 شک نہ آنی حکمت جانی جے اک موڑن کہیا  
 گلیں لاون سُن دل بھاون غرض اوہناں دی ایہا  
 ایہہ جواب شتاب دتا جے ایہہ مردود جنابی  
 خوب بنی محبوب میرے تھیں اسدے بھاء خرابی  
 قہر عذاب کنے باب اسدے منکر خاص خطابوں  
 زاری اس دی ہے کس کاری کرے جے باہر حسابوں  
 جو فرمان نہ منے تیرا شان کرے تڈھ اگے  
 دوہیں جہانی زحمت پاسی رحمت واء نہ لگے  
 نال عنایت کرن حمایت بہتے شاہ ولایت  
 نہر غضب پر لہریں آئی چڑھیا قہر نہایت  
 مول نہ پوے قبول شفاعت طول عرض کر تھکے  
 صاف جواب جنابوں آیا باب اس دے وچ اگے  
 کوئی پیارا ہر گز چارا کرے نہ عرضاں حیلہ  
 یا محبوبا تے مطلوبا ہوویں نہ توں وسیلہ  
 نال نیاز منیدے عاشق ناز پیارے والے  
 جس دم رُسن یار پیارے عاشق جلد منالے

مانن نہ جد عاشق دل بر آئن ناز مناں دے  
 ویکھ رسیںویں خفگی ایویں من فرمان مناندے  
 نازوں حضرت میراں صاحب لا کھلوتے دھیراں  
 عرض کرن سنگ غرض نہ کوئی وانگ کھلے دلگیراں  
 ناں صنعان نہ ہور کسے دی کردے عرض حمایت  
 ایہہ مراسم غوثی قطبی دتی چھوڑ ولایت!  
 معشوقاں کم بے پرواہی تاں محبوب الہی!  
 رُٹھا رحمت بدل وُٹھا عاشق ترٹھا آہی  
 رب فرمایا اے محبوبا دسیں توں کیوں رُٹھا  
 کہو فرماناں میں ہر ماناں کیا سدھا کیا پُٹھا  
 حضرت میراں شفقّت تک کے رو رو عرض پکارن  
 اج شفاعت کیتی رہا ہک صنعانے کارن  
 مول نہ پئی قبول پیا دل بہتا ہول<sup>(6)</sup> الہی  
 لکھیا ڈٹھا لوح قلم دا لکھ مرید گناہی!  
 تکیہ میرا تکیا سبھناں تدوں مریدی چائی  
 روز حشر دے بھاء ہر ہر دے کی کجھ ہوگ تباہی  
 ذرہ رحم نہ ہویا اک تے خطرہ دل وچ آیا  
 اس دلگیری تھیں میں چھڈی پیری بار خدایا

پیر بناں نہ دھیر<sup>(7)</sup> مریداں ڈھیر اوہناں وچ عاصی  
 اک صنعان چھڈان نہ ہو یا کی کر اوہناں خلاصی  
 تیرے بندے چنگے مندے میں وچ کجھ نہ لہناں  
 کم اوہناں دے وس تاں دے بس اساں کی کہنا




---

1- کونکہ، 2- پاس، 3- روسیہ، 4- اشکبار جمع تکبر، 5- لومڑی، 6- خوف، 7- حوصلہ

زیں سخن بحرِ کرم آمد بجوش  
ناگہاں آواز حق آمد بجوش

(یہ عرض سنتے ہی سخاوتوں کا بحرِ ذخار جوش میں آیا اور اچانک حق  
تعالیٰ کا ارشاد گرامی کانوں میں گونجا)

ہرچہ میخواہی بخواہ تا آں کنم  
بطفیلت عفو صد صنعان کنم

(فرمایا جو کچھ چاہتے ہیں مجھ سے مانگو ایک یہی نہیں بلکہ ایک سو  
صنعان جیسوں کو آپ کی وجہ سے معاف فرما دوں)

سُن ایہہ نال شتابی ہو یا حکم وہابی صادر  
جس نوں آکھیں اُسنوں بخشاں یا شاہ عبدالقادر  
کان تیرے صنعان زبانی <sup>(1)</sup> دان <sup>(2)</sup> دتا بخشیشاں  
ہور نوید <sup>(3)</sup> مریداں والی رکھ امید ہمیشاں  
کل مریداں کرسن عیداں وچ عذاب نہ پھڑساں  
باجھ ایمانوں ایس جہانوں نہیں اوہناں نوں کھڑساں  
جہاں دامن تیرا پھڑیا ضامن توں اوہناں دا  
قادر والی قدرت والا نادر شاہ شہاندا!

صاحب حالاں کیتا حالاں حضرت صنعان تائیں  
 دم دم شکر گزارن دم دم کرم کیتا رب سائیں  
 پانی تھیں مڑ ددھ بنایا مقبل پھر مردودوں  
 دل جمعی کر دے پروانے شمع کیا مڑودوں<sup>(4)</sup>




---

1- نقصان، 2- خیرات، 3- خوشخبری، 4- دھواں

مختلف آمد روایات اندریں  
دیگرے گوید حکایات اندریں

(اس میں اور بھی بہت سی مختلف روایات ہیں اور دوسرے لوگ  
اس میں اور بھی کچھ ارشاد فرماتے ہیں)

من بصدق دل باں پردا ختم  
راستی را از کج بشناختم

(میں صدق دل سے آپ پر قربان ہوں اور اپنے ٹیڑھے پن  
سے اس سچائی کو پہچانتا ہوں)

راوی ایس رسالے والا ہور روایت کردا  
تحفہ تار محمد اوہ بھی جو کجھ تده تھیں سردا

بھاناں رب دا ایویں ہويا تھاناں قہر شہاناں  
غیرت شیخ نہ معلم کیتی ناں اوہ پچھوتاناں<sup>(۱)</sup>

دانہ پانی وطنوں مکے تاں مکے ول چلے  
چار ہک<sup>400</sup> سے مرید اوہناں دے نال ٹرن راہ ملے

ہک ہزار کہیا اک راوی نال مرید پیارے  
حج کرن نوں چلے اکٹھے نال ارادت سارے



کوچ مقام کریندے جاندے شاہ صنعان سن لشکر  
وگیا دھکا میراں والا ڈھکا آن برابر!  
لڑکی ہک کللاں والی شیخ ہوراں نے ڈٹھی  
سوہنی ہیر جلالی سستیوں شیروں شکروں مٹھی  
سیتا<sup>(2)</sup> دادل سیتا<sup>(3)</sup> جاوے جے اک جھاتی پاوے  
وحشی رام<sup>(4)</sup> ہوون تک صورت شیخاں رام<sup>(5)</sup> پڑھاوے  
ہر ہر غمزہ دہ سر<sup>(6)</sup> کٹے ایسے نین کٹاراں!  
بھاہ بھاہ چہرہ تک دلاں وچ لنکا<sup>(7)</sup> بلن ہزاراں  
چندن بدن سہیلی دیہی نازک شاخ چنبیلی  
بدر منیر چمکدا چہرہ بے نظیر اکیلی!  
شیخ جدوں اس شوخ نظر ول ڈٹھا اکھیں پٹ کے  
ایونکر ڈھٹھا جیوں پتنگا وکھ شمع ول پٹکے  
جلدا بلدا وس نہ چلدا وانگ تندوری سینہ  
در دلبر دے ڈھٹھیاں شیخے ڈھکا آن مہینہ  
در اُس دے نوں چھوڑے ناہیں ہر دم رہندا ٹکیا  
تاں محبوب پیارے جاتا شیخ میرے پر وکیا  
دل وچ جانی ہو انجانی پچھے شیخے تائیں  
کیسی بے قراری تسان نوں دل وچ کھول سائیں

اے غافل ہو زاہد صوفی ترسایاں دے در تے  
بیٹھن لائق ناہیں جیہڑا ایماں چاہے پر تے  
شیخ ہووے تک زلف اساڈی صبر قرار کھڑاوے  
اس سوڈے<sup>(8)</sup> دے سوڈے<sup>(9)</sup> اندر ہو سوڈائی جاوے  
شیخ کہیا تک لسا مینوں دل کھڑیو کر حملہ  
یا دل وہ یا ہو جا میری رحم کریں کر کلا<sup>(10)</sup>  
چھوڑ تکبر ویکھن میری عشق غریبی پیری  
یا سر لے یا دے تن ہوویں ایویں ویکھ نہ گیری  
جان دیاں فرمان تیرے تے بوسہ دے جوائیں<sup>(11)</sup>  
کوچہ تیرا مقصد میرا ایویں نہیں اٹھائیں  
کنڈل زلف پیا جد دل نوں نیناں جڑی کٹاری  
اکھیں رتو نالے ہویاں نیندر بھکھ و ساری  
یار ہوئے بیزار میرے تھیں جان جہان وکایا  
دام درم اک وال تیرے تھیں علم کلام بھلایا  
جیہڑی میں سنگ اکھیں کیتی ایسی کوئی نہ کردا  
دل بھی میرا ویری آہا اٹھ گیا دل بردا<sup>(12)</sup>!  
در تیرے دی خاکو اندر دیہیں راتیں زلدا  
شیخ لکھاندا کول تساڈے نہیں لکھاں دے ملدا

کد تک رتو بھر بھر روواں در تیرے در کھولیں  
 اگ فراق جلایا مینوں وصلوں پانی ڈولیں  
 توں سورج میں دُور تیرے تھیں جالاں وچ ہنیرے  
 سایہ ہاں میں نور تیرے دا کیوں رہاں بن تیرے  
 نال خوشی دے ستے<sup>7</sup> زمیاں ست<sup>7</sup> آسمان اگاہاں  
 جس ویلے توں میری ہوویں گل ملیے گھت باہاں  
 گھمن گھیر غماں دے اندر عشق تیرے نے پایا  
 جان لباں تے وچ اڈیکے کچرک رکھیں تایا



1- پشیمان - پچھتاوا، 2- رام چندر کی بیوی کا نام، 3- سلائی کرنا، 4- تابع، 5- رام رام جینا،  
 6- راون - جس کے دس سر تھے، 7- نام شہر سری لنکا، 8- تجارت، 9- فائدہ، 10- مجنوں،  
 11- زندہ، 12- محبوب،

## جواب معشوق و آزمائش کردن محبت عاشق را

لڑکی کہندی جھلا ہو یوں تیرا وقت وہاناں<sup>(1)</sup>  
 ہو کافور گئی کستوری چاہیے کفن سواناں  
 بڈھا نہیں محبت لائق ایہہ کم ہین جواناں  
 کرو تیاری گور سفر دی بھریا ہور زماناں  
 بڈھا توں قبر دے دندے چل کی عشق کما سیں  
 اک روٹی تھیں عاری بندا شاہی کیونکر پاسیں  
 آ کھن شیخ کہیں سے<sup>100</sup> گلاں جھلاں برہیوں تیراں  
 عشق جواناں پیراں دے دل کردا ہے تاثیراں  
 لڑکی کہیا اس کاری وچ جیکر ہیں توں پکا  
 کافر ہو ہتھ دھو اسلاموں چھوڑ مدینہ مکہ  
 شیخ کہیا جو آکھو کرساں کم نہیں ایہہ کچا  
 سنگ پیا ہمرنگ ہوئے بن عشق نہ ہوندا سچا

میں بے دام غلام تساڈا کرساں جو فرمانویں!  
 زلفوں حلقہ کن میرے وچ جے اک واریں پانویں  
 کہندی جے توں عاشق میرا کرایہہ چارے کاریں  
 قرآں ساڑ کریں بت سجدہ مدھ پی ایماں ہاریں  
 کہندا شیخ پیاں مدھ باقی کراں نہ تئاں کاماں  
 نال جمال تیرے مدھ پیوں ناہیں وچ حراماں  
 دلبر آکھے چل پیالوں بوتل خاص شرابوں  
 جاں پیویں تاں آپوں کرسیں گلاں باہر حسابوں  
 شیخ اُس سنگ چلے بن دیرے<sup>(2)</sup> چلے مغاں دے ڈیرے<sup>(3)</sup>  
 ویکھ مرید ہوئے دل گھائل آہیں رون بتیرے  
 ویکھ جمال کمال سخن دا حسن آہا بے حدا  
 رہی نہ تاب<sup>(4)</sup> حسن دے تابوں<sup>(5)</sup> تاب<sup>(6)</sup> زلفدی بدھا  
 ہوش عقل سدھ بدھ نہ رہیوں بیٹھا ہو چو پیتا  
 دتا یار شراب پیالہ لے پیا تھیں پیتا  
 عشق شراب لے جاں دوویں دونی آتش لگی!  
 لگی ہسن ویکھ تماشا جس کیتی ایہہ ٹھگی  
 ہو بے صبر محبت اندر رتو نیر وگائیوں  
 ہور پیالہ لال شرابوں دلبر وت پلائیوں

زہد عبادت تقویٰ نٹھے کیتا اثر پیالے  
 بھل گئے اوہ حفظ قرآنی شعر کتاباں والے  
 مدھ پیالے پیاء لیاوے پیا پیالے آپے  
 پیاء پیئے سب معنی پچھلے دھوئے دلوں سیاپے  
 مست ہو یا جد شیخ پر م تھیں اٹھیا شور گھنیرا  
 غیر ہٹایا مار داماں عشق لتھا کر ڈیرا  
 یار نواں تے مدھ پراناں اوہ دیکھے اوہ پیوے  
 اپناں آپ کھڑائیوس اوتھے کیوں نہ کافر تھیوے  
 جاں دل وس نہ رہیوس لوڑے یار تائیں گل لایا  
 دلبر کہیا سن یا شیخا کی تده عشق کمایا  
 عشقے اندر عیشاں ناہیں چاہیے کفر ہمیشہ  
 عاشق ہیں تاں زلف سخن دا پکڑیں مذہب پیشہ  
 عشق نہیں گل ایویں کیویں کافر میرا ہو کھاں  
 کر امام دلے دا مینوں چچھے آپ کھلو کھاں  
 جیکر کفر پسند نہ تینوں نا کر خواہش میری  
 جا پھر اوہ لے عاصا اپنا اوہ تک جلی تیری !  
 شیخ محبت اسدی اندر آہا پکا خاصہ  
 ظلم جفاء تمای جھلے موڑے نہ سر ماسہ (7)

اے شرابوں مستی آہی ہستی تہوں گوائی  
 جاں ہن مست ہو یا تاں کیونکر مذہب عقل بچائی  
 ہستی چھوڑ پیا وچ مستی جھلی سب خرابی  
 لائے خوف تمام دلے توں ترسا ہو یا شتابی



1- گزر گیا، 2- بغیر دیر، 3- شراب خانہ، 4- طاقت، 5- خوب صورتی، 6- چکارا، 7- ذرا بھی

## مقولہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

حاضر یار شرابوں، مستی غالب عشق پچھانو  
 کیونکر صبر کچھوے یارو سر ورتے تے جانو  
 کہندا شیخ نہیں ہن طاقت جھلاں بھار ہجر دا  
 توڑے اگے موڑے فرماں اج دسو سب کردا  
 ہشیاری وچ کیتی ناہیں اگے بت پرستی  
 ہن کتاب جلا بت پوجاں جاں آیا وچ مستی  
 دلبر کہندی ایہو کریں تاں لائق ساڈے تھینویں  
 اگے کچا سیں وچ عشقے ہن پکوں خوش پیویں  
 خبر ہوئی ترسایاں شیخے دین اساڈا پھڑیا  
 جا بت خانے رسم سکھالی جنجوں گل وچ جڑیا  
 شیخ ہوراں گل جنجوں پایا خرقہ<sup>(۱)</sup> لاه جلا یا  
 کعبہ قبلہ دین سچے دا چیتا دلوں بھلایا



علم توحید اسلام سچے دا آخر آن گویا!  
 کفر خواری عشقے دے کے اپنا کم کمایا  
 کہندا ہور دسو جو کرناں اوہ بھی کراں شتابی  
 آہو نشہ شرابوں کردا اسے طرح خرابی  
 آکھے اے معشوقا جو کچھ تہہ کہیا میں کیتا  
 من لیا فرمان تساڈا بُت پوجے مدھ پیتا  
 شیخی رلی تے خاک گلی وچ عشقے کیتا کافر  
 اوہ پنجاباں سالاں والی گئی عبادت وافر  
 عشقوں چنگ<sup>(2)</sup> پئی تے سڑیا جے کچھ باہر اندر سی  
 عشق اچھے سو<sup>100</sup> کم کردا لاکھ محمد کرسی  
 غیبی علم ہوون سب معلم عشقوں پڑھیاں پٹی  
 جتول دھاڑ پر م دی پوندی جائے ولایت پٹی  
 کہیا شیخ کہیا جو کیتا دس ہن کی توں کرناں  
 تیرا میل مراد دے دی مشکل ہے ہن جرنال<sup>(3)</sup>  
 دلبر کہندی توں ہیں مُفلس دم نہ پلے یارا  
 مہر تیری دی مہر کھری پر مہر اساڈا بھارا

شیخ کہیا اے دلبر جانی پا لیں قول نہ ہاریں  
 ہن تدھ باجھ نہیں کوئی میرا ایسے<sup>(4)</sup> بول نہ ماریں  
 ہر دم نویں بہانے کر کے میں شہدے نوں ٹھگیں  
 شیخوں توں ترسواء بنایا اے نہ آکھے لگیں  
 سود زیاں<sup>(5)</sup> اسلام گویا پیتا لہو دل دا  
 جے کچھ آہا سب کھڑایا اے نہ سا جن ملدا  
 جانی میرے چھڈیرانے ہوئے دشمن جانی  
 بے قرار نہ رکھیں توں بھی پال قرار زبانی  
 اوہ ایسے توں ایسی ہوئیں دل ہو یا بے وسا  
 توں دوزخ میں ہوواں بہشتی مراں دوزخ دا تہا<sup>(6)</sup>  
 آخر شیخ ہو یا جد اسدا جاتوس مرد بھلیرا  
 دلبر دے دل پئی محبت اٹھیا درد گھنیرا  
 کہندی شیخا مہر دیئے بن کم نہ ہوندا تیرا  
 بدلے زر دے خوکاں سندا اجر چاریں میرا  
 سارا سال کریں ایہہ خدمت غافل مول نہ ہوویں  
 تاں میں تیری تے توں میرا لا جانی گل سونویں

جاں جاں توڑی ہوئی حیاتی اندر ہر غم شادی  
 میرے نال گزاریں عمراں پاویں غموں آزادی  
 عاشق سب فرمان منیندے جو دلبر فرمانوں  
 جو فرمانوں گردن پھیرن عشقوں سر نہ پانوں  
 شیخ ہوراں فرمائش منی جو دلبر فرمائی  
 خدمت خوک چرانوں والی برس دہاں<sup>10</sup> دی چائی



1- گدڑی، 2- چنگاری، 3- برداشت، 4- طعنہ، 5- نقصان، 6- پیاسا،

## مقولہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

کوئی نہ ظن کرے ایہہ خطرہ ہکس پیاسی اُسے  
 ہر اک اندر خوک اس تائیں مارو جیونکر کسے (1)  
 یا اس خوکے مار گواؤ یا گل جنجوں پاؤ  
 ہر وچ ایہہ خطرہ دس سی جدوں سفر نوں جاؤ  
 خوک اپنے دی خبر نہ تینوں مرد نہیں توں راہی  
 راہ ٹرے جو بت تروڑے خوک ہزاراں گاہی (2)  
 ماریں خوک جلائیں بتاں وچ عشقے دی باری (3)  
 نہیں تاں وانگن شیخ محمد عشقوں جھل خواری  
 خدمت وچ لک بنھ کھلوتا ہو اوہناں دا بردا (4)  
 حج بھلائیوس دین ونجائیوس یار ڈٹھے بن مردا  
 جو کلال زبانوں کہندے نال ارادت منے  
 عشق نہ چھڈے مان محمد شان گماناں بھنے

تحت ہزارا چھوڑ پیارا رانجھا ہو آوارہ  
 جا سیالیں جھلے گالیں بنیاں چاک بچارا  
 عشق فرشتے لاه اسمانوں بابل دے کھوہ ڈالے  
 بابل دا گھر چھوڑ زینجا مصر قضیے جالے  
 سولی شاہ منصور <sup>(5)</sup> قبولی شمس <sup>(6)</sup> کھل لہائی  
 ابراہیم <sup>(7)</sup> سرے پر گڈا شاہی عشق چھڑائی  
 فرہادے آزادے لگا عشق شیریں دا شیریں <sup>(8)</sup>  
 بن ترکھان اجاڑاں اندر جائے پہاڑاں چیریں <sup>(9)</sup>  
 کان بھنبھوری دھوبا <sup>(10)</sup> زوری پنوں چھوڑ امیری  
 مہینوالے جھلے پالے <sup>(11)</sup> آپوں راناں چیری  
 کان پری دے سیف ملو کے جری مصیبت بھاری  
 اک صورت دی صورت تک کے مال متاع جندواری  
 پیغمبر دا بیٹا یوسف بردہ ہو وکاناں  
 عشق جلایا کام کنور نوں ملکیں پھرے نماں  
 برسی <sup>(12)</sup> آبرسیا <sup>(13)</sup> اتے ناروں نار خواری!  
 ناری کارن دین ونجایا بلعم <sup>(14)</sup> بازی ہاری

نار صحیح ہے نار اس اندر جو ڈھٹھا سو سڑیا  
 جال ہوس دے پھس دے سارے جس ایہہ دانہ پھڑیا  
 سیتا کارن سیتا سلیں وہ سر دے <sup>(15)</sup> سر چڑھیا  
 لکھوں یارو لکھ نہ سکاں لکھ اس سولی چڑھیا



- 
- 1- قتل، 2- چرائے، 3- جنگل، 4- غلام، 5- حسین بن منصور حلاج، 6- شمس سبزواری ملتانی  
 7- ابراہیم ادھم بلخی، 8- میٹھا، 9- پہاڑ کھودنا، 10- پنوں شہزادہ دھوبی بن گیا، 11- مہینوال نے  
 اپنی ران کے کباب سوہنی کو کھلائے، 12- آگ برسی، 13- خاتون کا نام، 14- بلعم باعور قوم  
 بنی اسرائیل کا ایک برگزیدہ شخص جو اپنی بیوی کی محبت میں ازلی پھنکار کا مستحق ٹھہرا، 15- راون  
 جس کے دس سر تھے۔

## در بیان خواری شیخ از غلبہ عشق مجازی

اوہ فرماون خوک چرانون شیخ نہ عذر لیاون  
 کان اس گلے<sup>(1)</sup> چارن گلے<sup>(2)</sup> ہر ہر جھلے<sup>(3)</sup> جاون  
 پھر معشوق کہیا ایہہ بچے وچے آن نہ ٹوریں  
 ڈگن بھج کے تھکن رج کے توں ٹھرائیں زوریں  
 کہندے اسیں لیا چا کاہندے تاں ایہہ ہون نہ ماندے  
 بیدل ہو فرمان منیندے جو دلبر فرماندے  
 سخت اجاڑیں جنگل جاڑیں اجڑ شیخ چراندے  
 آندے جانڈے چاندے کاہندے بچے سبے چڑہاندے  
 ہوئے مرید<sup>(4)</sup> مرید<sup>(5)</sup> تمامی عامی اُس وسواسوں  
 باجھ دوہاں دے نال روہاندے<sup>(6)</sup> اٹھ گئے اس پاسوں  
 شیخ فرید الدین محمد دوجا مغرب والا  
 سی محمود دوہاں پر ہووے راضی رب تعالیٰ

ایہہ دو خدمت اندر حاضر ہر گز جدا نہ ہوندے  
 ثابت صدق یقین محبت مرشد کارن روندے  
 میخ محبت نہیں پٹیوے شیخ جڑی وچ سینے  
 دھوتے مول نہ جانڈے دل تھیں ہر گز حرف نگینے  
 لاء سندھور بنائے ٹھاکر پتھر ہونوں سٹے  
 جہاں نوں رب لعل بنایا پھیر نہ ہوندے وٹے  
 پانی بوند گری اسمانی اندر صدف (7) سمانی  
 جیہناں نوں رب موتی کیتا پھیر نہ ہوندے پانی  
 دوئے مرید محبت والے جیہڑے آہے نالے  
 دوویں ڈھائیں مارن آہیں مرشد دے تک چالے  
 تیر غماں دے سینے رڑکن ایویں رڑکن پانی  
 عذر قبولے باجھ نہ چھڈے مشکل قید شہانی  
 حکم الہی ایویں ہو یا عقل صلاح دسالی  
 جس لگائی اُس بجھائی اُس در چلو سوالی  
 کرن صلاحاں باجھ ملاحاں ٹانگ نہ لگدے بیڑے  
 ہور کسے دا زور نہ چلدا شاہ پٹے جس کھیڑے



ایہہ کم بہتر خدمت اندر اتھے اک کھلووے  
دو جا جا بغداد شہاندی خدمت اندر رووے  
مت اوہ حضرت مہریں آوے پار اتارے بیڑے  
پیر سندے زنجیر توڑے چھوڑے غفلت بیڑے  
اک محمود رہیا وچ خدمت شیخ عطار سدہانے  
جا بغداد منور اندر روندا وانگ نمانے  
جا دربار شہاندے آخر در در سیس نواوے  
ہر ہر جانی لوڑے کائی مت خدمت ہتھ آوے  
اس درجن تے آدم خادم خدمت کردے سبھے  
نفر غلام ہزاراں جتھے ویہل اوٹھے کس لبھے  
ادھی رات ہنیرے اندر اٹھ کے مرد یگانہ  
جھاڑو نال صفائی کردا ہونجے خانہ خانہ  
جتھے جتھے رہندے آہے خدمتگار جنابی  
سب دی جانی کرے صفائی نال یقین شتابی  
راتو راتی صحت خانے سب صفا کریندا  
سر پر کھارا چاوے بھارا رنجوں گنج ڈھیہندا<sup>(8)</sup>

خدمتاں تھیں اگے اٹھ کے شیخ لگے اُس کاری  
 کناساں<sup>(9)</sup> تھیں چوری چائیس زوری خدمت گاری  
 چھپ بیچارہ کرے گزارہ ظاہر مول نہ ہووے  
 مرشد دی غمخواری اندر ساری راتیں رووے  
 تگن آکناس سویرے کوچے جاء اگیرے  
 ہو حیران کہن ایہہ کیہڑا آیا وچ ہنیرے  
 اک<sup>(10)</sup> کے اک دن کناساں آفریاد پکاری  
 یا حضرت اوہ خدمت ساڈی کس لئی کھوہ ساری  
 راتو راتیں بیت خلا نون صاف کرے کوئی چوری  
 کس تقصیروں پیر اساڈا منصب دتا ہوری  
 تده بن کون اساڈا والی کس دی خدمت کریئے  
 یا محرومی<sup>(11)</sup> یا محزومی<sup>(12)</sup> کیوں مظلومی جریئے<sup>(13)</sup>  
 شاہنشاہ اساڈا والی سر پر حضرت میراں  
 کی بے ادبی ساتھوں ہوئی کی ہویاں تقصیراں  
 سن فریاد لگے فرمانون شاد رہو کجھ جالو<sup>(14)</sup>  
 خانے جا فلانے اندر مرد مسافر بھالو<sup>(15)</sup>

اوہ پردیسی ہے دُکھیالی اوکھا ہے پردیسی!  
 کچھ نہ بولو اسدے تائیں آپ تساں گھر دیسی  
 آ کناساں لاه وسواساں لوڑ لیا اُس جانی  
 وچ جناب معلی اوہناں خبر شتاب پچائی  
 یا حضرت سلطان ولیاں جان تساں توں گھولی  
 مرد مسافر ہے اک اوتھے وافر خن نہ بولی  
 حضرت نے فرمایا اس نوں چاہیے نہیں ہلایا  
 ہے اوہ درد ستایا بہتا پاس اساڈے آیا



- 
- 1- بات، 2- ریوڑ، 3- جنگل، 4- شاگرد، 5- منکر، 6- غصہ، 7- سیپ، 8- حاصل ہوتا ہے،  
 9- صفائی کرنے والے، 10- تنگ آ کر، 11- ناکام، 12- باندھا ہوا، 13- برداشت،  
 14- برداشت کرو، 15- تلاش کرو۔

## مقولہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

خدمت تھیں ہتھ آوے عظمت نال یقینے کریاں  
 سوہنی کد ملے مہینوالے باجھ چہانواں تریاں  
 عزت بیگے مال چرایا نالے بدن چرایا  
 مرزے تھیں مہینوال سدا یا تاں پھر مطلب پایا  
 ہیر ظہیر ہوئی وچ بیلے جھاگے بیلے سولاں  
 بیلی کارن پا پڑ بیلے چیر جاوے دھب سولاں  
 کتنے سال حاجی عبداللہ<sup>(۱)</sup> داہڑی جھاڑو کیتا  
 تاں دیوانی منصب پایا خیر تبرک لیتا

o

شیخ فرید ڈھوے اٹ گارا جاگے سنج سویرے  
 تاں وت وٹ لیا یا بھارا شکر گنج بھلیرے

کی کچھ آکھاں خدمت لاکھاں خلقت فیض پوچائے  
 کشتی حب دی کدی نہ ڈبدی خاص اجیہی جائے  
 کالی رات اک بدل والی بھیجی مولا والی!  
 پھنڈ چڑھی اک گھڑی نہ ٹھہرے لگی جھڑی سیالی  
 تلکن، گلیاں پھسلن تلیاں چلکن بُریاں ہاٹھاں  
 مینہہ ہنیری رات ہنیری تک نہ سکیئے ہاتھاں<sup>(2)</sup>  
 کڑ کڑ کر کے بجلی کڑ کے ڈر کے شیر بھی دڑ کے  
 سی مرغاں تھر کنبنی لگی سردی کولوں ٹھر کے  
 شیخ فرید الدین اس راتیں جھاگ اوہ سردی پالے  
 پالے قول مرہی والے خدمت کرن سوکھالے  
 کھارا سر پر چاوے بھارا منہ پر چووے گارا  
 کرے نہ مول کراہت تاں مت پوے قبول ایہہ کارا  
 دور ٹے پھر دوز پچھا ہاں آ کر دوجا جائے  
 اس راتی برساتی اندر میراں جھاتی پائے  
 خدمت شیخ فریدالدینے کیتی نال یقینے  
 مہر<sup>(3)</sup> پئی دل مہر<sup>(4)</sup> جگت دے میراں محی الدینے  
 آیا شاہ کریبی اتے پئی قبول یتیمی!  
 غسروں پچھے ہووے محمد یسر ایہہ قول قدیمی

سر پر کھارا چوندا گارا جاں ڈٹھا سر پیراں  
 رحمت دا دروازہ کھلا کرن آوازہ میراں  
 کالی رات سیالی اندر کیہڑا ہیں وچ کاری  
 اس سردی<sup>(5)</sup> وچ کس تھیں سردی<sup>(6)</sup> ایسی مردی بھاری  
 کیتی عرض فرید الدینے یا شاہنشاہ میرے  
 ہاں مرید اک میں صنعانی آن ڈھٹھا در تیرے  
 ہنجوں بدل زحمت تک کے رحمت دا مینہ ووٹھا  
 غرض تیری کی عرض پکاریں شاہ کہیا میں ترٹھا  
 واہ واہ بھاگ اوہناں دے پار واہ جیہناں سنگ بولے  
 جے ایہہ دان کرے اوہ داتا جان محمد کھولے  
 ٹہلوں محل آیا ہتھ شیخے میں قاصر وچ خدمت  
 میں شرمانداتے در ماندا تکیہ ہے سن عظمت  
 میں عاجز کی خدمت لائق کتا شاہ شہاندا  
 لکھوں لکھ دیوے اوہ داتا بے پرواہ کہاندا  
 شیخے سندی خدمت والی اوتھے لوڑ نہ ذرہ  
 کی خدمت چوراں تھیں ہوئی کیتے قطب مقررہ  
 لکھاں آس فضل دی رکھاں عرضی لکھاں دوروں  
 مہر اپنی دی مہر لگاوے کھڑے ہنیرا نوروں

جیونکر فاضل شاہ پر ہویا دوروں فضل حضوروں  
 تینویں امید محمد تائیں رب رحیم غفوروں  
 اوہ محبوب جھروکے <sup>(7)</sup> اندر بیٹھے سان چروکے <sup>(8)</sup>  
 پیدا ناہے دنیا اتے آہے سخی تدو کے  
 ہیہی سندی چخا جلانوں لگے ابراہیمے  
 ناروں چا گلزار بنایا واحد رب کریمے  
 اسماعیلے دے جد گائے کاتی باپ ٹکائی  
 رب بچایا چا کہایا دُنَبہ اسدی جانی  
 کھوہ <sup>(9)</sup> پیوتھیں یوسف تائیں بھائیاں کھوہ <sup>(10)</sup> وگایا  
 کڈھ کھوہے تھیں شاہ مصر دا اللہ پاک بنایا  
 غم مغلوب کیتے یعقوبے اُس محبوب ملایا  
 بی بی بھی نت پیندی موہرا <sup>(11)</sup> شربت آن پلایا  
 چھاپ سلیمان دی جد چھپی ندی رہڑائی دیوے <sup>(12)</sup>  
 عاجز ہویا اُس در رویا مت اللہ مُر دیوے  
 ایہو حیلہ پکڑ وسیلہ میراں شاہ شہاندا  
 رب اپنے ول کراں دعائیں عملاں تھیں شرماندا  
 کنیاں اُتے شاہ ولایاں کیتی مدد یاری  
 بار خدایا کیوں چر لائیوس میں عاجز دی واری

اول آخر تیک شاہاندا فیض ہمیشاں جاری  
 شاعر روگی <sup>(13)</sup> آکھے رو کے کریں طپیا کاری  
 یار اڈیکن ہار کھلوتے قصہ پار اتاریں  
 پچھلی گل کر یاد محمد فر فریاد پکاریں  
 رحمت دا دروازہ کھلا تک کے شیخ شتابی  
 ہتھیں بدھی عرض کریندا یا محبوب جنابی  
 پیر میرے دی پیڑ <sup>(14)</sup> گواہو کرو خلاصی قیدوں  
 میری رات ہنیری کریو روشن اُس خورشیدوں  
 اوہ کوتاہی بخشو <sup>(15)</sup> بخشو <sup>(16)</sup> اگلا قرب الہی  
 نام اللہ دے کرو عنایت میں عاجز دی چاہی  
 میراں نے فرمایا شیخا میرا کرم آمادہ  
 ایہہ کی تھوڑا مطلب منکن ہاں کجھ منگ زیادہ  
 شیخ کہیا یا حضرت مینوں اس تھیں کجھ نہ اگے  
 پیر میرے دی پیڑ گئی تاں سب مطلب ہتھ لگے  
 حضرت نے فرمایا شابا تیرے صدق یقینے  
 توں بخشایا پھیر لیایا میں اوسنوں وچ دینے  
 قرب ولایت بخشی اوسنوں جیونکر اگے آہی  
 مردودوں محبوب بنایا وچ جناب الہی



جاں شیخے دی نسبت اندر حضرت ایہہ فرمایا  
 صنعان نوں پھر او سے ویلے جاں وچ لرزہ آیا  
 کھل گئے غفلت دے پڑدے <sup>(17)</sup> پڑوی <sup>(18)</sup> فتیہا پائی  
 میراں دے درباروں پائی نعمت ہور سوائی  
 اس رنگ رتی <sup>(19)</sup> دا دل اندر عشق نہ رہیا <sup>(20)</sup> رتی  
 سرد ہوئی اُس ولوں چھاتی شوق الہوں تتی  
 تائب ہو یا ویکھ عجائب قدرت میراں سندی  
 عشق اوسنوں چھڈ بندی <sup>(21)</sup> کیتا اوس شرا بن بندی <sup>(22)</sup>  
 نٹھا شیخ شتابی اوتھوں چھڈ پریت اوہناندی  
 لگ بندوق گئی معشوقے کوک کرے کرلانندی  
 لڑکی کہندی لڑ کے شیخا میں تیرا لڑ پھڑ کے  
 ہن میں تدھ بن جالاں جیوں وچ جالاں مچھی پھڑ کے  
 جالاں <sup>(23)</sup> محل چو بارے اُچے کان پیارے سچے  
 جوگی <sup>(24)</sup> جوگی ہو براگن مگر پھراں ہر کچے  
 سوہے ساوے کوئی نہ سوہے تہ بن ہار حمیلاں  
 پٹ پٹ خاک رلانواں والاں بالاں تیل فلیلاں  
 دسے رات وچھوڑے والی لہمیں مینوں سالوں <sup>(25)</sup>  
 سالوں <sup>(26)</sup> پاڑ بنانواں کفنی مڑاں نہ تیرے نالوں

ماریں جھڑکاں دیویں جھڑکاں توڑی سو سو واراں  
 واراں جان نہ ہاراں بازی مڑاں نہیں چھڈ یاراں  
 ماء پے بھیناں بھائی آپے سہور پیکے تجے  
 پاک ہویاں چھڈ ساک تسیں ہن کیوں اساں تھیں رجے  
 لا پریت نہ نیت وٹائی میں توں چت نہ چائیں  
 اول چاہڑ اگاس بندی نوں دھرتی نہ پڑکائیں  
 موم آہا دل تیرا میں ول جاں میرا سی لوہا  
 موم ہویاں ہن سنگ نہ ہوویں یار تیری میں اوہا  
 شیخ کہیا رب دتا مینوں دین متین رسولی  
 کچا دین تساڈا مینوں آوے ویکھ ملولی  
 میں مومن توں کافر بندی بن دی نہیں ایہہ نسبت  
 دین قبولیں سنے قبیلے جے چاہیں ایہہ قسمت  
 سٹو سب رسوم کفر دے پکڑو دین نبیؐ دا  
 کھاؤ حلال حراموں توبہ ثابت رکھ عقیدا  
 مدد شاہ کیتی تاں بدلے عشق مکانوں لگا  
 جیوں یوسفؑ پیرا ہن پاٹا پیر زلیخا جھگا<sup>(27)</sup>  
 شیخ جدوں ایہہ وعظ پکارے آئی اوہناہنوں کاری  
 نال یقین قبول کیتو نے دین نبیؐ یک باری

کلمہ پاک زبانوں پڑھیا بخر الیاء<sup>(28)</sup> ایمانوں

اوہ وسیلہ لے قبیلہ سب ملے صنعاں نوں

عاشق تے معشوق دوہاں نے دلدا مطلب پایا

آپے ڈھایا<sup>(29)</sup> آپ اٹھایا واہ میراں دا پایا<sup>(30)</sup>



- 
- 1- دیوان حاجی محمد عبداللہ بسند و شریف، جہاں میاں محمد بخش صاحب کے تبرکات موجود ہیں۔
  - 2- ہاتھ کو ہاتھ بھائی نہ دیتا تھا، 3- محبت، 4- سورج، 5- موسم سرما، 6- ہمت حوصلہ،
  - 7- دریچہ، 8- کافی دیر سے، 9- باپ سے چھینا، 10- کنوآں، 11- زہر، 12- ندی کا نام،
  - 13- مریض، 14- درد، 15- معاف فرماؤ، 16- عطا کرو، 17- پردے، 18- جنگ کا میدان،
  - 19- رنگ میں رنگ جانا، 20- ذرہ بھی، 21- قید، 22- عورت، 23- جلانا، 24- جیسی،
  - 25- کئی سال، 26- دوپٹہ، 27- کرتا، 28- حصہ، 29- مسہار، 30- درجہ۔

## در بیان ناپید شدن دختر ترسایاں از کرامت شیخ صنعان

(شیخ صنعان کی کرامت سے ترسا کی دختر کا غائب ہو جانا)

راوی ہور روایت کردا جاں صنعان اٹھ بے  
شوق الہی ہو یا عنایت اس عورت تھیں رے  
راہ پیئے چھک لاه اوہناں دے عورت کچھے جاندی  
موڑ رہیے اوہ مڑدی ناہیں مگر ٹرے کرلاندی  
ہو کے تنگ جدوں فرمایا ہو ناپید<sup>(1)</sup> جہانوں  
اوسے وقت گئی چھپ کدھرے آکھن ساتھ زبانوں  
اوہ بی بی ناپیدا جس دا جگ وچ روشن نانواں  
روزہ اسدا ہن تک رکھن ناریں شہر گرانواں  
جسدے بچے پاکا ہووے پاک بچے اس دردوں  
ترسائی دی جائی<sup>(2)</sup> پائی ایہہ وڈیائی مردوں



## روایت دیگر

ہور روایت ہے جاں شیخے پائی پھیر ولایت  
 کیتا غسل لگائی الفی توبہ پڑھی نہایت  
 سنگ مریداں دے اوہ ہویا مکے طرف روانہ  
 لڑکی خوابے اندر ڈٹھا روپ انوپ شہانہ  
 حضرت میراں خوابے اندر لڑکی نوں فرمایا  
 تیرا شیخ جدوں چل آیا توں کاہنوں چر لایا  
 لیا مجاز تیرا ہن توں بھی لے حقیقت اُسدی  
 تیرے کان شریعت چھڈیوس پکڑ طریقت اُسدی  
 تیرے چھپے سب پلیتی جھلی سی اُس پا کے  
 خاک ہوویں پھڑ مذہب اوسدا پاس اوہنا ندے جا کے  
 توں ہی اوسدا راہ بھلایا ہن کر کھاں ہمراہی  
 راہ پیا ہن جاہ سنگ اُسدے رہونہ وچ اس پھاہی

جد جاگی تاں شمع پر م دی دل تھیں مارے لاٹاں  
 سول آراموں مول نہ چھڈیا عشق لگایاں چاٹاں  
 لنگ<sup>(1)</sup> اٹھائیوس رنگ گوائیوس ہرگز نہیں سیہا پے  
 اگ لگی کھلواڑے اُسدے رو رو کرے سیا پے<sup>(2)</sup>  
 ماتم پیا ، پیا بن ربا ، خبر نہیں کی ہوسی  
 کھیڈن ہسن گانوں بھلا کھانوں پیون جوسی  
 نہ دل وس نہ دس سجن دی نہ کوئی سنگ نہ ساتھی  
 ٹٹا صبر نہ خبر پیا دی مشکل اندر پھاتھی  
 وچ مقام عجائب ڈٹھا لڑکی اپنے تائیں  
 خبر زبان نہیں اُس جانیوں کیکر آکھ سنائیں  
 پاڑ پوشاک مریدی کواں خاک گھتے سر جھلی  
 رتو روندی ڈھیہہ ڈھیہہ پوندی شیخ چھے اٹھ چلی  
 کچھ نہ جانے کت ول جاناں رلدی بیلے باری  
 عاجز ہو زمین پر ڈھیہندی رب ول کردی زاری  
 ربا توں ہیں ہر اک تائیں کار روا قدیمی  
 میں عاجز درماندی عورت بخشیش نال کریمی  
 بندہ راہ تیرے دا خاصہ میں بھلایا راہوں  
 ایس گناہوں ہاں شرمندی خاص تیری درگاہوں

جے کچھ کیتا بھلیاں کیتا خبر نہ آہی کائی  
 قہاری دی اگ نہ ساڑیں پیش نہ آن خطائی  
 میں بے دینی تے مسکینی پھڑیا دین رسولی  
 عمر گزاری میں وچ خواری آخر بھل قبولی  
 دردوں جان لباں پر آئی یار نہیں میں لبھا  
 بے یاراں دا یار تیرے بن ہور نہ کوئی ربا  
 سچا عذر کرے جو دردوں رد نہ ہوندا مولے  
 مولیٰ سائیں اُس لڑکی دے عذر تمام قبولے  
 شیخے تائیں ہاتف کہیا لڑکی مومن ہوئی  
 مجرم تھیں ہن محرم کیتی در ساڈے اُس ڈھوئی  
 مڑ چھپے لے سار بجن دی سار وسار نہ جائیں  
 جان پیاری عشق تیرے وچ کردی مار ازاں  
 پرت پئے صنعان شتابی شور مریداں پایا  
 کہندے توبہ کر کے شیخا پھر کیوں عشق جگایا  
 حال حقیقت لڑکی والی شیخ سنائی ساری  
 سن کے گل مرید تمامی نال ٹرے اک واری  
 سنے مریداں شیخ اُس جائی پہتا آن شتابی  
 ڈٹھی زرد ہوئی جیواں کیسر اوہ رخسار گلابی

زلف سیاہ کستوری بھنی کس طورے سی رُلدی  
 خاک اُتے جیوں ناگ پئے دی دیہی ہلدی جلدی  
 پیر اوانے تے سر ننگا روون تھیں تر دیدے  
 خاک اندر بے ہوش گری سی میت جویں شہیدے  
 شیخ جدوں اُس لڑکی ڈٹھا مست پر م دے جاموں  
 روندا بیٹھا آن سرہاندی اُسدے شوق تماموں  
 تاں جاں ہوش نویں سر آئی یار سرہاندی لبھا  
 آپیں مار دوویں پھر روون یار روئے پھر سبھا  
 ویکھ وفا یرانہ سچا شیخے والا لڑکی  
 ہتھیں بدھی پیریں ڈگی وانگ کبوتر پھڑکی  
 کہندی جان چلی ہن میری اگوں جال نہ سکاں  
 پردہ پاڑ اسلام سکھاؤ تاں مت کچیوں پکاں  
 شیخ شتاب پڑھایا کلمہ غل پیا وچ یاراں  
 اوہ بت کافر داخل ہوئی اندر اہل اسراراں  
 لڑکی جدوں ایمان لیاندا لے توحید قرآنوں  
 محو ہوئی وچ ذات الہی لذت چکھ حقانوں  
 کہیا الوداع اے شیخا پھر بھی بیلی اللہ  
 بخش بے ادبی جو میں کیتی تہہ میں بیلی اللہ



عذر نیاز کریندیاں لڑکی دتی جان پیاری  
 قیدوں چھٹ اسمانے چڑھیا ہڈ ہڈ مار اوڈاری  
 نیر<sup>(3)</sup> مجازے اندر اوہ سی سچی بوند حقانوں  
 رلی سمندر میں کی آکھاں ایہہ اسرار زبانوں  
 کج لیا اوہ سورج چہرہ بدلی خاک قبر دی  
 ٹریا شیخ جن کر ودیعا قوت رکھ صبر دی  
 ایسے لوک گئے اس جگ توں اساں نہیں بہہ رہناں  
 ماتم کرو محمد اتھے کاہنوں ہس ہس بہناں  
 عشقے اندر کنیں قضیئے اس تھیں وڈے سیاپے  
 لکھ تکلیفاں تے نومیدی سر ورتے تے جاپے  
 نفس نہیں گل سندا عشقوں کن لوڑیندے دل دے  
 پار چڑھاسی پور محمد پیر پھڑو کال دے



1- عزت، 2- ماتم، 3- پانی

## مقولہ حضرت مصنف

دامن مرداں دا جس پھڑیا نال محبت خاصی  
 پایا<sup>(1)</sup> عالی پایا توڑے اگے سی اوہ عاصی  
 گتا جاں اصحاب کہف دا نیکاں کچھے چلیا  
 وچ بہشتاں داخل ہوسی مرداں اندر رلیا  
 نجم الدین<sup>(2)</sup> دی نظر مبارک جدوں پئی ول گتے  
 ہوئی ہدایت اوسنوں بنیاں افسر کتیاں اُتے  
 جانوں اتے زبانوں میں بھی سوراں شاہ شہاں نوں  
 لڑ لگاتے دامن پھڑیا آ کے دلوں زبانوں  
 میں عاجز میراں دے کتے آسا اُس در اُتے  
 اوسے شوہ تھیں ہوواں سہاگن طالع جاگن سُتے  
 عرض محمد کرے سوالی یا محبوب جلالی  
 بخشو روک<sup>(3)</sup> محبت والا روگ کھڑو سب حالی

نفسانی شیطانی شروں اندر دوہیں جہانی  
 ہر ہر مرضوں فارغ ہوواں وچ پناہ ربانی  
 آتش شوق الہی جالی<sup>(4)</sup> جان اندر غم جالے<sup>(5)</sup>  
 مرشد صاحب دے درگاہوں سچا ہوواں نالے  
 پیر میرے دی پیڑ دے دی اندر راہ حقانی  
 رکھ مسلم<sup>(6)</sup> دوہیں جہانی یا حضرت سبحانی  
 اوس راہبر دے کچھے مینوں سدھا راہ نہ بھلے  
 روز حشر دے پیرا شاہی جھنڈا سر پر جھلے  
 پیر میرا جس دنیا تھی جھلی تیغ پر دی  
 نائب حضرت پیرا<sup>(7)</sup> شاہی خاص غلام محمدی  
 دل اوسدا دریا عرفانوں بھریا موتی رازوں  
 عشقوں جس دم بے خود ہووے پکڑے شغل نمازوں  
 راہ اوہدے وچ عقل نہ رائی علم نہ محرم پیتیاں  
 صفتاں نیک شماروں باہر جیونکر دانے رتیاں  
 ساری رات مراقب اندر بیٹھ ہمیشہ جاگے  
 شیطان پھرے نہ گردے اوسدے نام اوہداسن بھاگے  
 جدوں کلام زبانی کردے سر الہی دس  
 عشقوں سینہ بھانبر بھڑکے ہنجوں بدل دس

عالم علم لدنی اندر صاحبِ حلم حیاءِ دا  
 زہد سخا پرہیزِ محبت تارو ہر دریا دا  
 سایہ رب دا سر میرے پر اوہ غلام محمد<sup>(8)</sup>  
 خضر اساڈا آبِ حیاتوں دیسی جام محمد



- 
- 1- درجہ، 2- شیخ نجم الدین کبریٰ بحوالہ نجات الانس مولانا جامی، 3- نقد، 4- جلانا،  
 5- برداشت، 6- پکی، 7- پیرا شاہ قلندر غازی،  
 8- حضرت میاں صاحب مصنف کے مرشد پاک۔

حضرت احمد یار شاعر پنجابی بے نظیر بودہ  
 بحالت طفولیت حضرت مصنف  
 اور ا دیدہ بود مقولہ شاعر ممدوح  
 قلم میری نو کند و چھیرا دس دی تاء گھنیرے

احمد یار خضر تھیں پائی سبزی باغ سخن دی  
 مینوں میرے پیر ہن بخشی عجب بہار چمن دی  
 کلک میری اک ہرن ختن دا ملن نہ دیئے وچھیرے  
 ہر جنگل کستوری حلے چھنڈ دی جائے چو فیروے  
 تیز زبان قلم تھیں اگے جاوے کتنی منزل  
 ترکھی طبع زبانوں کیتی میرے مرشد کامل  
 طالب ہوون لکھن والے ہوش ہووے وچ تھانویں  
 راتیں دیہاں لکھدے چلن گھڑی نہ جالن بھانویں  
 آپوں لکھن آپوں جوڑن لکھن آزاداں کم بھارے  
 ہور ہووے کوئی لکھن والا تاں اوہ ہاڑا<sup>(۱)</sup> پارے

دھونسا شعر محمد والا آ کھریا ہن باندا  
 احمد یار قبر وچ سُن سُن اُنگل ٹک ٹک کھاندا  
 سادا شعر پسند عواماں سمجھن نہ تکلیفاں  
 عالم فاضل پڑھدے ناہیں ایہہ ہندی تصنیفاں  
 ہر بیتے وچ صنعت پانواں قوت رب تھیں مینوں  
 عام نہ سمجھن پڑھن نہ عالم لکھ لکھ دساں کینوں  
 سادا شعر صفائی والا ہوندا درد رسیدہ  
 صنعت تے تکلیفاں اندر اس تھیں کراں نہ حیلہ  
 حافظ نور حسین <sup>(2)</sup> محمد بھی بھائی <sup>(3)</sup> تمچایا  
 پر صنعت اک احمد یاروں قصہ اوہناں سنایا  
 ہوندی قوت کون جرے جاں ثانی ہار ونگارن  
 اس قصے وچ طبع آزمائی اوکھا ہے اس کارن  
 پڑھناں لکھناں اس دا تاہیں ناہیں گل سکھالی  
 ہر بیتے وچ صنعت ہوسی تھوڑے ہون خالی  
 نظر دوڑاؤ پڑھنے والے سمجھو رکھ سنبھالا  
 چیتا ایویں غلط بناؤ شعر محمد والا  
 تم ہويا صنعانی قصہ نال اللہ دی یاری  
 اینویں ہر ہر کارج میرا اوہا سدا سنواری

باراں سو چوہتر آہے سن تاریخ لکھانوواں  
 نام محمد شاعر سندا عاجز شخص نتھانوواں  
 چھ کوہ پر بت جہلم گھاٹوں کھڑی ملک وچ ڈیرا  
 پاک مقام اک پیرا شاہی اوہ ہے مولد میرا  
 پڑھنے سننے والیو یارو منت کراں گھنیری  
 کلمہ پاک تمامی پڑھ کے فاتحہ آکھو میری

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولَ اللَّهِ



1- اندازہ، 2- حافظ نور حسین مرحوم ساکن سموال شریف،  
 3- حضرت میاں بہاول بخش برادر کلاں حضرت مصنف۔





بظاہر چٹھی ہیر بظرف رانجھا  
بباطن مقامات سلوک

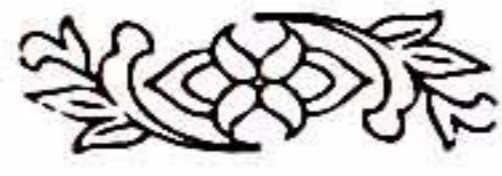
آ  
چیر  
نگ  
سور

الف۔ آ نمانیئے کانیئے نی نکت عاجزی دا رکھ خاک اُتے  
 سروں پیر کر کے چل وُل جانی رکھ قدم ناہیں راہ پاک اُتے  
 تقدیر صریر دے نال روشن کریں رمز ضمیر دے چاک اُتے  
 سینہ چاک محمدؐ جا کھولیں میرا خط سوہنے چالاک اُتے



آ کاغذا وُل تھیں وُل ہو کے تن صاف وچھا زمین اُتے  
 چہرے پاک دا فرش وچھا بھائی لائیے قلم نہ پا زمین اُتے  
 رنگ رنگ دا نقش بنائیے تے بوٹے باغ لگا زمین اُتے  
 ہووے باغ بہار محمدؐ جاں کھڑے چا ہوا زمین اُتے

لے لے سیاہیاں زلف وچوں جیہڑے ہیر دے چوٹیوں ناگ آہے  
 مغز ہیر دا عشق تپایا سی لگی اگ پہاڑ تھیں بھاگ آہے  
 پانی پا دوات نوں آنسوآں دا جیہناں نال دو نین نی جاگ آہے  
 بول بول محمدآ جَلے بَلے جہاں وچ نی جوگ بھاگ آہے



اوّل حمد ثناء الہ والی پھیر آکھ درود رسول اُتے  
 پھیر آل اُتے اولاد اوہدی ہر یار اوہدے مقبول اُتے  
 نالے پاک امام حسن اُتے پھر کربلا دے مقتول اُتے  
 لکھ خط محمدآ ہیر دا جیو رکھ آرزو خاص وصول اُتے

اول جائیکے قاصدا شہراگے میری طرف تھیں چُم کے خاک تائیں  
 پھیر کہیں ہزار سلام میرا واوئے وادیاں دے نمناک تائیں  
 اگ شہر دی نوں دسیں نین روندے پہچی اُسدی جان ہلاک تائیں  
 چیناب دے آب نوں تاب دے کے کر یاد میرے ہشناک تائیں



رانجھا لکھ ہزار سلام اوہدے جیہڑی وچھڑی ہے ماء باپ وٹوں  
 بھیناں بھائیاں تے سیاں ساریاں تھیں تیرے بیلویوں ندی دے آب وٹوں  
 ڈولی پیندیاں کھاء کٹار مراں چھٹ جانوندی عشق عذاب وٹوں  
 افسوس محمدؐا دوس کس تے شرمندیاں ایس حساب وٹوں

رب رکھیاں پاک امانتاں نی رکھیں فکر نہ ایس دا یار میرے  
 تیرے فکر تھیں بہت لاچار ہویاں برس برس ہے لیل نہار میرے  
 اندر پئی اکلڑی گلنیاں میں سیاں سنگ ناہیں راز دار میرے  
 آوے ہوش محمدؐ نام لیواں اوہو نام اُتاردا بھار میرے



تیرے نام خیال تھیں باجھ کوئی رہی یاد نہ آس مراد مینوں  
 دتے سبق نی جس نے وحدتے دے ملیا غم ہزار استاد مینوں  
 تیرے سنگ تھیں سنگ نی بھل گئے مائی باپ ناہیں سیاں یاد مینوں  
 اندر باہر محمدؐ درد تیرا کیہڑا باجھ تیرے کرے شاد مینوں

کوئی گل نہ دسدا آن تیری کوئی خبر ناہیں کیویں جالیائے  
 جھلے تاء میں سخت جدائیاں دے جیہڑا جگ تے بھانبرٹا بالیائے  
 بولی ہوئیکے جھلیاں بولیاں میں اگ طعنیاندی دل جالیائے  
 پانی لا محمد اکھیاں دا بوٹا پیت تیری وچ پالیائے



بیٹھی اندرے گلیاں مڑہکیاں تھیں وداع ہو گئے بھکھ نیند میرے  
 اکھیں روندیاں روندیاں گھٹ ہوئے جیہڑے تیز آہے اگے دید میرے  
 گیا انگ دارنگ ہے سنگ باجھوں کدوں جان دی ہوگ رسید میرے  
 لئیں سار محمد گور دی جی مر گئے جاں ایہہ مُرید تیرے

سنگ بھائیاں تے بھر جائیاں دے شالا ہون مبارکاں ماہیا وے  
 ٹھنڈے نیر چناب دے سکھ ہوون چھاویں ٹھنڈئیں بیٹھ لے راہیا وے  
 سانوں باجھ تیرے کدی سکھ ناہیں وکھو وکھ کار دا اندر واہیا وے  
 واؤ ہتھ محمدؐا گھل رقعہ گل کتھ کہی دلوں لاہیا وے



کاہنوں وِ سِری بات پریت والی سر دین دے قول قرار آہے  
 میں تے بھل گیاں تساں بھلناں نہ کرو یاد کہیے اسیں یار آہے  
 بندی قید ہوندی گھر کھیڑیاندے جانے رب جو دکھ آزار آہے  
 بنو شیر محمدؐا دیر بہی رلو پھیر اسیں لاچار آہے



تیرے ملن دی آس تے جیونی ہاں نہیں جیونے دا کوئی رنگ ناہیں  
 پکی فضل دی آس نراس تائیں ہور ملن دا بھی کوئی ڈھنگ ناہیں  
 گھلاں کس نوں پاس تساڈرے جی کوئی سنگ ایسا یکرنگ ناہیں  
 تیری جوت تے موت محمدے دی موئے باجھ حیات پتنگ ناہیں



گھر دشمنان دے جاناں یار کارن کوئی ویس بنائیکے ہور رانجھا  
 کریں یاوری میں پچھان جانواں ہوواں پھیر ناہیں تیری چور رانجھا  
 ہووے ظن ناہیں ایہناں دو تیاں نوں جانوں جاہج ناہیں تیرا طور رانجھا  
 نیناں نال محمدآ نین مل کے روون اندرے کرن نہ شور رانجھا

تیرے قدم دی خاک ہے کجلہ جی جس راہ توں چل کے آوناں ایں  
 بھلی ہیر دی سار و سار ناہیں جس وار نے تدھ توں جاوناں ایں  
 سینہ چاک ہو کے چاک چاک دی ہاں تیرے نام دا ورد کماوناں ایں  
 ہووے دات محمدؐا جہات کیویں اساں واسطہ ذات دا پاوناں ایں



چائی دکھ کھاری پنڈ سکھ ساری مکھ دس مینوں جیویں بھانوناں ایں  
 ہن غم تھیں دم نی تم ہوندے جیتے آپ قدم نہ پانوناں ایں  
 دُوروں ویکھ کے جیوڑا سکھ پاوے انگ تتری نوں نہیں لانوناں ایں  
 گھل باس محمدؐا ساس اٹکن جیتے پاس نہیں اے آنوناں ایں

چھہ ۶ طرف ولوں راہ بند ہوئے تیرے ملن باجھوں کھلے صدر ناہیں  
 اکھیں سیکدیاں نی راہ ویکھنے نوں راہ تگنے دا میرا قدر ناہیں  
 گھر اپنے بیٹھ کے کرن گلاں کیہڑا شخص لاند تیری بدر ناہیں  
 آنویں حال سمبھال محمدآ جو کرین کالیاں والڑا غدر ناہیں



نہیں وہم خیال برابری دا تیری بندیاں میں تیری بندیاں میں  
 مردی اپنی دا رکھ شرم بلی سٹ پا ناہیں توڑے مندیاں میں  
 کدی مکدے ناں احسان تیرے شرمندیاں میں شرمندیاں میں  
 رکھ ناں محمدآ گولڑی نوں چاہیا رب ناں توڑساں تندیاں میں

بیٹھوں تخت ہزارڑے جا رانجھا کیتا اپنا دیس پیارڑا ای  
 پردیس اندر پئی بند بندی جتھے چلدا نہ کوئی چارڑا ای  
 تیرے سنگ ملنگنی ہو چلاں ہر چاء پریت دا بھارڑا ای  
 مراں ہیر میں ہوئی کے رانجھنے دی ایہو چاء محمد سارڑا ای



ہن آپ پیاریا ہاریاں میں سڑی رت تے بھلیا گت ساری  
 نیند بھکھ گئے سب سکھ گئے تیرے دکھ نے ماریا مت ساری  
 سیاں طعیاں نال اڈاندیاں نی کھیڑے سنگ نہ وسدی وت پیاری  
 رانجھا یار محمد ہیر نوں جی نہیں توڑدی ہے جت ست کواری

یاراں باجھ نہ جیوناں بھاوندا اے نہیں مرن والا کجھ صاد جانی  
 یاراں پاس ہوئے چند سونپ دیئے کدی جان تائیں کرے شاد جانی  
 ملے یار تاں جاں نثار ہوئے نہیں تاں عمر گئی برباد جانی  
 جس عشق دا سبق پڑھایا اے جگ جگ جیوے اُستاد جانی



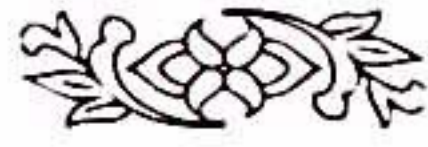
اول پیر فقیر نوں سو ریو نی ساڈا شرم رہے اس باب اندر  
 ہووے پاک جمال پیاریاندا جیہڑے لھبڈے ناں ہن خواب اندر  
 بدھے لک نی دوہاں نے ہمتاں دے جدوں نکلی فال کتاب اندر  
 پیغام محمدؐ گھلیو نے آیا وقت جاں نیک حساب اندر

سہتی نال صلاح ملائیکے تے باہمن آپنے پاس بلائیو نے  
 رقعہ لکھ کے اسدے ہتھ دتا قسماں نال جاں جیو جمائیو نے  
 خوب خرچ دتا بھارے راہ دا جیو نالے نال انعام رجائیو نے  
 رانجھے ول محمدانیوں کے تے راہ ول ہزارے دے پائیو نے



ٹریا وانگ چناب دی موج باہمن پھتا جا ہزارڑے شہر اندر  
 پھرے گلی بازار مکان مسجد خوش وسدا سی سب لہر اندر  
 پھلے باغ بہار بسنت کھلے پانی صاف چلے ہر نہر اندر  
 ڈھونڈھ ڈھونڈھ محمد لہبیا سو رانجھا ہجر دے قہر تے زہر اندر

پہلے نال آداب سلام کر کے بیٹھا جائیکے رانجھنے پاس بیلی  
 ڈٹھا حال جاں اس نے نظر کر کے گئے ہوش تے بڑا اُداس بیلی  
 دیدے برسدے تے رنگ زرد ہويا ناڑیں ہڈیاں رہیا نہ ماس بیلی  
 لُوں لُوں محمدا درد بھریا ہوئے ہور تھیں ہور حواس بیلی



رو رو کے ہوش جاں آئیو سو رانجھا چکھدا سی سچ دس بھائی  
 کتھوں آیا ایس کتھے جاوناں ایس تیری بو تھیں آوندی رس بھائی  
 تیرے آنونے نال ہے سرد ہوئی جیہڑی اگ رہی اگے جھس بھائی  
 کیہڑی چیز محمدا پاس تیرے جس وچ رہیا جیو پھس بھائی

باہمن آکھدا رانجھیا پاس میرے ہک چیز ہے جس دا مل ناہیں  
 دید عاشقاں دے وچ اُس جہیا وچ جنتاں دے کوئی پھل ناہیں  
 کئی ہور عجائباں جگ اندر کوئی بلبلاں نوں وانگ پھل ناہیں  
 میرے پاس سُنغات محمدے دی جس تُل ناہیں جس مل ناہیں



خط کھول کے باہمنے ہتھ دتا رقعہ ہیر دا وچ پچھان رانجھا  
 کر ہمتاں بیٹھ بیکار ناہیں ہمت والیاں کم آسان رانجھا  
 کسے مرد کمال دے نال ملیں بن فقر نہ رہو نادان رانجھا  
 فانی ہو محمدؐ پاس اوہدے جیہڑے وچھڑے یار ملان رانجھا



سر خط دا ویکھ کے رانجھنے نوں آیا حال کمال اُبال بلی  
 زار زار رویا لاچار ہويا بے ہوش ڈھٹھا پائیمال بلی  
 کھٹے پکھنوں وانگ سی تڑندا جیو خونی ہنجواں تھیں جامہ لال بلی  
 جھٹ کٹ محمدؒ حال اندر آیا پھیر جاں ہوش سمبھال بلی



خط ہیر دا کھلنے سات اوہنوں پُکھھی یار دی بوء دماغ اندر  
 پُکھھی جان نوں تازگی اسطرح سی گویا پہنچیا جنتی باغ اندر  
 یاراں یاد کیتا دل شاد کیتا لگی مرہم کاری گھجے داغ اندر  
 پیا تیل محمدؒ خط دا جیو بُجھے جانو دے پھیر چراغ اندر

رو رو کے رانجھنے خط کیتا دتا باہمنے نوں کہیا چل بھائی  
 میرا ہیر نوں جا سلام کہیں ہتھ وار کے تے خاکوں رل بھائی  
 شہر دشمنان دے جاساں دوست کارن پتا جان داناں پل چھل بھائی  
 دینی جان محمدؐا دوستاں نوں اس جیڈ ناہیں دوجی گل بھائی



لکھے خط اندر تھوڑے حرف اوہو مضمون جہاندڑے دُور آہے  
 سمجھے عام ناہیں اوہناں معنیاں نوں گھجے رمز رموز ضرور آہے  
 الف لام تے تے تے میم وانگر مقبول سچے منظور آہے  
 جانن اوہ محمدؐا سر اُودا جُتے جہاندے نُور تھیں نُور آہے

اپنی ہیر دے نوں خط دے کے تے وداع کرن رنجھیرٹا دُور ہويا  
 ہتھ بنھ کے دئیں سلام اوہنوں ہنجواں وسدیاں تے سینہ چُور ہويا  
 جاں جاں ساہمنے سی رہیا ویکھدا جیو مڑ آیا جاں مستور ہويا  
 نہیں ویکھ محمدآ جدا سی لاچار تھیں پھیر صبور ہويا



رانجھا آ بیٹھا بے تاب ہو کے اس فکر اندر غرقاب ہويا  
 کراں کوڑ لباس تاں منع ایہہ بھی کرساں کی جاں وقت حساب ہويا  
 کراں انگ فقیر دا رنگ کیویں جاں جاں دل ناہیں ماہ تاب ہويا  
 تزویر فقیر دا کم ناہیں خالی مدعی دا بُرا باب ہويا

کسے حق شناس دے پاس چل کے کر خدمتاں چاہے واس ہو یا  
 سائے جسدے پیٹھ جا بیٹھنے تھیں اس کام کروہد دا ناس ہو یا  
 جیندے نور دے پرتوے نال یارو نور و نور تمام حواس ہو یا  
 بناں چیلڑا ہندوواں جوگیاں دا جیہناں اوپرا خوب لباس ہو یا



اُستاد باجھوں ناہیں کسب آوے پھڑاں پیر اُستاد کمال کوئی  
 ہتھوں اُسدیوں فقر لباس پہناں ہووے جھوٹھ ناہیں میرا جان کوئی  
 دتے فقر دی رمز یا فن منتر جادو سحر سبب وصال کوئی  
 ہوروں ہور محمدؐا کر ملناں دتے یار دا حُسن جمال کوئی

پھڑے پیر دے باجھ جو پہن جلی جلی مار کے آپ فقیر ہویا  
 صحبت پیر دی باجھ تاثیر ناہیں توڑے پہن الٹی بڑا پیر ہویا  
 گلاں سکھ سکھا کے کر لیاں تزویر کولوں تصویر ہویا  
 ربا دیہہ پناہ محمدتے نوں بھلا اس تھیں پُر تقصیر ہویا



پہلا ایہہ ہے جوگیاں نال بلاں ہندو فقر بھلاوڑا خوب ہوسی  
 کوئی غیر پچھان نہ سکسی جیو محرم اک میرا محبوب ہوسی  
 رٹے جائیکے کن پڑائیکے تے باناں جوگیاں دا مطلوب ہوسی  
 خاطر یار دے دکھ ہزار ہووے مٹھا لکسی تے مرغوب ہوسی

ایسا ہوگ لباس میں جوگیاں دا جس وچ پچھان نہ رہے کوئی  
 مئے وال تے مُندراں وچ کناں وچ شبہ ہووے ہووے ہوروں ہور کوئی  
 ماء بھین ناں عین پچھان سکے توڑے بیٹھ رہے وچ دیہنہ لوئی  
 ہووے لک لنگوٹ محمدا جیو ٹوپی سر بھدا گلو بند لوئی



پتے تیر تھال دے پیا پچھدا سی نیڑے دُور ولوں احوال سارا  
 دھوئیں ہندوواں دے وچوں پیر لہھے کوئی مرد کمال کمال سارا  
 کرے خوب تراشیاں کرے حیلہ کراں خاک لباس میں ڈال سارا  
 کیویں یار دے نال محمدا جیو ہووے انت تھیں انت وصال سارا

پانواں پیر کوئی جیہڑا یار میلے کرے نظر مہم اٹھا دیوے  
 کے منتران جنتراں جادواں تھیں میرا کام تمام بنا دیوے  
 سچ آکھیا سچیاں جو ڈھونڈے وچ ڈھونڈے آپ گوا دیوے  
 مقصود محمد پاوندائے جیہڑا قصد نوں توڑ پچا دیوے



نت پچھدیاں پچھدیاں دس پئی اک مرد جوگی بڑا پیر ہے جیوے  
 بالا ناتھ کہاوندا مرد بالا ٹلے بڑے پہاڑ تے میر ہے جیوے  
 دسے راہ خدائیدا چیلیاں نوں اوہدے قول اندر تاثیر ہے جیوے  
 ایسا پیر محمد ہتھ آوے جیہڑا ڈھٹھیاں دا دستگیر ہے جیوے

ندی و تھ دا گھاٹ ہے نام جہلم اوہدے پاس ٹلا مشہور ہے جیوہ  
 اچا بہت پہاڑ ہے جاء سُچی جتھ جوگ دا نور ظہور ہے جیوہ  
 گورکھ ناتھ جوگی اوتھے آ بیٹھا وڈا مرد ولی منظور ہے جیوہ  
 کرے آس محمدؐ رب پوری اوتھے جانوناں تڈھ ضرور ہے جیوہ



اس وقت اوتھے بالا ناتھ جوگی بڑا مرد ہے جوگ دے فن اندر  
 اس علم اندر اوہو طاق آیا بائین بزرگ ہے سن اندر  
 بہتا زہد مجاہدہ اس کیتا مشہور ہے زمیں زمن اندر  
 سن بات محمدؐ راوے دی رانجھے پالئی ساری من اندر



نیشہ ہمتاں دا فرہاد وانگر رانجھا پکڑ کے اٹھ تیار ہویا  
 ملاں ساتھ فقیر دے ناتھ ہوواں کیویں یار دا چاہیے یار ہویا  
 سٹے وطن بھائی ہر آشنائی سبھ غیرتاں تھیں بیزار ہویا  
 رہے ماسوا محمدؐا جیو جدوں یار دا روپ اظہار ہویا



جاگ جاگ کے جوگ دے چوگ چکن ٹلے ناتھ والے ول چلیائے  
 زمیں قدم چٹے چوٹی چرخ چٹے دل عرش عظیم ول گھلیائے  
 پیا تاب سی ہیر دے خطا دا جیو بھانبر عشق دا مچکے بلیائے  
 ٹلے جا محمدؐا پہنچیا جیو سنگ جوگیاں دے جا رلیائے

مٹھ گڑ داتے کجھ نقد پیسے جیہڑے پاس آہے رکھے پیر اگے  
ہتھ بندھ کے ہو رجوع کھلا سچے پیر منیر ضمیر اگے  
لاغر انگ ہو یا پیلا رنگ ہو یا توڑے بدر منیر سی ہیر اگے  
زار و زار محمدؐا رووندا سی دوئے نین نالے بھر نیر وگے



نقش پیر دا دیکھ کے محو ہو یا رتے پنج حواس اندر  
چوداں طبق دین وچ پیر دے جیوئے سبھ جن ملک سی ناس اندر  
ہستی اپنی چھوڑ او ساس مارے آوے جگر دی بو اساس اندر  
سیدھا الف محمدؐا ہو کھلا چھڈ لکھ لکھ دی آس اندر

ڈٹھا پیر نے دُر یتیم رانجھا قابل خیر دے استعداد والا  
 وچ عشق دے شہر دے ہے خسرو چایا کم سو آ فرہاد والا  
 کیتی نظرتے دھوتیاں اوہ چیزاں جنہاں وچ سی رلا فساد والا  
 بھانڈا مانج محمد صاف کیتا آیا وقت مراد ارشاد والا



مہربان ہو یا پیر پچھدائے بچا دس کھاں کی ہے رنج تینوں  
 غمناک تے جگر ہلاک دسیں کوئی یاد ناہیں شش پنج تینوں  
 پرواہ ناہیں تینوں غیر دی جیو ہتھ آیا عشق دا گنج تینوں  
 آنسو بند محمد ناہیں تیرے توڑے لنگ جانوں صبح سنج تینوں

میرے پاس آئیوں کیہڑے کم نوں جیوے کس مشکلے وچ حیران ہويا  
 اکھیں روندیاں تھیں غمناک دسیں سارا بدن دے نتوان ہويا  
 رانجھے چم زمین تے عرض کیتی سُن پیر کابل مہربان ہويا  
 چیلان بن میں آیا پاس تیرے دسو جوگ پھراں مستان ہويا



بالا ناتھ جیو رحم دے نال کہندے نویں عمر تے لاڈلا دسناں ایں  
 چہرہ مثل ماہتاب تے قوس ابرو بلی حُسن دی جوت نہ ہسناں ایں  
 اج وقت تیرا کامرانیاں دا بن بھائیاں تھیں کد دسناں ایں  
 لے سکھ محمد عیش مزا اس عشق دا کاسنوں تیناں ایں

منتر جوگ دا سکھناں بھوگ مینوں جگ روگ تھیں باہر نکال پیرا  
 دس اپناں علم تے ٹھل مینوں جگ روگ تھیں باہر نکال پیرا  
 سب دیس تے ویس میں چھوڑ آیا بھلا وطن تے جھنگ سیال پیرا  
 ہستی اپنی چھوڑ محمدؐا جو تیرے پاس ہوواں پائمال پیرا



پیر آکھیا لڑکیا چھوڑ گلاں اس جوگ دا رکھ خیال ناہیں  
 دیس توں جوان تے حسن متا ویری روپ دا ہونیکے گال ناہیں  
 بیٹا جوگ دا علم ہے بہت اوکھا دودھ پت اتے روٹی وال ناہیں  
 موت باجھ محمدؐا جوگ کتھے سر سجاں دے پنڈ وال ناہیں

علم جوگ دا سکھناں کد ہوندا پناں محنتاں سختیاں خواریاں دے  
 ہوویں نامراد مراد ولوں مریں جیوندا وانگ آزاریاں دے  
 سبھ نعمتاں لذتاں ساریاں تھیں نامید ہوناں لاچاریاں دے  
 جاناں جیوندے جیوندے گور اندر جیویں مُشک ہے وچ پٹاریاں دے



دو جا ہور بھی فرق ہے وچ ایہدے مسلمان بندہ دیندار ہیں توں  
 اتھے فقر ہے ہندوواں جوگیاں دا نہیں ایس اندر درکار ہیں توں  
 نالایقاں نوں نہیں جوگ دیناں ساڈے کم دا نہ ہُشیار ہیں توں  
 جوگ کم اھیل شریف دائی دس کس طرح سزاوار ہیں توں

جوگ کم ہے ساریاں پوریاں دا پرہیز ہوئے جیہناں کم بیٹا  
نالایقال نوں دیون جوگ کیویں ہووے جوگیاں ولوں ندم بیٹا  
بُرا بولنا نہ بُرا دیکھناں ناں بُرا کرن ولوں کرے غم بیٹا  
دم دم محمدؐ یاد ہووے جس بخشیا جسم نوں دم بیٹا



رانجھا بُجھ جو اب لاچار ہو یا گیا جُٹیوں تاب تو ان بیلی  
رنگ زرد ہو یا آہ سرد چلی آیا جان تے سخت طوفان بیلی  
پر آس نہ بُھدی عاشقاں دی توڑے آکھ جو اب سنان بیلی  
ہشیار محمدؐ ہوئی کے تے لگا پیر نوں عرض سنان بیلی

سُن پیر کامل بالانا تھ عامل ہتھ بنھ کے عرض سُناوساں میں  
دھرو مَن تے جھوٹھ نہ ظن رکھو جیہڑے سخن منظور لیاوساں میں  
چھڈ وطن تے ملک تے بلک آیا چھڈی چیز نوں ہتھ نہ لاوساں میں  
خاندانیاں تے آبادانیاں جو ساک انگ دے سنگ نہ جاوساں میں



آیا منزلاں ماردا پاس تیرے بہن باجھ مراد تھیں جاوناں کی  
دتا چھوڑ تمام تعلقاں نوں پھیر فکر اوہدا دل پاوناں کی  
جاں جاں جیوساں تھیوساں نفر تیرا تیری ظرف تھیں مکھ ہٹاوناں کی  
جھاڑو پھیر محمدؐ مراں تیرا گھر بار تے چت لگاوناں کی



سے بھین بھائی گھر بار وطن سبھ کچھ جہان دا تجیا میں  
 خاندان تیرا دان چاہیا سی تاہیں در تیرے آ وجیا میں  
 کیے ایہہ طریق قبول دلوں لڑی جوگیاں دی وچ سجیا میں  
 خالی ہو محمدا آپ تھیں جیو ہو ناد اگے تیرے وجیا میں



جس رب نوں پوجدے سبھ تھیں اُس رب دا واسطہ من سائیں  
 لڑی اپنی وچ رلا مینوں چیلہ کر کے پاڑ کے کن سائیں  
 بخشو خیر خدائیدا راہ دسو ساری عمر کہاں دھن دھن سائیں  
 تیرا شکر محمدا کہن میرے جُٹہ جان تے تن تے من سائیں

گولا ہو رہساں تیریاں گولیاںدا چلاں چال چلن چل چیلیاں دا  
 ریس راس ناہیں کسے نال میری نفر ہو رہاں البیلیاں دا  
 ہے یار دے باجھ نہ چاہ کوئی غماں شادیاں مندریاں میلیاں دا  
 رکھ ہتھ محمدؐ سر میرے ہو یار غریب اکیلیاں دا



رانجھے یار دی عاجزی پیر منیٰ بالا ناتھ جیو دا جیو نرم ہویا  
 آہ عاشقاں دی جاندی چیر سینہ گرمی اوسدی تھیں دل گرم ہویا  
 اٹھی پیر نوں حُب سی چیلڑے دی بڑا کرم ہویا بڑا کرم ہویا  
 کہندا پیر محمدؐ چیلیاں نوں اس نال ساڈا ہن دھرم ہویا

کرو اہر تے مُندراں جھب لیاؤ چیلہ اپناں کر سہاویئے جیوء  
 سوہنے انگ بھھوت رمائیکے تے رنگ ہور تھیں ہور بناویئے جیوء  
 جٹ ہور جنجال نوں سٹ آیا فقر اپنے وچ رلاویئے جیوء  
 تنخواہ محمدا ہوئی اوہدی دیئے تار کے ڈھل نہ لاویئے جیوء



گل پیر دی بُجھ کے چیلیاں نے کیتا شور اکٹھیاں ہوئیکے جیوء  
 غیر مذہب نوں اپناں جوگ بخشیں جیہڑے خاک نوں سٹدے دھوئیکے جیوء  
 جٹ نوجوان تے شکل سُندر اج آنوندائے مہیں چوئیکے جیوء  
 جوگ حق محمدا نہیں اوہدا جیہڑا جھٹ نہ اٹھیا سوئیکے جیوء

گرو پیر وڈے جیویں چل گئے راہ جوگ دا اس طرح چلیے جیوے  
 دیناں جوگ مناسب نہیں جتھے نہیں دیویئے پرت کے گھلیے جیوے  
 جیہڑے نہیں کیتے کم وڈیاں نے کاہنوں کر ملامتاں جھلیے جیوے  
 ایہناں مُندراں مندریاں وِچ بابا نئی اپنی رسم نہ مَلّیے جیوے



گرو جھڑک دتی اوہناں چیلیاں نوں تسیں کون بے دیوندے مت مینوں  
 سانوں رحم پیا دیون جوگ لگے کارن فیض دتی رب گت مینوں  
 حکم پیر دے نال میں جوگ دیاں تساں خبر ناہیں ہوڑو مت مینوں  
 ملن خیر محمد لا ایقاں نوں کاہنوں موڑدے ہو وُت وُت مینوں

جھب سبھ سامان تیار کرو ایہنوں جوگ لباس پہنانوناں میں  
 ہر چیز تساں لے آونی ہے اک وار مونہوں فرمانوناں میں  
 دو مندرائ<sup>(1)</sup> اتے پھہورڑی<sup>(2)</sup> جیو چوتی<sup>(3)</sup> کھیری<sup>(4)</sup> تے مالاں<sup>(5)</sup> پانوناں میں  
 سیٹی سنکھ<sup>(6)</sup> بھی نال و جاو نے نوں مونہوں اس دیوں ہو و جانوناں میں



پھر چیلیاں حکم منظور کیا سبھ چیز تیار کرائیو نے  
 چوتھے روز نوں خوب نہائی کے تے اگے پیر دے جا ٹکائیو نے  
 بالا ناتھ نے اٹھ شان کیا سچی انگ بھبھوت لگائیو نے  
 سب رسم محمدآ بزرگاں دی بچھی طرح ادا فرمائیو نے

1- والیاں، 2- صفائی کرن والا، 3- لک بنھ پیٹی، 4- کاسہ، 5- مالا میں، 6- گھونگا

تن خاک رمانیکے پہن بردی چوکی ڈاہ کے بیٹھدا پیر میاں  
 چارو طرف سی جوگیاں جوت بالی ہویا گرد چوہیر منیر میاں  
 صندل عود تے ہور بھی بو والے ملائے دھپ بھی باتا تیر میاں  
 درجے اپنے اپنے سبھ کھلے ہتھ بنھ کے جوگ فقیر میاں



چوکی پڑی<sup>(1)</sup> دی تے بیٹھا آ رانجھا اگے پیر دے سیس نوائیکے جیوے  
 دیندا پیر تراشیاں آپ ہتھیں بہتا لطف احسان کمانیکے جیوے  
 سر منہ داہڑی آبرو پاک کیتے پاڑے کن الکھ تہانیکے جیوے  
 کنیں مندراں ڈال محمدآ جیو دے جوگ دا راہ پڑھانیکے جیوے

پڑی اوہ فقیر نے آپ ڈٹھی اے خون دا ہے نشان اُتے  
 کوئی چھاں نہ چھپری ہور اوہلا ٹکی وکھرے اک مکان اُتے  
 برکت عشق دے نال نشان قائم ہویاں بارشاں کئی جہان اُتے  
 اینویں نہیں محمدؐ خاک ہوندے جہاں عشق راکھا ہویا جان اُتے



اوہدی لاه پوشاک تمام اگلی اوہناں چیلیاں نوں دتی چاء میاں  
 دتا اک لنگوٹ رنجھیڑے نوں تن کجیا خاک رما میاں  
 دھوئیں پیر دے تھیں لئی بک سبھی سارے بدن تے لئی ملا میاں  
 ملی عجب پوشاک محمدؐ سی جوگی لوک ہویا نہیوں<sup>(۱)</sup> لا میاں

ملی منہ تے خاک تے ہور سچی وچ گھڑی دے ہور تھیں ہور کیتا  
 زر خاص نوں گال کے وچ بوتے زیور توڑ سلاک بنا لیتا  
 لاہی اوہ پشاک ہلاک والی جھگا پاک بھبھوت دا خوب سیتا  
 آلفی پاء محمد گل اندر دتا ہتھ رمال تے ہور بیتا



گورو پاس بہال کے رانجھنے نوں تلقین کرے رکھیں یاد بلی  
 میرا توں ہیں بچڑا بہت پیارا دتا جوگ کیتا ارشاد بلی  
 دُنیاں ہور ہوا نہ چت دھریں رہناں آس تھیں نامراد بلی  
 ایہدے وچ تمام بے لذتی ہے متے بھل ونجھیں چکھ صاد بلی



چلیں چال چلن آساں جوگیاں دا زہیں بہت اکلڑا صبر اندر  
 تھوڑا کھانوناں ملے حلال جتھوں گوشہ گیر ہوناں دیس سفر اندر  
 سچ بولناں نیک خصال ہوناں کہیں جھوٹھ ناہیں کسے خبر اندر  
 رکھیں خبر محمدؐا نفس دی جو جیہڑا رب بہایا گبر <sup>(1)</sup> اندر



تن گالناں وچ ریاضتاں دے کریں شکر بیٹا ہر حال اندر  
 پائیں فیض تصوروں ہر ویلے خوئیں <sup>(2)</sup> پاک کریں گال گال اندر  
 رہناں رستیوں دور تے صحبتوں جو ڈیرا رکھ اجاڑ مثال اندر  
 جگ دیہہ تیاگ محمدؐا جو بوٹا یاد تے شوق دا پال اندر

1- آتش پرست، 2- عادتیں

تھوڑا کھانوناں تے تھوڑا سونوناں جیو تھوڑا بولناں خلق تھیں دُور ہوناں  
 نفسانیاں اہل ہوا جیہڑے سنگی اوہناں دا ناں ضرور ہوناں  
 رکھ یاد الکھ<sup>(1)</sup> نوں دم اندر چاہیے بھیت سارا مستور ہوناں  
 مشغول محمدؐ ہو اندر ہور مشغول تھیں کل نفور ہوناں



کریں نت شان بھجوت<sup>(2)</sup> لائیں آسن بیٹھ مراقبہ لا بچا  
 سر زانوواں دے وچ رکھ کے تے اکھیں بند تے ساہ ٹھہرا بچا  
 ساہ اپناں ہی بھلا یاد ہووی ہور سبھ خیال ہٹا بچا  
 جدوں ہڈیاں ہڈیاں سبھ ہٹے لئیں ساہ محمدؐ چا بچا

---

1- اللہ، 2- راہ ملنا

نفسی غیر دی جد تمام ہوسی نفسی اپنی دا پھڑ کم بیلی  
 نفسی غیر ارادتاں خواہشاں دی بشریتاں <sup>(1)</sup> دے اٹھن غم بیلی  
 کم رب دے وچ فناہ ہوویں سبھ کم ہوون تدم تم بیلی  
 سب ہون محمدؐ اوس پاسوں کوئی مدح کہے کوئی ذم <sup>(2)</sup> بیلی



حاضر رکھ الکھ نوں ہر ویلے جیہڑا جان دا ویکھدا حال تیرا  
 تسلیم ہووے جند جان جُتہ رہے باہر ناہیں اک وال تیرا  
 مُردے وانگ بنے مرد ہتھ اوہدے ہووے آپ اوہو غُسال <sup>(3)</sup> تیرا  
 جاوے دوستی دشمنی بُغض کینہ فدا ہو جاوے سبھ مال تیرا

1- لوگوں، 2- برائی، 3- غسل دینے والا

کوئی حرص ہواتے آرزوئی جیو مدح ذم ناہیں کوئی یاد ہووے  
 لہیں لذتاں ناں ایہناں صحبتاں تھیں صحبت نار<sup>(1)</sup> دی نال فساد ہووے  
 کڑیاں سوہنیاں تھیں نسین دُور بلی اس کم تھیں عمر برباد ہووے  
 وڈی ماء جانے نکی بھین سمجھیں چیتے وچ نہ ہور صواد ہووے



رکھیں خوب طرح پرہیز گاری ایس جوگ نوں روگ نہ لانوناں جیوے  
 لایا ہُن لباس توں فقر والا اس ویس کولوں شرمانوناں جیوے  
 رانجھے بنھ کے ہتھ سی عرض کیتی میں تے مَنّ لیا فرمانوناں جیوے  
 تیرے حکم محمدؐا سبھ منے ہوسی اوہ جو ربا بھانوناں جیوے

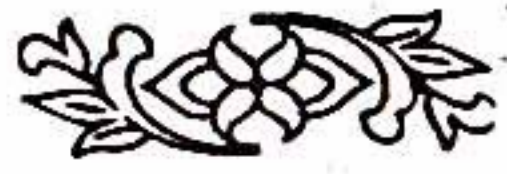
ایہہ نعمتاں خواہشاں ساریاں جیو دل میرڑے تھیں اگے دُور ہویاں  
 خدمت تیرڑی وچ ساں تہ آیا متیں تیریاں جاں منظور ہویاں  
 تلقین ارشاد نصیحتاں جیو جانوں دلوں قبول ضرور ہویاں  
 لیاں لکھ محمدا دل اُتے جو پیر دے دلوں صدور ہویاں



صحت نار دی تھیں پرہیز دسو ایہہ تے نار میرے دلوں بچھ گئی  
 جیہڑی جاء آہی اوہناں آفتاں دی اوہ بھی عشق عقانیوں رُجھ گئی  
 مگر ایک ہے ہیر سیال نڈھی جیندے عشق تھیں جنڈری پُچھ<sup>(۱)</sup> گئی  
 پنڈ خواریاں زاریاں ساریاں دی پچھے اوسدے ہی مینوں پُچھ<sup>(۲)</sup> گئی

1- مکمل ہوگئی، 2- برداشت کیا

بربادیاں نامرادیاں جیو چھڈے شادیاں ہور آزادیاں نی  
 ساک انگ بھلے راگ رنگ بھلے نام ننگ بھلے دامادیاں نی  
 ماری مت تے پت تے گت بھلی سڑی رت پیاں بے صوادیاں نی  
 ہتھوں کھس ڈوراں لیاں درد ہوراں سوراں نت پیراں بغدادیاں نی



مدہوش پھراں ایسے خوشی اندر رہی حرص ہوا دی وا ناہیں  
 خاندانیاں ہور جوانیاں تے کامرانیاں وا رہیا چاء ناہیں  
 سر پگ ناہیں پیریں نہیں جوڑا گویا یاد مینوں سرو پا ناہیں  
 ڈھٹھا آ محمدآ در تیرے اس درد دی ہور دوا ناہیں

کامل پیر تسیں سنی صفت بہتی پناں کمالاں مشکلاں حل ناہیں  
 ایہہ دکھ سارے دے سے جانوندے ناں میرے جیڈ کسے تھر تھل ناہیں  
 میری عمر سی عیش کمانونے دی جوگی ہون ساڈی کوئی آل ناہیں  
 ڈھٹھا تخت توں ماریا وخت نے جیو بنی سخت اوکھی تھوڑی گل ناہیں



لیا جوگ میں ہیر دے ملن کارن لدھا پیر کامل مہربان ہووے  
 ایہہ مشکلاں میریاں حل ہوون کامل پیر وسیلڑا آن ہووے  
 کامل پیر دی نظر اکسیر اگے وٹ زر تے کم آسان ہووے  
 دستگیر محمدؒ ہو میرا جیہدا پیر اوہدا سُجان ہووے

نام ربدائے سُنیں عرض میری دستگیر ہوویں اس باب اندر  
 سب مان تران ترور کے جیو ڈھٹھا آن میں اس جناب اندر  
 کج عیب تے غیب تھیں کھوہل بوہا کر کرم نہ رکھ عتاب اندر  
 تیری طرف تھیں سب فناہ ہوون جیہڑے عیب نہ مٹن حساب اندر



گورو پیر نے سُن تقریر ساری دوجی وار نصیحتاں دسدے نی  
 سُن بال نہ کم محال اندر بے حال ہوویں لوک ہسدے نی  
 گھوڑے نفس دے دی رکھ واگ بیٹانسن دیہہ نہ تندن یوں نسدے نی  
 فانی جگ محمدآ لگ آکھے مرد ہون نہ قید ہووس دے نی



ایہہ جگ ہے بوہڑی جل اُتے تھوڑی دیر نوں ہو فناہ جاسی  
 نفسانیاں خواہشاں چھڈ بیٹا اس ترک دا قدر خدا پاسی  
 سٹ عیش ہوا جوانیاں دے ایہدا رکھناں کد وفا پاسی  
 کد رہے گا دینہہ دوپہر اُتے لہہ جاوسی شام نما پاسی



رکھ اپنے آپ نوں تھم بیٹا ایہناں زحمتاں ول نہ چت لائیں  
 رکھ آس امید جناب دی جیو جیو وچ نہ ہور کومت لائیں  
 نعمت اوسدی دا طلب گار ہو کے سدا زندگی نوں چت نت لائیں  
 ہر دیہہ محمدؐ اُت پاسے جت جت حیلے بازی جت لائیں

موتی لعل تے ایہہ انفاس ہیرے ایویں رایگاں عمر گنوا ناہیں  
 ایہہ عمر عزیز جے مفت گئی تلیاں مَلدیاں ہتھ گھسّاء ناہیں  
 ایہہ گڈیا وڈھیا کھیت ہمارا برباد ہوا اوڈا ناہیں  
 لنگھے وقت محمدؐ لبھدے ناں بناں رب دی یاد لنگھا ناہیں



پچھوں تاوسیں گا اس ویلڑے نوں کر یاد خدائے نوں ویلڑائی  
 پچھے لگ نہ صورتاں سوہنیاں دے ایٹھوں جانوناں انت اکیلڑائی  
 لا چت بیٹا وچ معنیاں دے چھڈ صورتاں دا واویلڑائی  
 سُن مت محمدؐ پیر دی جیو کوئی یاد کرے ہو یا چیلڑائی

رانجھا بُجھ کے ایہناں نصیحتاں نوں زار و زار رویا نعرہ مار کے جیوے  
 دل جان وچوں چلے آہ سوزاں گویا بھر آئے شعلے نار کے جیوے  
 آئی یو کباب دی آہ وچوں چڑھی مغز حجاب اوتار کے جیوے  
 کامل عشق دی بو محمدؐا جیو لنگھی سینیوں تیر جیوں سار کے جیوے



رو روئی کے تے ہیناں ہوئی کے تے کہندا پیر نوں عرض قبول ہووے  
 ایہہ کم ناہیں وچ وِس میرے جیہڑا وِس سو یو معمول ہووے  
 کہیا گورو دا منناں سر متھے شالا کدی نہ کجھ عدول ہووے  
 پیندا وِس تے پھس محمدؐا جیو جدوں عشق بلا نزول ہووے

کیویں باز آنواں عشق ہیر دے تھیں ایہہ عشق ناہیں ایسی چیز سائیں  
 جتھے آنوندا گل نساوندائے عقل علم تے فکر تمیز سائیں  
 داناء سی قیس تے علم والا لیلے پکڑیا جد عزیز سائیں  
 جھگا پاڑ محمدؐ ہویا جھلا ناہیں عقل دی رہی طریز سائیں



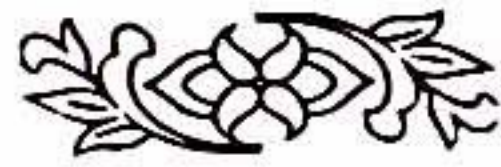
فرہاد دانا تے ذات اُچی شیریں یاد کیتا برباد ہویا  
 کڈھے نہر تے حوض پہاڑ کٹے کٹے غم نہیں دل شاد ہویا  
 یوسف مصر نوں ویکھیا خواب بی بی رہناں مغربے سخت بیداد ہویا  
 وچ مصر دے کٹیاں سختیاں نی کد ایہہ حساب ہے یاد ہویا

میںوں اُس بلاء نے آ پھڑیا عزت بیگ نون جس ملنگ کیتا  
 پیوں ہوت بنایا جس دھوبا سسی تھل اندر کیہڑا رنگ کیتا  
 ایہہ لوک نہ آنوندے وچ لیکھے نہیں جانوندا ذکر ننگ کیتا  
 اوہو عشق محمدا مگر میرے جس جان تھیں جیو نون تنگ کیتا



اُس رب دے واسطے جس تینوں ایہہ قُرب تے شان عطا کیتا  
 تیری ٹہل اندر سرکشاں نے سٹ کبر نیواں سر آ کیتا  
 تیری صفت نہ آکھیاں مکدی ہے کاہنوں چاہیے لقلقا کیتا  
 کوئی ورد کلام سکھا میںوں ملے ہیر جیو جیو صفا کیتا

گرو گل سنی جدوں رانجھنے دی درد و درد سی سبھ کلام ہوئی  
 تاثیر ہوئی دل پیر دے جیو چیلے ول نظیر تمام ہوئی  
 مہربان ہو یا جدوں پیر کامل غم راحت دے نال انجام ہوئی  
 مہربان محمدؐ پیر ہووے جیندے نام دی میں غلام ہوئی



گورو پچھدا حال سنا بیٹا کیویں گزریا حادثہ نال تیرے  
 تاثیر تیری تقریر اندر روشن ہوندے دکھ کمال تیرے  
 ہتھ بنھ کھلا رانجھا پیر اگے کیویں رہن گے دکھے بال تیرے  
 جہاں پیر محمدؐ ملے کامل چیلے ہون گے سب نہال تیرے

دھید و نام تے ذات دا میں رانجھا بیٹا ہاں معظم خان دا جیوے  
 وچ تخت ہزارے دے وسدا ساں ماء پے فوت ہوئے تھاں مان دا جیوے  
 بھائیاں نال نہیں میری بن آئی ہو یا جیو اوداس حیران دا جیوے  
 چھڈ وطن تے جھنگ سیال گیوس لگا زخم سی عشق دی بان دا جیوے



پتن لڈن ملاح دے ہیر ملی بیٹی خاص آہی چوچک مہر دی جیوے  
 وچ جھنگ رئیس سیال قوموں آہی اُس حکومت شہر دی جیوے  
 پری ویکھ میرے دل جھلک لگا گویا پھک لئی پڑی زہر دی جیوے  
 رہیا نظر بچا نہ بچدی سی لگی چاٹ محمد قہر دی جیوے

سنگ اوسدے جھنگ نوں چلیا ساں نوکر رکھیا اس نے آپ مینوں  
 پھر آکھیوں جائیکے گھر دیاں نوں پکا رکھ لیا مائی باپ مینوں  
 وہیں رات چکاوند ا پھراں مہیں ہڈاں وچ سی عشق دا تاپ مینوں  
 جھلے سب محمدؐ ہر اُتے دتے جس نے دکھ سراپ مینوں



بیلے بارگاہے دُھپاں مینہ پالے نالے ندی نالے راتیں کالیاں نے  
 دباں دہشتاں جھڑک ملامتاں جیو مہنے بولیاں تے ہور گالیاں نے  
 بھکھ نیند تے سکھ آرام لذت سب گھت ندی وچ گالیاں نے  
 لائی پیت محمدؐ ہیر دی جیو جھل سختیاں لائیاں پالیاں نے



باراں برس اوتھے مہیں چاریاں میں راتیں جاگدے کہیں گذاریاں نی  
 پل جھل جو ہیر دے دید کیتے اس عید اتے سب واریاں نی  
 میرے نال جو ہیر احسان کیتے نہیں نیکیاں جان شماریاں نی  
 کہناں کیہ مصیبتاں محنتاں دا موئے باجھ اُورے گلاں ساریاں نی



مہن مہر چوچک اُس ہیر تائیں پرناہ (1) دتا سنگ (2) کھیڑیاں دے  
 زور و زور اوہنوں ڈولی پائیو نے سنگ ظلم تے جھگڑیاں جھیڑیاں دے  
 علی خاں جایا سیدا لے گیا پچھو حال نہ اوہناں نبیڑیاں دے  
 باجھوں درد محمد کون جانے دُکھ درد فراق نکھیڑیاں (3) دے

1- شادی، 2- ساتھ، 3- جدائی

مہیاں داج جو دتیاں پیکیاں نے ناہیں جانڈیاں سن اوہناں نال سائیں  
 مہیاں واسطے گھلایا نال مینوں بندہ چل پیا خوش حال سائیں  
 اوتھے جا اوہناں مہیں سانہ لیاں مینوں مار کیتا پائمال سائیں  
 لتاں ہوریاں<sup>(1)</sup> نال بے ہوش کیتا گئے دُور پھر باہر نکال سائیں



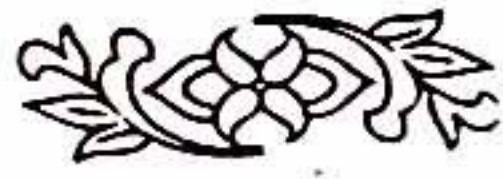
سوٹے اٹ وٹے سٹاں کھاہدیاں جیوشہروں کڈھ گئے در ناک تائیں  
 رہیا جھنگ سیال نہ جان جوگا مساں پوچھیا وطن دی خاک تائیں  
 کوئی دخل نہ رکھیا نال بھائیاں کیتی حرص ناہیں کسے ساک تائیں  
 دھکے کھا محمد ساریوں جیو آیا پھیر تیرے در پاک تائیں

اگے شرم تینوں آ ڈگنے دا کر مدد تے باہر نکال مینوں  
 ایہناں سختیاں تنگیاں ساریاں تھیں دیہہ میل توں ہیر سیال مینوں  
 دُکھو دُکھ قصہ سن رانجھنے دا کہندا بس نہ اتناں جال مینوں  
 چاہیا رب تاں ہیر ملا دیاں کہیں تھہ تاں پیر کمال مینوں



آیا جوش کمال سی پیر تائیں اٹھ آسنوں مندراں ول ہویا  
 کیتا پھیر شان تے گیا اندر گوشے بیٹھ مراقبے چل ہویا  
 ہچھی طرح خشوع خضوع کر کے رجوع خاص سی محو مثل ہویا  
 ولی جد محمدؐ نظر کرے کوئی کم ہووے جانوں حل ہویا

کر عاجزی زاریاں حمد کہہ کے مناجات کیتی ول رب دے جو  
 تو حل کریں سبھ مُشکلاں جیوں تیرے ہتھ سایاں کم سبھدے جو  
 ایہہ جٹ بیچارڑا آ ڈھٹھا عاجز ہو کے وچ طلب دے جو  
 تیرا سمجھ بندہ مینوں پکڑیا سو جاندا نال کسے سبب دے جو



بندے ایس غریب بیچارڑے نوں کیتو بتلاتے بہتا زار ہویا  
 توں ہیں لان والا غم رنج تائیں تیری حکمتوں گل سنسار ہویا  
 رانجھا خوب ہے عشق کما بیٹھا ہن وصل کارن انتظار ہویا  
 توہیں عُسر تھیں یُسر ہیں کرن والا سچو سچ تیرا اقرار ہویا

اوبدی آہ نالے<sup>(1)</sup> مینوں سواہ کیتا میرے جیونوں رحم کمال ہوہا  
 تیرے رحم بغیر کریم سائیاں کد کم میرے رحم نال ہوہا  
 کر مشکلاں اُسدیاں حل ربا چارا کر بہتا بے حال ہوہا  
 رہیا مر محمدؐا کر زندہ تیرے فضل دے در سوال ہوہا



گھسن گھیر فراق تھیں کڈھ ربا بنے<sup>(2)</sup> لاء مراد پچائے کے جوؤ  
 ایہہ تیرے اگے ہے گل کیہڑی کل جگ جانون آساں پائیکے جوؤ  
 ہن ایہہ غریب فقیر تیرا بیٹھا تڈھ اگے آساں لائے کے جوؤ  
 تینوں رحم محمدؐا عاجزاں تے دیناں اسنوں یار ملائیکے جوؤ

1- فریاد، 2- کنارے

ہویا فضل خدائے دا پیر اُتے کھلا کشف اتے الہام ہویا  
 رانجھا جوگ طریقوں فیض لے کے رنگپور جائے خوش کام ہویا  
 جائے خوب تسلیاں نال اوتھے ہوسی کم تے غم تمام ہویا  
 دتی پیر نے ہیر دی بانہہ غیبوں ملی رانجھنے تے انعام ہویا



مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات  
حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

ربا میں یتیم غریب عاصی مسکین اسیر ہوائیدے نوں  
سُست رائے عبادتوں بہت غافل مشغول گناہ خطائیدے نوں  
محض اپنے فضل تے رحم کولوں بھلاں بخش دے محور جائیدے نوں  
مہربان محمدؐا کر میں تے غازی پیر شاہ مرد خدائیدے نوں



## تاریخ خاتمہ کتاب از حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

تیراں سے <sup>۱۳۱۵</sup> تے پندراں ہجری جدوں ایہہ رباعیاں آئیاں نی  
 موضع پنجنی بیٹھ کے نظم کیتی جتھے بہت کماں بھیراں پایاں نی  
 داہے چھ <sup>۶۸</sup> تے اٹھ ہے عمر گزری ہوشاں ہمتاں وچ خطائیاں نی  
 سبھ شرم محمد پیر نوں جیو جیندے کرم اُتے آساں لائیاں نی



ابتدائی تاریخ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۱۵ ہجری المقدس

تصنیف و تحریر۔ محمد فقیر جاوہر کش معلیٰ دربار عفی عنہ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ



## سی حرفی از

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

الف۔ اوہ جانن جیہناں عشق لایا ایس عشق دے کیڈ جنجاڑے نی  
کالے ناگ محبوب دی زلف والے ڈنگ مار دے سخت ڈنگاڑے نی  
شاخاں مار کے شیر شکار کرن تکو نین کے شوخ غزاڑے نی  
پچھو جاء محمدؐ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ب۔ بَنّھ مُشکاں سَنگ سِلیاں دے مُشکاں لاء جو سِلیاں وٹدے نی  
 بھنواں <sup>(1)</sup> چھک کمان کمان قوت پکاں <sup>(2)</sup> تیر چلائیکے پھٹدے نی  
 خونی نین کٹاریاں تیز یارو تیکن ساتھ سوہنے کوہ سٹدے نی  
 تکو حال تڑفدے عاشقاں دا گلیاں وچ تے پئے حلاڑے نی  
 پچھو جاء محمدآ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ت۔ تكدے مول نہ تھکدے نی اکھیں میٹدے نہیں شہید یارو  
 موت موت پکار دے لوک اوکھی موت عاشقاں واسطے عید یارو  
 حالو حال ساڈے کیہڑا جاندا ای جانے اوہ جو فرد فرید یارو  
 پئے کوکدے پنجرے عاشقاں دے وچ گوردے بھی ایہو حالڑے نی  
 پچھو جاء محمدآ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی

ث۔ ثابتی عشق ہے عاشقاں دا جیہڑے واردے جان پیاریاں توں  
 سوہنے ویکھ گھسائیکے لنگھ جاندا ہتھیں اپنے پھٹیاں ماریاں توں  
 کجھ ترس ناہیں اوہناں ظالماں نوں کرو خوف لوکو ہتھیاریاں توں  
 نت ماردا نت جگا وندا ای تکو عجب پریم دے چاڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ج۔ جگ جہان وچ نشر ہویاں گھر گھر گئے ڈھول وچ میرے  
 تیاں سنگ سہیلیاں تنگ پیاں گیاں سٹ کے ویکھ کوچ میرے  
 تک شرم آوے میرے مایاں نوں بھائی چھپ رہے مارے نج میرے  
 دیہن چھبیاں آن گواہنڈناں وی کی بولسیں توں ہداڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی

ح: حال ویکھو برہیوں پھٹیاں دا واگاں پٹیاں سیس گندان بھلے  
 مہندی وٹاں لاکی وٹاں جیو ہسن کھیڈناں شان گمان بھلے  
 سرمہ پانوناں سرمہ دھونوناں جیو ملن تیل فلیل تے نہان بھلے  
 جھڑی متھیوں دھڑی سہاگ والی پٹے وال کالے دھیس پاڑے نی  
 چکھو جاء محمدؐ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



خ۔ خبر ناہی مینوں ہور کائی نہیوں لان نون مول نہ جان دی ساں  
 سوہنے سادڑے چیریاں والڑے جی کوئی وچ نگاہ نہ آندی ساں  
 مایو لاڈلی تے بھایاں پیارڑی جیو گھر مایاں دے موجاں ماندی ساں  
 پہو ہرے کتدی ہسدی وسدی نون پے غیب تھیں عشق جنجاڑے نی  
 چکھو جاء محمدؐ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی

د۔ دولتاں نعمتاں عیش آہی گھر دودھ دہیں نٹ کھانوں نے نون  
 سوہنے لیف تلابیاں پلنگ رتے زری بادا پٹ ہنڈانوں نے نون  
 دن رات مراشاں کول آہیاں مٹھے راگ سہاگ سنانوں نے نون  
 اجن چیت سہیلیو چنگ پئی میرے چوڑے گوڑے والڑے نی  
 پُچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ذ۔ ذکر پیاریاں دوستاں دا ہور سبھ وظیفوڑے بھل گئے  
 جھلی ہو ہزار خوار ہویاں پردے ستر سارے ہن کھل گئے  
 ہارے بخت تاں سخت لا چار ہویاں سروخت قضیڑے جھل گئے  
 دودھ دندیں گوڈئیں کھیڈی نون دکھ وانگ بزینا دے جاڑے نی  
 پُچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی

ر۔ رنگ گورا بے رنگ ہویاں سٹی پاڑ پوشاک تے خاک لائی  
 نیلے بار گاہے نت تاہنگ اندر جدوں سانگ فراق دی چاک لائی  
 گھر بار وسار بزار ہویاں نہیں، بھاوندا انگ تے ساک کائی  
 سوہنے چاک پچھے بدی ناک ہویاں مایو دیوندے دیس نکاڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ز۔ زہر پیالڑا پین چنگا ایس عشق شراب دے پیونے تھیں  
 اٹھے پھر آرام حرام ہویا سیو موت بھلی ایس جیونے تھیں  
 ڈاہڈے پھٹ نی اکھیاں سوہنیاں دے نہیں چھٹدے دھونوے سیونے تھیں  
 سوہنی مار کے پھیر نہ خبر لیا ایسے ظلم تاں کس سکھاڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی

س۔ ستھ کچھریاں پئی میری وچ ساک قبیلڑے چور ہوئی  
 وچ جھنگ سیال دے نثر ہویاں سستی نثر جیوں وچ بھنبور ہوئی  
 جہاں واسطے شرم گویا سی اوہ بھی سٹ چلے ایہہ بے زور ہوئی  
 سانوں دیس بیگانے سٹ کے جیو رانجھے جائیکے وطن سمبھاڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ش۔ شیر بریڈڑے بلیاں دے ماہی واسطے نت لتاڑدی ساں  
 لگی چاٹ پریم دی پھاٹ راتاں جھل چیردی کپڑے پھاڑدی ساں  
 بی اگ فراق دی وچ سینے سینے بگیاں کالجے چاہڑدی ساں  
 طعنے بولیاں بھکھ قبول کر کے سر جھل لئے دھپاں پاڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی

ص۔ صبر گواء بے صبر ہو یاں اکھیں روندیاں نیر نکھٹیاے  
 پڑ پاء سیاں پہو ہرے کت رہیاں مینوں کتناں تماناں چھٹیاے  
 اٹھن بہن رہیا منجی ٹہن ہو یا جدوں پیڑ پریم دی کھٹیاے  
 مونہہ پلڑے دین فراق والے مینوں عشق نے چچ دساڑے نی  
 پچھو جاء محمدآ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ض۔ ضرب اوٹری اکھیاں دی پھٹ اکھیاں دے نہیں مولدے نی  
 جیہناں لگدی ہے سویو جاندے نیں کی جاندے چہلڑے کولدے نی  
 جانے جگ پیندے دودھ کھنڈ عاشق لہو اپنے دے شربت گھولدے نی  
 سینے جگر کباب ہے عاشقاں دا لوک جاندے چرب نواڑے نی  
 پچھو جاء محمدآ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی

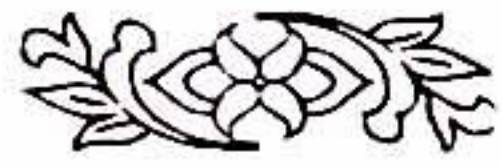


ط۔ طرف پیاریاں سبناں دی جس ویکھیائی سو یو وک گئے  
 آپوں وطن پیارڑے ملیو نے سانوں دیس بیگانے چک گئے  
 ہس رس کے جیوڑا کھس لیتا جانڈی وار مہنار نوں چھک گئے  
 نہیں بولدے نہیں جواب دیندے رو رو مار رہے آساں آڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ظ۔ ظلم تلو پئے کنڈیاں تے جیہڑے پھلاں دی تیج تے سونودے ساں  
 ڈگے خاک تے پاڑ پوشاک سٹی جیہڑے ہتھ لایاں میلے ہونودے ساں  
 اج وال کالے خاکونال رلدے جیہڑے عطر گلاب تھیں دھونودے ساں  
 ستھا لاه سندھوز اتار کے جیو لڑی پٹ کہٹے سر ڈالڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی

ع۔ عرض نیاز نہ من دے نے سوہنے بے نیاز کہا نوندے نے  
 سکھ چین نہ دینوندے عاشقاں نوں جان بچھ کے درد ستا نوندے نے  
 ہور مار دے دشمنان ویریاں نوں ایہہ تاں سبحان پگڑ کوہا نوندے نے  
 جہاں عشق دے راہ تے قدم رکھے پہلے پہر اوہناں سرگاڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



غ۔ غم نویں دم دم اندر سکھ رول نہ مول ہے عاشقاں نوں  
 ایس مرض دا کون دوا کرے نت سبجرا سول ہے عاشقاں نوں  
 اک پل نہیں ذرہ ول رہندے اٹھے پہر ڈنڈول ہے عاشقاں نوں  
 سیو پچھدا کون نماںیاں نوں دس کس طرح حال حوالڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐا ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھاڑے نی

ف۔ فائدہ ایہو سی عشق وچوں گمیاں شاہیاں ہو زہیر بیٹھی  
 اگے پہنگ توں پیر نہ لاہوندی ساں اگے پہندھ اواہنیاں چیر بیٹھی  
 اگے تیل فلیل ملاودی ساں اگے لاء بھبھوت سریر بیٹھی  
 جہاں گہراں تے حکم کمانودی ساں اوتھے پن دے ہتھ رومالڑے نی  
 پُچھو جاء محمدؒ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ق۔ قہر فتور دی واء وگی راتیں کالیاں مینہ وسندڑے نی  
 اک میں اکلڑی وقت ڈاڈا دو جا سخت اجاڑ دے پندھڑے نی  
 اگے موج طوفان چہناں والی وچ کئیں سنسار تے تندڑے نی  
 کارن بیلیاں بیلیاں بھالدی ہاں باہیں تر چہناں دے نالڑے نی  
 پُچھو جاء محمدؒ ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھاڑے نی

ک۔ کم جہان دے تم ہوئے غم کھانوناں کم تے کاج میرے  
 دکھ لیف تے سول تلایاں نے موتی ہنجاواں دے ہوئے داج میرے  
 لٹی نام میرا وچ جٹیاں دے لتھے لنگ تے اوگھڑے پاج میرے  
 ماء آکھدی تئیے نج جمیں کیتے جمدیاں جس ہڈاڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ل۔ لج گوا بے لج ہویاں مینوں سنگ سہیلیاں تج گیاں  
 دن رات ہی پاس جو رہندیاں سن کدی پچھدیاں آن نہ اج سیاں  
 گھر بار چھڈے نہیں یار ملیا دین دنی دے کم تھیں میں گیاں  
 میرے باغ تے نہیں بسنت آئی لہنگے کنیں سیاڑے پاڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐ ہیر کولوں جگ جاندا عشق سوکھاڑے نی

م۔ مل کے واٹ پیاریاں دی جھگی وانگ زینا دے پائیے جیو  
 سونجیں رنگ محل چوباریاں نوں ہتھیں اپنی اگ لگائیے جیو  
 چھڈ دیس تے میلڑے ویس کر کے سوہنے یار دے مصر نوں جائیے جیو  
 عاشق جلیاں وچ نہال رہندے چھڈ کھیس تے پٹ دوشاڑے نی  
 پچھو جاء محمدآ ہیر کولوں جگ۔ جاندا عشق سوکھاڑے نی



ن۔ نت تھیں نت سواپائی ایس بُرے پریم دا سول سیو  
 تک نبض طبیب دسالدے نی سنڈھ کھنڈ تے پپلا مول سیو  
 کیہڑا بلیاں ساڈیاں باجھ پٹے ایہناں بلیاں دا مڈھ مول سیو  
 لوں لوں میرے بس رچ رہی ڈنگ مار گئے ناگ کالڑے نی  
 پچھو جاء محمدآ ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھاڑے نی

و۔ والیاں باجھ کی والیاں جیو درداں والیاں نے ٹوماں لاہیاں نی  
 نک نتھ بلاک نہ ہتھ چھاپاں بھن سٹیاں چوڑیاں باہیاں نی  
 گل ہنس حمیل تے نام سیو سوہنے یار باجھوں گل پھاہیاں نی  
 چھلے لاه سٹے کنیں پا وٹے توڑے موتیاں والڑے والڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐ ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھاڑے نی



۵۔ ہار سنگار اتار چھڈے مالا توڑ کے سیلیاں پالیاں  
 سوہنے سوئے چھاپیاں والڑے جیو سالو پاڑ کے کفیاں لاء لیاں  
 جوگی واسطے جوگنی رنگ ہویاں سر تہمتاں کھاریاں چاء لیاں  
 جدوں روپ گوا بے روپ ہویاں تدوں قول پیاریاں پاڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐ ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھاڑے نی

ل۔ لال بُنات سی رنگ میرا ہکے کملی کملی وانگ ہوئی  
 ہکے ترنجناں دے وچ سوہدی ساں جویں تاریاں دے وچ چن سوہی  
 ہکے سنگ سہیلیاں ملدیاں سن ہکے بات نہ چکھدی آن کوئی  
 بادشاہاں دے پت کنگال کیتے اس عشق دے کم اُجاڑے نی  
 پُچھو جاء محمدؒ ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھاڑے نی



الف۔ آہ فراق دی پہاہ میرے ہنجوں آب کلیجڑا ماس سیو  
 تڑکے بولیاں دے سنگ تڑکدائی ڈوئی مار ملامتاں ساس سیو  
 سینہ تپلی بول ہواہڑ اوہدی اتوں جوش اُبال اساس سیو  
 آوے یار مہمان غریبی دا اس کان پلاء اباڑے نی  
 پُچھو جاء محمدؒ ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھاڑے نی

ی۔ یار نے نالؑ بہاں مینوں ایس جگ توں ہتھ دھویائیکے جو  
 کھانا اپنے نال کھلایا سو بچھی طرح دے نال رجائیکے جو  
 ہتھ دھو چلوٹیاں کر بیٹھے، سچے رب دی حمد تہائیکے جو  
 ہن بخش پیالڑا آپ مینوں جویں دوستاں تساں پیالڑے نی  
 پچھو جاء محمدؐ ہیر کولوں جگ جان دا عشق سوکھاڑے نی





# حضرت میاں محمد بخشؒ

## احوال و آثار



پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

اس کتاب میں میاں محمد بخش کی قد آور شخصیت کو نہایت جامعیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میں شامل پہلے دو مضامین ”حضرت میاں محمد بخشؒ احوال و آثار“ اور ”تصانیف حضرت میاں محمد بخشؒ“ کو اگر ڈاکٹر سید اختر جعفری کی چالیس سالہ تحقیق و تجربے کا نچوڑ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر مضامین بھی اس نوعیت کے ہیں کہ میاں محمد بخشؒ کی شخصیت اور شاعری کو سمجھنے میں مددگار ہیں۔ علاوہ ازیں کتاب کے آخر میں تقریباً ساٹھ صفحات پر ”سیف الملوک“ کے چیدہ چیدہ اشعار کا انتخاب واقعی قابل تحسین اور قابل داد ہے۔

## مقصود پبلشرز

جیلانی سنٹر احاطہ شاہد ریاں اردو بازار، لاہور

فون: 092-42-37115805، موبائل: 0333-4320521

# سید وارث شاہ

## احوال و آثار



پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری

”سید وارث شاہ احوال و آثار“ وارث شناسی کی تازہ کاوش ہے۔ اس کتاب میں وارث شاہ کے احوال و آثار کو ایک جامع اور مدلل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یقیناً یہ کتاب وارث شناسی کے شعبے میں پائے جانے والے خلا کو پُر کرے گی اور پنجابی زبان و ادب کے طلباء، اساتذہ اور عام قارئین کے استفادہ کے لیے دلچسپی کا باعث ہے۔

## مقصود پبلشرز

جیلانی سنٹر احاطہ شاہدریاں اردو بازار، لاہور

فون: 092-42-37115805، موبائل: 0333-4320521